تاریخ ظفرہ
گردھاری لال احقر

فہرست مضامین

دیباچہ

از مصحح تاریخ ظفرہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم اے
رکن دارالترجمہ عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

امّا بعد۔ واضح ہو کہ علم تاریخ جس قدر بصیرت افزا و خرد افروز علم ہے، وہ بجائے خود عیاں ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی مخفی نہیں ہے کہ اس علم سے ہدایت اور ضلالت دونوں کا کام لیا جا سکتا ہے۔ تاریخ کیونکر باعث گمراہی بن جاتی ہے؟ اہالی **یورپ** نے کس طرح تاریخ سے اپنی اپنی قوموں کے عُلو و رفعت اور دیگر اقوام کی پستی و ذلت کے دلنشین کرنے کا کام لیا؟ **ہندوستان** کے مکاتب و مدارس کے لئے جو تاریخیں لکھی گئیں اُنھیں کیوں ایک خاص مقصد کے سانچے میں ڈھالا گیا؟ اور کیوں اکثر و بیشتر انگریزی تاریخیں اپنے مضامین کی ترتیب اور اپنے مباحث کے حذف و اخذ کے اعتبار سے **ہندوستان** کے قومی نقطۂ نظر کے مغائر ہو جاتی ہیں؟ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر اُس شخص کے دل میں گزریں گے جو **ہندوستان** کی مروجہ تاریخوں پر اصولی حیثیت سے نظر ڈالے گا۔ مگر یہاں موقع نہیں ہے کہ اس کیفیت کے پیدا ہونے اور اس کے

قائم رہنے کے جملہ اسباب وعلل پر بحث کیجائے، لیکن منجملہ دیگر اسباب کے ایک سبب اور بہت بڑا سبب یہ بھی ہے کہ جو تاریخیں اسوقت عام طور پر رائج ہیں ان کا ماخذ تمامتر اہل یورپ اور بالخصوص انگریزوں کے تحریر کردہ سوانح و وقائع وغیرہ ہیں۔ اصل ماخذ سے اول تو بہت کم کام لیا گیا۔ اور جس قدر کام لیا گیا وہ بھی ایک سابق التعین مقصد کے لئے شواہد کے فراہم کرنے اور واقعات کی قرارداد ترتیب سے نتیجۂ مطلوبہ کے حاصل کرنے کے لئے تھا۔

تاریخ کی یہی غلط ترتیب زمانۂ موجودہ کے بیشتر مفاسد ہند کا سرچشمہ اور مشاجرات قومی کا منبع ہے۔ اور جبتک ہم اپنی گزشتہ تاریخ اور اپنے سابقہ تعلقات راعی و رعیت اور معاملات فرق وملل کو خود اپنے ذرائع و وسائل سے دیکھنے کے عادی نہو جائیں گے یہ خرابیاں رفع نہونگی۔ خدا کا شکر ہے کہ اب اس جانب کچھ کچھ توجہ ہو چلی ہے، اور ہمیں اس اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہے کہ خود یورپ ہی نے اس جانب ہماری رہبری کی۔ مغربی تعلیم نے مغربی تاریخوں کے عیب وصواب دونوں سے واقف کیا، اور اہل یورپ ہی نے قدیم کتابوں کی تلاش و تصحیح وطبع کے اسلوب و فوائد ہمیں سمجھائے۔ اس سعی سے اگرچہ اہل یورپ کا مقصد کچھ اور تھا مگر ہمیں اس سے فی الجملہ اپنے اصلی حالات کے معلوم کرنے اور انھیں اہل یورپ کی تحریر کردہ تاریخوں سے مقابلہ کرکے دیکھنے کا موقع ملا۔

اس قسم کے مساعی میں ہندوستان کے اندر سب سے اہم واقدم کوشش "ایشیاٹک سوسائٹی بنگال" نے کی، "بائبلیا تھکا انڈکا" (یعنی کتبخانۂ ہند) کے سلسلہ میں فارسی تاریخ کی متعدد گراں بہا کتابیں شایع ہوئیں۔ یورپ کے بعض ممالک بالخصوص فرانس میں بھی اسجانب توجہ ہوئی، خود ہندوستان میں متفرق طور پر چند کتابیں دیگر ذرائع سے شائع ہوئیں مگر کم اس خصوص میں سر ہنری الیٹ نے علم تاریخ کی یہ خدمت خاص انجام دی کہ سلطنت اسلامیہ سے متعلق تمام اصلی ماخذ کو جمع کرکے ترتیب وار منضبط کیا اور ان کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ یہ مواد آٹھ ضخیم جلدوں میں شایع ہوا ہے۔ الیٹ کا ارادہ ان ماخذ کی بنا پر ایک مبسوط

تاریخ لکھنے کا تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔

اب "یادگار گب" کے سلسلہ میں بھی ہندوستان سے متعلق چند کتابیں شایع ہوئی ہیں اور آئندہ بھی شایع ہونگی، مگر یہ سلسلہ خاص تاریخ سے متعلق نہیں ہے، عربی، فارسی، اور ترکی زبانوں کے جملہ علوم و فنون کی کتابوں کا شائع کرنا اسکے مقصد میں داخل ہے، اور کام ایک معین حد کے اندر ہوتا ہے اس لئے یہ توقع نہیں ہو سکتی کہ خاص تاریخ ہند سے متعلق کچھ زیادہ کتابیں شایع ہو سکیں۔ بہر حال کچھ نہونے سے ہونا بہتر ہے۔

افسوس یہ ہے کہ اوائل زمانہ میں ہندوستان اور یورپ میں جو کچھ کتابیں شایع ہوئیں انکا دستیاب ہونا اب بغایت دشوار ہو گیا ہے۔ صرف مستعملہ نسخے کہیں کہیں مل جاتے ہیں اور وہ بھی اتفاقاً۔ یورپ میں جو جدید کتابیں شایع ہو رہی ہیں وہ اسقدر گراں قیمت ہوتی ہیں کہ عام پڑھنے والوں کے دسترس سے باہر ہوتی ہیں۔ جب تک اہل ملک اس جانب توجہ نکریں گے اور کتابوں کی قیمتیں کم نہ رکھی جائیں گی اُسوقت تک عام فائدہ کی توقع نہیں ہو سکتی۔ اور صاف یہ ہے کہ اب ضرورت ہے کہ جو کتابیں شایع ہو چکی ہیں یا جو نایاب کتابیں آئندہ شایع ہوں اُنکے اُردو ترجمے بھی شایع کر دیئے جائیں کہ عامۃ الناس ان سے مستفید ہو سکیں، اور تاریخ ہند کے متعلق جو غلط خیالات و روایات دماغوں میں جاگزیں ہو گئے ہیں وہ رفع ہوں۔

اسی سلسلہ میں ایک حقیر کوشش تاریخ طفرہ کا شائع کرنا ہے۔ یہ تاریخ منشی گردھاری لعل متخلص بہ احقر کی تصنیف ہے۔ لفظ طفرہ سے سال تصنیف یعنی ۱۲۸۵ھ نکلتا ہے، اور اس سال تک کے واقعات دکن پر مشتمل ہے۔ مصنف نے اسکو دو بابوں میں ترتیب دیا ہے۔ باب اول میں سلاطین قطب شاہیہ اور بنائے قلعۂ گلکنڈہ اور شہر حیدر آباد کا ذکر ہے۔ باب دوم میں شاہان چغتائیہ اور فرماں روایانِ آصفیہ کے حالات درج ہیں، اور یہ باب نسبتاً بہت زیادہ وسیع ہے۔

ناظرین کو اس تاریخ میں دو خاص خصوصیتیں نظر آئیں گی - اول یہ کہ یہ صرف فرمانرواؤں کی تاریخ نہیں ہے بلکہ عمارات و امکنہ کی تاریخ بھی ہے - جس فرماں رواکے عہد میں جو مشہور و معروف عمارت طیار ہوئی اُسکا تذکرہ اپنی جگہ پر موجود ہے، اور یہ تذکرہ اس خوبی سے ہوا ہے کہ شہر کی ترقی کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے - ہر عمارت کی تفصیل اس قدر کافی تفصیل کے ساتھ دی ہے کہ اس کا نہایت صحیح اندازہ ذہن میں آجاتا ہے - ان میں بعض تعمیرات تو اس وقت تک علیٰ حالہا قائم ہیں، جن میں سے "چار مینار" حیدر آباد کی وہ تخصیص ہے کہ اسی کا سکہ رواں ہے، اور چار دانگ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں ہے "مکہ مسجد" بھی اپنی شان میں فرد ہے - بعض عمارتوں میں حسب ضرورت ردّ و بدل ہوتا رہا ہے، چنانچہ شاہی محلات میں بہت کچھ تغیرات ہو گئے ہیں - بعض عمارتیں اب بالکل ویران ہو گئی ہیں، شاید بعد چندے ان کا ذکر صرف تاریخوں میں رہجائے - فصیل شہر بھی غیر ضروری سمجھ کر جا بجا سے منہدم کی جا رہی ہے - یہ بھی کچھ دنوں بعد باقی نہ رہے گی - لیکن جب تک تاریخ ظفرہ قائم ہے ان تمام عمارات کی کیفیت بنا اور انکے عہد بعہد کی ترقی سے ہر شخص واقف ہوتا رہے گا -

دوسری خصوصیت اس تاریخ کی یہ ہے کہ اکثر معاہدات و فرامین کو بلفظہا نقل کیا ہے اس سے جن حالات کا انکشاف ہوتا ہے وہ ان معاہدات و فرامین کے مطالعے کے بغیر درج کردینے سے نہیں ہوتا - مثلاً نادر شاہ کے ہندوستان سے چلے جانے کے بعد محمد شاہ کا ایک فرمان حضرت غفراں مآب آصفجاہ اول کے نام صادر ہوا ہے، اسے دیکھئے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری اطلاعات (GOVERNMENT COMMUNIQUE) کا انداز ہر زمانہ میں یکساں رہا ہے، اور آج جو سرکاری اطلاعات شایع ہوتے ہیں وہ دو سو برس قبل کے سرکاری اطلاعات سے کچھ زیادہ مغایر نہیں ہیں، یا یوں کہئے کہ اس باب میں کچھ زیادہ ترقی نہیں ہوئی ہے -

ان دو خصوصیات کے علاوہ ایک تیسری خصوصیت یا وصف یہ بھی ہے کہ اس کتاب کا آخری حصہ ہمعصرانہ وقائع ہے - مؤلف نے جو کچھ لکھا ہے اپنے ذاتی علم سے لکھا ہے - اور فن تاریخ میں ہمعصرانہ تحریرات کی جو اہمیت ہے وہ ظاہر ہے - اس سے اس تاریخ کی قدر و منزلت بہت بڑھ جاتی ہے -

اس مجمل کیفیت سے یہ ثابت ہے کہ یہ ایک مختصر تاریخ اور صرف ایک حصۂ ملک کی تاریخ ہے مگر ایک اہل ملک کی لکھی ہوئی اور اُس زمانہ کی لکھی ہے جب تاریخ نے ہندوستان کی قوموں میں تخم منافرت نہیں بویا تھا، سلطنت مغلیہ کے ضعف کی وجہ سے ہندوستان میں عام طوائف الملوکی برپا تھی، ہر طرف جنگ و جدل کا بازار گرم تھا، مگر مختلف ملل و اقوام ہند کے معاشرتی و اجتماعی تعلقات باہمی میں فرق نہیں آیا تھا - اس چند صفحے کی کتاب کو از ابتدا تا انتہا ملاحظہ فرمائیے اور ہمہ وقت یہ خیال مد نظر رکھئے کہ یہ ایک ہندو کے قلم سے نکلی ہوئی کتاب ہے اور اسکے بعد یہ سوچئے کہ مسلمان فرمانرواؤں کے متعلق کیا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے - "تاناشاہ کا ایک بجٹ" اس میں منقول ہے، اسمیں دیکھئے کہ اتنی چھوٹی سلطنت میں ہندوؤں کے مندروں کے لئے کس قدر رقم سالانہ درج ہے - قومی اور غیر قومی تاریخ کے فرق کا جو اشارہ اوپر کیا گیا ہے، اس نقطۂ نظر سے چند واقعات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے -

اس کتاب کے سال تصنیف یعنی سنہ ۱۷۷۱ء میں ہندوستان کی سیاسی حالت یہ تھی کہ شاہ عالم شہنشاہ ہند کے لقب کے ساتھ الٰہ آباد میں رونق افروز تھے - شہزادگی میں دہلی سے نکل کر اضلاع شرقی میں گئے، یہیں شاہی لقب اختیار کیا اور بادشاہ ہونے کے بعد بھی دہلی کی عزت افزائی نہیں ہوئی - سنہ ۱۷۷۰ء میں جب نجیب الدولہ کا انتقال ہو گیا تو بادشاہ کو دہلی جانے کا خیال پیدا ہوا، شجاع الدولہ اور انگریز اس رائے کے خلاف تھے، مگر بادشاہ نے مرہٹوں کی ترغیب ہی سے سنہ ۱۷۷۱ء میں "دہلی" کا قصد کر دیا، اور اسی

سال کے یوم المیلاد مسیحی (۲۵ دسمبر ۱۷۷۱ء) کو دہلی پہونچکر اپنے آبائی تخت پر جلوہ افروز ہوئے مرہٹے بادشاہ کے نام سے حکمرانی کرنے لگے۔ "ایسٹ انڈیا کمپنی" بنگال، بہار، اڑیسہ وغیرہ پر متصرف تھی سلطنت انگلیشیہ کا بانی ثانی وارن ہسٹنگیز گورنر تھا، مگر بادشاہ کے الٰہ آباد سے چلے جانے کے بعد شاہی دربار سے انگریزوں کا اثر زائل ہوگیا تھا۔ اودھ میں شجاع الدولہ کی کارفرمائی تھی، اور اودھ کا مستقر ہنوز فیض آباد تھا۔ ادھر دکن میں حضرت غفران مآب آصفجاہ ثانی مسند آرائے حکمرانی تھے۔ میسور میں حیدر علی نے پورا پورا تسلط قائم کرلیا تھا مغربی سواحل پر مرہٹوں کا عمل دخل تھا۔ اور مشرقی سواحل پر کارناٹک، ارکاٹ وغیرہ میں اگرچہ فرانسیسی بھی ہنوز جد وجہد سے باز نہیں آئے تھے مگر انگریزوں کا اثر حاوی و غالب تھا یہ تمام فرمانروا اپنی اپنی جگہ پر آزادانہ حکمرانی کرتے، باہمدگر جنگ و صلح کرتے، با خود ہا علاقوں کا ردّ و بدل کرتے، مگر شاہی کا دعویٰ کسی کو نہیں تھا، سب بلا استثناء شاہ عالم کو بادشاہ تسلیم کرتے تھے، اور جہاں تک مراتب مراسم ظاہری کا تعلق تھا شان شہنشاہی بدستور قائم تھی۔

تاریخ ظفرہ اگرچہ صرف دکن کی تاریخ ہے، مگر اس مختصر میں بھی صاف نظر آتا ہے کہ اس وقت ہندوستان کی سیاسی فضا اور شاہی دربار کی حیثیت کیا تھی، آصفجاہ، سرداران مرہٹہ حیدر علی (والی میسور) نوابان کارناٹک اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے تعلقات باہمی کیا تھے اور ہر ایک کی اہمیت کس درجہ کی تھی۔

اسکے برخلاف کوئی انگریزی تاریخ، اور بالخصوص کوئی ایسی تاریخ جو مدارس میں مروج ہو اٹھا لیجئے۔ یہ تاریخ مسلمہ طور پر تین دوروں میں تقسیم ہوگی، دور اول (راجگان ہنود) دور دوم (شاہان اسلام) تصنیف سے کم حصے میں ختم ہو جائیں گے۔ دور سوم کی تمہید میں "ایسٹ انڈیا کمپنی" کے قیام وغیرہ کا کچھ مختصر سا ذکر ہوگا اور اسکے بعد جنگ پلاسی (۱۷۵۷ء) کا بیان آئیگا۔ اس جنگ کے بعد یہ سمجھ لیا جائے گا کہ ہندوستان کی تاریخ صرف انگریزی حکومت کی تاریخ ہے۔

سنہ ١٧٦١ء تک پہونچتے پہونچتے انگریزی سطوت و جبروت کا ایک ایسا مہیب خیال پڑھنے والے کے دماغ پر محیط ہوجائے گا کہ اُسے ہندوستان میں انگریزوں کے سوا کچھ نظر نہ آئے گا۔ لیکن جہاں تک حاطۂ مدراس کا تعلق ہے "تاریخ ظفرہ" میں سنہ ١٧٦١ء تک کے واقعات کا مطالعہ کرنے کے بعد کچھ دوسرا ہی خیال دماغ میں پیدا ہوجاتا ہے۔ حقیقت میں قومی تاریخ کے لئے اسی کی ضرورت ہے کہ ہر ایک ہیئت ملکی اپنے صحیح توازن اور حقیقی تناسب کے ساتھ ظاہر ہو، اور دماغ اسی صحت کے ساتھ ہر ایک کا اثر قبول کرے۔ اسی کے فقدان کی وجہ سے ہندوستان کی مروجہ تاریخیں قومی نقطۂ نظر سے بیکار ہوگئی ہیں۔

اس عمومی ہیئت کے سوا "تاریخ ظفرہ" میں بعض خاص خاص واقعات کے متعلق بھی عام مروجہ تاریخوں سے اختلاف پایا جاتا ہے۔ مثلاً حیدرآباد سے فرانسیسیوں کے اخراج کا سبب یا حیدر علی سے جنگ کا معاملہ، یا کارناٹک کا تمام مسئلہ من اولہا الی آخرہا، لیکن چونکہ اسوقت کوئی تاریخ مدون کرنا نہیں ہے اس لئے ان مسائل پر تنقیدی بحث نہیں ہوسکتی۔
اس کتاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ١٧٦١ء کی جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا مشہور میر آتش ابراہیم گاردی سرکار نظام ہی کے متوسلین میں تھا جو بعض وجوہ سے مرہٹوں سے جا ملا تھا اور بعد میں پھر بعفو تقصیر سرکار میں حاضر ہوگیا تھا۔ اگر ابراہیم گاردی اسوقت مرہٹوں کے ہمراہ نہوتا تو جنگ پانی پت میں مرہٹوں کا جو کچھ انجام ہوا اُس سے کس درجہ بدتر انجام ہوتا اس کے کہنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن ان تمام واقعات سے زیادہ دل پر اثر کرنے والا اور تاریخ کے ایک اہم معمے کو حل کرنیوالا ایک اور واقعہ ہے جو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد از خود دل پر نقش ہوجاتا ہے۔ ہم عام مروجہ تاریخوں میں صرف اس قدر پڑھتے ہیں کہ سلطنت دہلی کے ضعیف ہوجانے کے بعد مختلف حصص ملک میں صوبہ دار خود مختار ہوگئے۔ ازاں جملہ حضرت مغفرت مآب آصفجاہ اول نے بھی حیدرآباد میں استقلال سلطنت کا عزم کرلیا، اور عملاً خود مختاری اختیار کرلی، اسکے ساتھ ہی ہم

یہ بھی پڑھتے ہیں کہ انگریزوں کی قوت روز افزوں ترقی پر تھی، انگریز مدراس سے چل کر کلکتہ ہوتے ہوئے الہ آباد تک پہونچ گئے تھے۔ دوسری طرف مرہٹوں کے عروج کا یہ حال تھا کہ سواحل غربی سے بڑھے تو بالائے ہند تک اپنا تسلط جما لیا تا آنکہ مرہٹوں کے خوف سے انگریزوں کو کلکتہ کے گرد خندق کھودنا پڑی، ادھر جنوبی ہند میں حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے وہ قوت پکڑی کہ انگریزوں کو مدراس کا سنبھالنا اور مرہٹوں کو اضلاع جنوبی پر قابض رہنا دشوار ہوگیا۔ لیکن یہ جتنی خود مختار حکومتیں قائم ہوئیں سب ایک دوسرے سے ٹکرا کر کمزور ہوگئیں اور بالآخر انگریزوں نے سب کا خاتمہ کر دیا، مگر چہار جانب سے گھرے ہوئے اور معاملات و سیاسیات ہند میں تمام و کمال دخیل ہونے کے باوجود مملکت آصفیہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ آخر اس کا سبب کیا ہے؟

انگریزی تاریخ کے سرسری مطالعہ سے اسکا سبب یہی قرار پائیگا بلکہ عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ چونکہ سلطنت آصفیہ نے انگریزوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی اس لئے وہ محفوظ رہ گئی۔ مخالفت کا نہونا تو صحیح ہے مگر خود اس میں بھی ایک مغالطہ ہے، یعنی مخالفت کے نہونے کا باعث یہ نہیں تھا کہ سلطنت آصفیہ انگریزوں کی امداد کی محتاج تھی بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ خود انگریز سلطنت آصفیہ کی امداد کے محتاج اور اسکے راضی رکھنے پر مجبور تھے کیونکہ اس سلطنت ابد قرار کی فوجی قوت بغایت مستحکم و قوی تھی۔ لیکن یہ بھی بجائے خود نتیجہ ہے سبب نہیں ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ کیا باعث تھا جس کی وجہ سے اسکی فوجی قوت اس استحکام کے ساتھ قائم رہی؟ تاریخ ظفرہ کے مطالعہ سے بغیر کسی خاص غور و تامل کے اسکا جواب نہایت صاف و صریح مل جاتا ہے حضرت مغفرت مآب آصفجاہ اول جس دل و دماغ کے مدبر تھے وہ تاریخ ہند میں جلی حرفوں سے لکھا ہوا ہے، اور ہندوستان کی کوئی مختصر سے مختصر تاریخ بھی اس مدبر اعظم کے ذکر سے خالی نہیں رہ سکتی، مگر علاوہ اس وصف خاص کے "تاریخ ظفرہ" کے مطالعہ سے آپکے دو اور اوصاف خاص پر نہایت قوی روشنی پڑتی ہے۔ اول یہ کہ آپ کا فن سپہ سالاری میں

ماہر و کامل اور اپنے زمانہ میں یگانۂ روزگار ہونا، دوسرے آپ کا تقریباً ساری عمر "فوجی چھاؤنی" میں گزار دینا۔ شمالی ہند سے **کارناٹک** اور **کارناٹک** سے سواحل غربی تک آپ کی افواج قاہرہ کے جولانگاہ تھے۔ اور یہ تمام نقل و حرکت خود آپ کی قیادت خاص میں عمل میں آتی تھی، آخر عمر تک یہ سلسلہ جاری رہا اور حضرت **اورنگ زیب** عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید و تبعیت کا پورا پورا حق ادا ہوگیا۔ آپ اس نقل و حرکت کی اہمیت کو جس درجہ محسوس فرماتے تھے وہ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے نواب **ناصر جنگ** شہیدؒ کو جو وصیتیں فرمائی تھیں اُن میں ایک وصیت یہ بھی تھی کہ ہمیشہ ممالک محروسہ کا دورہ ہوتا رہے۔ چنانچہ یہ وصف آپ کے جانشینوں میں بھی برابر منتقل ہوتا رہا۔ کسی فرمانروا کا دو چار برس کیا پورا سال بھی دارالسلطنت میں نہیں گزرتا تھا۔ آج مدراس میں ہیں تو کل مہاراسٹر میں، آج نواح برہانپور میں ہیں تو کل حدود میسور پر، درحقیقت یہی راز ہے جس نے دشمنوں سے گھرے ہونے کے باوجود اس سلطنت کو اس استحکام کے ساتھ قائم رکھا کہ یہ سلطنت کبھی کسی کی دست نگر نہ ہوئی اور دوسرے ہمیشہ اسکے دست نگر اور محتاج مرحمت رہے۔ "تاریخ ظفرہ" کی تحریر (یعنی ۱۸۵۰ھ) تک یہ کیفیت بدستور قائم تھی اور اسکے بعد بھی قائم رہی۔ بقا و دوام سلطنت کا یہ ایک خاص راز ہے اور اسلامی سلطنتوں کو جہاں کہیں زوال آیا ہے اسکا باعثِ اصلی اسی اصول نقل و حرکت اور افواج کی قیادت ذاتی کو ترک کر دینا ہے، خدا کا شکر ہے کہ تدبر، جہانبانی، جفاکشی، معدلت گستری، رعایا نوازی کے جو اصول بانیِ اول نے قائم کر دئیے، بعد کے فرمانروا اسی جادہ پر گامزن رہے اور اب دورِ عثمانی نے اس کا اتم و اکمل نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

اس حد پر پہونچکر یہ ممکن نہیں کہ اعلیٰحضرت اقدس و اشرف خلد اللہ ملکہٗ و سلطانہٗ کے ذکر جمیل کے بغیر قلم آگے بڑھ سکے ؎

واجب آمد چونکہ بردم نام او ‌‌ ‌ شرح کردن رمزے از انعام او

"تاریخ ظفرہ" کی دو خصوصیتیں اوپر مذکور ہوئی ہیں، یعنی ضبط حالات و واقعات سیاسیہ

و توضیح و تصریح عمارات و امکنۂ عالیہ، پس انھیں دو خصوصیات کے اعتبار سے عزائم شاہانہ و مراحم خسروانہ کا ذکر "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر رونق دہِ قرطاس کیا جاتا ہے۔

اعلیٰحضرت اقدس و اشرف کی ولادت باسعادت یکم رجب المرجب ۱۳۰۳ھ ۱۸۸۶ء کو واقع ہوئی۔ اور ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء کو زینت دہِ اورنگ شاہی ہوئے۔ سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر بدستور منصب وزارت عظمیٰ پر فائز رہے جب سر مہاراجہ بہادر اور بعد ازاں نواب سالار جنگ بہادر نے بھی یکے بعد دیگرے اس خدمت سے سبکدوشی چاہی تو اعلیٰحضرت اقدس و اشرف نے وزارت عظمیٰ کے کاموں کو بذات خاص انجام دینے کا تہیہ فرمالیا۔ یہ ایک سخت بارگراں تھا، مگر پانچ برس تک اس کام کو اس انہماک کے ساتھ انجام فرمایا کہ کوئی خفیف سے خفیف معاملہ بھی نظر انور سے گزرے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ فرمانروائے وقت کے اس طرح توجہ مبذول فرمانے سے سرگرمی و مستعدی کی ایک عام لہر تمام محکمہ جات میں دوڑ گئی اور بتوجہ اقدس و اعلیٰ ہر محکمے کی خامیاں رفع ہو گئیں۔ جب یہ اطمینان ہوا کہ اصولی حیثیت سے تمام محکموں کی کمزوریاں رفع ہو گئی ہیں تو قدیم دستور سلطنت کے بجائے جدید دستور کا اجرا ہوا اور سنہ ۱۹۱۹ء میں باب حکومت کا قیام عمل میں آیا، مدار المہام کے عہدہ کے بجائے صدر اعظم باب حکومت کا عہدہ مقرر ہوا اور دو معین المہامان کے بجائے سات صدر المہامان کا تقرر ہوا۔ باب حکومت کا اجلاس ہفتہ وار ہونا قرار پایا۔ اس طرح کارہائے سلطنت پر انفرادی و اجتماعی ذمہ داری و نگرانی کو مجتمع کر دیا گیا، اور توجہ ہمایونی تمام معاملات پر بدستور مبذول رہی۔ اس طریق عمل سے یہ مملکت ایک ایسے دستور سلطنت کی تابع ہو گئی جو شاہانہ اقتدار اور وزارتی ذمہ داری کے فوائد کی جامع اور دونوں کے مضرات سے مبرا ہے جس کی نظیر کسی دوسرے ملک کے دستور سلطنت میں نہیں مل سکتی۔

اساس سلطنت کے اس اندرونی استحکام و ارتقا کے پہلو بہ پہلو توجہ ہمایونی سلطنت کے بیرونی حفظ و رفعت کی طرف بھی ابتدا ہی سے مبذول رہی۔ دولتین عالیتین آصفیہ انگلشیہ

تعلقات اپنی نوعیت میں بہت ہی خاص ہیں، اور جس حد تک خاص ہیں اُسی حد تک نازک بھی ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے زمامِ سلطنت ہاتھ میں لینے کے بعد ہی دہلی کے دربار اعلانِ تاجپوشی شہنشاہ جارج پنجم میں شمولیت فرمائی۔ حیدرآباد میں لارڈ ہارڈنگ، لارڈ چمسفورڈ، لارڈ ریڈنگ کی پذیرائی فرمائی، شہزادہ ولیعہد بہادر انگلستان کی مہمانداری شاہانہ تزک و احتشام سے انجام پائی، اور ان تمام مواقع پر شد آمد قدیم کو اس خوبی سے قائم رکھا کہ عظمت دولت آصفیہ کا جلوہ نظر آگیا۔ ان رسمی شان و شکوہ کے ساتھ ہی ساتھ عملی حیثیت میں بھی سلطنت کی شوکت و سطوت کو بلند فرمایا۔ دولت انگلیشیہ کے قدیم "یار وفادار" ہونے کی حیثیت سے جنگ عظیم میں جو امداد فرمائی اور مسلمانانِ ہند پر اثر ہمایونی کو جس طرح کام میں لائے اسکی قدرت دنیا میں کسی دوسرے کو حاصل نہیں تھی۔ اپنی جانب سے اس طرح مراعاتِ حقوق کا لحاظ کرتے ہوئے آپنے دوسری جانب سے بھی اسی طرح پاس حقوق کی توقع رکھکر استرداد برار کا مسئلہ جس شان و عظمت کے ساتھ پیش فرمایا وہ عزم شاہانہ و اثبات حق کی ایک ایسی درخشندہ مثال ہے جس نے تاریخ پر ایک نقش دائمی قائم کردیا ہے۔ یہ مسئلہ اگرچہ حسب مرضی مبارک ہنوز طے نہیں ہوا ہے مگر مطالبہ بالاستقلال و بالثبات قائم ہے، اور اعلیحضرت اقدس و اشرف کے اقبال بلند اور دولت انگلیشیہ کی مآل اندیش حق پسندی سے توقع ہے کہ انشاءاللہ العزیز حسب خواہ مرضی ہمایونی طے ہوکر دولتین عالیتین میں اتحاد مزید کا باعث ہوگا۔

تاسیس دستور سلطنت اور تسویہ تعلقات خارجہ کے علاوہ دیگر انتظامات ملکی میں جو اصلاحیں اور ترقیاں ہوئیں اُن کا اقل قلیل بیان بھی اس مختصر میں ناممکن ہے صرف مالیات و تعلیمات کے متعلق چند الفاظ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مالیات ملک کی درستی کی جانب جس قدر توجہ ہوئی اُسکا نتیجہ یہ ہے کہ دولت آصفیہ اسوقت اپنے مالیات کے اعتبار سے خود سلطنت ہند سے بھی بلند درجہ پر ہے، یہ اسی سلطنت کی خصوصیت ہے کہ ہر طرح کے اخراجات کے لئے غایت فراخدستی کے ساتھ رقوم مہیا کرنیکے بعد

سال بسال بجٹ میں توفیر ہوتی رہتی ہے، اور سال موجودہ کے بجٹ میں چوالیس لاکھ کی حیرت انگیز توفیر دکھائی گئی ہے، اور اسکے سوا پندرہ کروڑ سے زائد رقم محفوظ ہے۔ اور یہ سب کچھ اس طرح ہو رہا ہے کہ رعایا پر محصولوں کا بار برطانوی ہند کے مقابلہ میں بہت ہلکا ہے۔

تعلیمات کے باب میں اس قدر کہنا کافی ہے کہ ستر لاکھ سالانہ تعلیمات پر صرف ہوتے ہیں، اور سترہ برس کے دور عثمانی کے اندر پڑھنے والوں کی تعداد چار چند سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس خصوص میں سب سے زیادہ اہم کام جامعۂ عثمانیہ کا قیام ہے، اس جامعہ کے متعلق گیارہ برس کے اندر اسقدر لکھا جا چکا ہے کہ اب کچھ لکھنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ ہندوستان میں جب سے انگریزی اثر قائم ہوا ہے اُسوقت سے تعلیم میں تین خط فاصل اسوقت تک پیدا ہو چکے ہیں۔ اول سنہ ۱۸۳۴ء میں لارڈ میکالے کا یہ فیصلہ کرنا کہ ہندوستان میں مشرقی تعلیم کے بجائے مغربی تعلیم کا اجرا ہو اور یہ تعلیم انگریزی زبان میں ہو۔ دوسرے گزشتہ صدی کے عشرۂ ہشتم میں سر سیّد کا مسلمانوں کی مخالفت تعلیم انگریزی کو شکست کر دینا۔ اور تیسرے اس "جامعۂ عثمانیہ کا قیام"۔ لیکن نظر غور سے دیکھا جائے تو ان تینوں میں سب سے نمایاں خط یہی آخری خط ہے۔ انگریزی تعلیم ہندوستان میں جس طرح رائج کی گئی اور اسکے جو اثرات مرتب ہوئے اُنکی ناکامی کو خود اس تعلیم کے رائج کرنیوالوں نے بکرات و مرات تسلیم کر لیا ہے، سر سیّد نے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا کہ انگریزی تعلیم سے تنفر رکھنے کی وجہ سے مسلمانوں پر سرکاری ملازمتوں اور دوسرے فوائد دنیاوی کے جو دروازے بند ہوتے جا رہے تھے وہ کھل گئے مگر اس تعلیم کے فی نفسہٖ سودمند ہونے کی نسبت نہ تو سر سیّد کو اعتقاد تھا اور نہ وہ ایسے مسلمانوں کے مرض کی اصلی دوا سمجھتے تھے، کیا انگریز کیا ہندوستانی سب بلا استثناء اسے تسلیم کرتے آئے ہیں کہ تعلیم کا حقیقی نفع اُسی وقت ہو گا جب تعلیم مادری زبان میں ہو، مگر اس مشکل کو کوئی حل نہ کر سکا کہ ایسا ہو تو کیونکر ہو؟۔ اس عقدۂ لاینحل کی گرہ کشائی حضرت اعلیٰ و اقدس کے ہاتھوں عمل میں آنا مقدر تھی اور وہ اپنے وقت میں ظہور میں آئی۔ رجب ۱۳۳۵ھ ۱۹۱۷ء میں فرمان مبارک شرف صدور لایا کہ ایک ایسے جامعہ کی تیاری کی جائے جسمیں تعلیم اُردو زبان میں ہو۔ حیرت و استعجاب کے ساتھ تمام ہندوستان کی

نظریں اس طرف اُٹھ گئیں کہ دیکھیں یہ محال کیونکر صورتِ امکان اختیار کرتا ہے۔ اسی سال دارالترجمہ کا قیام عمل میں آیا، مشککین اب بھی شک میں تھے، دو برس بعد کلیۂ جامعۂ عثمانیہ کا افتتاح ہوا اور چند برس کے اندر اندر دُنیا پر واضح ہو گیا کہ اقبال شاہی کسے کہتے ہیں۔ "کلیہ جامعہ" کے قیام کو نو برس بھی نہیں ہوئے ہیں مگر نہ صرف ہندوستان، بلکہ ممالک یورپ امریکہ وجاپان نے بھی اسکی کامیابی کو تسلیم کر لیا، اور "دارالترجمہ" نے یہ ثابت کر دیا کہ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم اردو زبان میں ہو سکتی اور زیادہ نافع طور پر ہو سکتی ہے۔

کتبخانۂ آصفیہ سرکار عالی ہندوستان میں علوم مشرقی کا سب سے بڑا کتبخانہ ہے اور اسکا فیض عام ہے۔ اس دور مبارک میں کتبخانہ کی کتابوں کی تعداد دو چند سے زائد ہو چکی ہے اور یہ اضافہ نہایت سرعت کے ساتھ جاری ہے۔

غرض اس سترہ برس کے دورِ حکمرانی میں ملک و اہل ملک کو جو منافع گوناگوں حاصل ہوئے وہ حدِ تحریر سے باہر ہیں، حدودِ مملکت سے باہر بھی ہندوستان کے اندر کوئی نافع قومی تحریک ایسی نہیں ہے جسکی آبیاری اس سلطنت ابد قرار سے نہ ہوتی ہو اور جسے اس دورِ میمنت و سعادت میں بیش از بیش فوائد نہ حاصل ہوئے ہوں، ہندوستان سے خارج نہ صرف ممالک اسلامیہ بلکہ غیر اسلامی ممالک بھی بوقت امداد اس چشمۂ فیض سے محروم نہیں رہے۔ اور آج حضرت اقدس اعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کا ذکر خیر تمام اقصائے عالم میں جس عزت و وقعت کے ساتھ شایع ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ان تمام فضائل و مکارم کے ذکر کے لئے دفتر بھی کافی نہیں، اس مختصر میں اسکی گنجائش کہاں؟ بجز اس کے کیا کہا جائے ؎

امریست کہ غایتے ندارد　　حدے و نہایتے ندارد

جہانبانی و ملکداری کے اس مختصر تذکرے کے ساتھ کتاب کی دوسری خصوصیت کے اعتبار سے آبادانی ملک و تعمیرات نافعہ کے متعلق بھی چند الفاظ عرض کئے جاتے ہیں۔

جن عمارتوں کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے وہ عہد قطب شاہ سے دوران حکومت حضرت غفران مآب

آصفجاہ ثانی تک کے تعمیرات ہیں، اُسوقت تک حیدرآباد کی آبادی فصیل شہر کے اندر محدود تھی اور عمارات وباغات جو کچھ تھے سب خالص ایشیائی طرز کے تھے، یوروپی اثر کو کسی کام میں کوئی دخل نہیں تھا فصیل شہر سے باہر بھی جو مقامات آباد ہوئے یا جہاں شاہی مکانات اور باغات تعمیر ہوئے سب اسی قدیم طرز کے تھے۔ حضرت مغفرت مکان **آصفجاہ خامس** کے عہد حکومت میں فصیل شہر سے باہر **افضل گنج** آباد ہوا، اور "افضل گنج" کی شاندار مسجد اسی دور میں طیار ہوئی، یہ اس دوسرے دور کا آغاز تھا جس کے بعد سے جدید طرز کی عمارتیں برابر بنتی گئیں، اور مضافات شہر کی وسعت برابر بڑھتی گئی، تا آنکہ حضرت غفران مکان **آصفجاہ سادس** کے دور حکومت تک پہونچتے پہونچتے **افضل گنج** اور **سکندرآباد** مل کر ایک ہوگئے، عمارتوں کی طرز وروش بالکل بدل گئی۔ **فلک نما** اور **ٹاؤن ہال** (واقع باغ عامہ) اس دور کی عمارت کے نمونے ہیں، آرائش وزیبائش شہر میں بھی اسالیب جدیدہ کو اسی زمانہ میں دخل ہوا۔ نل کے ذریعہ سے آب رسانی کا انتظام، برقی روشنی کا انصرام اس عہد میں ہوا مگر اس کہنے میں مطلق کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ عہد ہائے سابق میں جس قدر عمارتیں بنیں اگر وہ ترازو کے ایک پلہ میں رکھی جائیں، اور دور عثمانی میں سترہ برس کے اندر جو عمارتیں طیار ہوئیں وہ دوسرے پلہ میں رکھی جائیں تو یہ دوسرا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہوجائیگا۔ اول تو دور ہائے سابق کی عمارتیں اکثر وبیشتر ذاتی مصالح کی بنا پر تعمیر ہوئیں، اور عثمانی دور کی عمارتیں تقریباً کل کی کل مفاد عامہ کی بنا پر وجود میں آئیں۔ دوسرے مصارف کے اعتبار سے بھی دیکھا جائے تو اس دور خیر وبرکت میں تعمیرات نافعہ کے کاموں میں جس قدر صرف ہوا ہے وہ ہر ایک عہد سابق کے مصارف سے بدرجہا بڑھا ہوا ہے، ان تمام تعمیرات کی تفصیل دینا تو ناممکن ہے مگر چند خاص تعمیرات کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے جس سے کچھ اندازہ ہوسکے گا کہ کیا ہوا ہے اور کیا ہونے والا ہے۔

عمارات عالیہ اعلیٰ حضرت اقدس واشرف کے عہد میمنت مہد میں خاص شاہی عمارات میں تو

زیادہ تر کنگ کوٹھی مبارک کی توسیع و تزئین عمل میں آئی، مگر عمارات نافعہ کی قسم سے جو عمارتیں طیار ہوئیں وہ آپ اپنی نظیر ہیں۔ اہم سرکاری عمارتوں میں عدالت عالیہ کی تعمیر تقریباً بائیس لاکھ کے صرف سے ہوئی ہے، یہ عمارت اپنی استواری، خوبصورتی اور خوش منظری کے اعتبار سے اپنا جواب نہیں رکھتی، مفاد عامہ کے تعمیرات میں سب سے بڑا کام دواخانہ عثمانیہ کی تعمیر ہے جس پر پچیس لاکھ کے قریب صرف ہوئے ہیں، یہ عمارت زمانۂ جدید کے بہترین ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ افضل گنج کے پُل کے قریب سمت مغرب رود موسیٰ کے جانب جنوب عدالت عالیہ کی عمارت ہے، اور اسی کے بالمقابل دریا کے جانب شمال دواخانہ عثمانیہ واقع ہے، یہ دواخانہ جس طرح انگریزی ساز و سامان سے آراستہ ہے ویسے ہی ساز و سامان کے ساتھ یونانی دواخانہ زیر تعمیر ہے۔ عدالت عالیہ سے بالکل ہی متصل سٹی کالج کی عالیشان عمارت واقع ہے جس میں ڈیڑھ ہزار طلبہ کی تعلیم کی گنجائش رکھی گئی ہے، اور نو لاکھ سے اوپر صرف ہوا ہے صنعت و حرفت کی ترقی کے لئے پانچ چھ سال سے سالانہ نمائش کا اجرا ہوا یہ نمائش باغ عامہ میں ہوتی ہے۔ کئی برس تک عارضی سائبان طیار ہوتے رہے ہے۔ اب اسکے لئے ایک نہایت ہی خوشنما عمارت باغ عامہ میں بن گئی ہے۔ نمائش کے زمانے میں نماز کے لئے سبزہ زار پر فرش بچھا کرتا تھا، اور یوں ہی شام کو اکثر سیر کرنیوالے باغ عامہ میں مغرب کی نماز ادا کیا کرتے تھے، نمائش کے سلسلہ میں جب موکب ہمایوں باغ عامہ میں رونق افروز ہوا تو معاً یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ "خانۂ خدا" کا انتظام ایسا ہونا چاہیئے جس کی شان عمارت نمائشگاہ سے بھی ارفع و اعلیٰ ہو۔ اس خیال کا آنا تھا کہ مسجد کی تعمیر اس سرعت سے عمل میں آئی گویا چشم زدن میں بنکر طیار ہو گئی، عجب خوشنما خوش منظر مسجد ہے۔ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے بعد سے خود اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف نماز جمعہ یہیں ادا فرماتے ہیں۔ لیکن ان سب سے زیادہ کثیر الصرف عمارت جامعہ عثمانیہ کے لئے ایک کرور کے صرف سے بننا تجویز ہوئی ہے اور اس کا ابتدائی کام جاری ہو چکا ہے۔ "کتبخانۂ آصفیہ" کے لئے بھی دس لاکھ

کے صرف سے ایک عالی شان عمارت عنقریب بنکر طیار ہوگی۔

آرائش بلدہ | یہ تمام عمارتیں اور دوسری اس قسم کی عمارتیں اگرچہ سب کی سب مفاد عامہ سے متعلق ہیں لیکن ان کا نفع بالواسطہ ہے، آرائش بلدہ کا نفع بلاواسطہ ہے، آرائش بلدہ کا مقصد یہ ہے کہ شہر کی تنگ و غلیظ گلیاں کشادہ اور صاف ہوجائیں، سڑکیں وسیع اور پختہ ہوجائیں گنجان اور تاریک محلے حفظان صحت کے اصول کے موافق از سر نو تعمیر ہوجائیں، افتادہ زمین آباد ہوجائے، یا ان پر چمن لگ جائے۔ ڈرینج کا ایسا انتظام ہوجائے کہ شہر ہر موسم میں بالکل پاک وصاف رہے۔ اس خصوص میں چند برسوں کے اندر جو کام انجام پائے ہیں وہ دیکھنے والوں کی عقلوں کو حیران کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اب سے نو دس برس پہلے نام پلی اور کاچی گوڑہ کے محلے نہایت ابتر حالت میں تھے، کچے مکانوں کے سوا پختہ مکانات کے سوا پختہ مکانات بہت کم تھے، یہ محلے بیماریوں کے خاص مسکن تھے، آج ان محلوں میں کچے مکان کہیں نظر بھی نہیں آتے صحت کے اعتبار سے یہ محلے شہر کے بہترین محلوں میں سمجھے جاتے ہیں، ان محلوں کی زمین کی قیمت چند برسوں کے اندر دو سو گنے سے زیادہ بڑھ گئی ہے، دوسرے محلوں کی تعمیر جدید بھی اسی اسلوب پر ہو رہی ہے۔ اسکے علاوہ تمام اطراف وجوانب میں سڑکیں نکلتی جارہی ہیں اور گلیاں کشادہ ہوتی جارہی ہیں۔

اس سلسلہ میں ایک عجیب نمایاں کام سرانجام پارہا ہے جس کے مشاہدہ سے عقل دنگ ہے تجویز یہ ہے کہ چار مینار سے افضل گنج کے پل تک دو رویہ عالی شان نگین عمارتیں بنادیجائیں سلسلہ جاری ہوچکا ہے، کام ترقی پر ہے، جو عمارتیں بن گئی ہیں دیکھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ جب یہ سلسلہ مکمل ہوجائے گا تو ہندوستان کا کوئی شہر اسکی نظیر نہ پیش کرسکے گا۔

افضل گنج کے پل سے دونوں سمت میں دریا کے شمال جانب جو چمن بندی ہوئی ہے اور جس کا سلسلہ دور تک چلا گیا ہے، اس نے شہر کے رہنے والوں کے لئے ایک نہایت ہی صحت افزا سامان تفریح پیدا کردیا ہے، جن لوگوں نے اس مقام کو چند برس قبل دیکھا ہے وہی

اس کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ مقام کیا تھا اور اب کیا ہے۔

ڈرینج کا کام نہایت وسعت و سرعت سے جاری ہے، یہ نہایت ہی وسیع اسکیم ہے۔ اور نہایت ہی وسیع پیمانہ پر اس کا کام ہو رہا ہے۔ اسکے مکمل ہوجانے کے بعد شہر بالکلیہ پاک و صاف ہوجائیگا۔ ان زیر نظر کاموں کی تکمیل کے بعد حیدرآباد وہ حیدرآباد نہیں رہیگا جو چند برس قبل تھا بلکہ ایک دوسرا حیدرآباد ہوجائیگا۔

آب رسانی چند برس قبل تک شہر کی آب رسانی کا انحصار حسین ساگر اور میر عالم کے تالابوں پر تھا، پانی اس مقدار میں مہیا نہیں ہوتا تھا کہ آب نوشیدنی کے علاوہ اور ضرورتیں بھی پوری ہوسکیں بلکہ بسا اوقات گرمیوں میں آب نوشیدنی کی بھی قلت ہوجاتی تھی، رود موسیٰ کی سابقہ طغیانی (۱۹۰۸ء) کے بعد یہ تجویز ہوئی تھی کہ اسکی دونوں شاخوں پر دو خزانہائے آب ایسے بنائے جائیں کہ پانی وہاں روکا جاسکے۔ اس تجویز کی تکمیل بھی اس عہد ہمایونی میں ہونا مقدر تھی، چنانچہ حمایت ساگر کئی برس سے بنکر طیار ہوگیا ہے، اور اس سے شہر کی آبرسانی کا کام لیا جاتا ہے، اب پانی کی افراط کا یہ حال ہے کہ مکانوں کی تعمیر، باغوں کی سیرابی، اور سڑکوں کا چھڑکاؤ سب نل کے پانی سے ہوتا ہے اور سخت سے سخت گرمی اور امساک باراں کے زمانہ میں بھی پانی کی قلت نہیں ہوتی۔ غرض انسان وحیوان اور شجر بلکہ حجر سب اس فیض عام سے سیراب ہورہے ہیں، ایک کرور کے قریب اس تالاب پر صرف ہوئے ہیں۔

دوسرا تالاب اسی رود موسیٰ پر عثمان ساگر کے نام سے تعمیر ہوا ہے۔ اسکے پانی سے شہر کی صفائی کا کام لیا جائے گا۔ اس پر بھی تقریباً ساٹھ لاکھ کا صرف آیا ہے۔

آب پاشی آبپاشی کی جو وسیع تجویزیں اسوقت تک مکمل ہوچکی ہیں یا قریب بہ تکمیل ہیں، ان میں متعدد تالاب، خزانہائے آب و انہار شامل ہیں جن سے تقریباً چھ لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہوسکے گی اور جو دوسرے مفاد حاصل ہونگے وہ اسکے علاوہ ہیں، ان میں سے سب سے اہم تجویز نظام ساگر کی ہے جسکی نہروں کا مجموعی طول ساڑھے سات سو میل ہے

زائد ہوگا، آبپاشی کی تمام زیر نظر تجویزوں کے لیئے چار کروڑ سے زائد کے مصارف کا اندازہ ہے۔ جن میں سے تقریباً تین کروڑ صرف **نظام ساگر** پر صرف ہونگے۔

ذرائع حمل ونقل

اس دور ہمایونی مین ریلوے کے سلسلہ میں بھی غیر معمولی توسیع ہوئی ہے، حال میں جو نئی لائن "قاضی پیٹ بلھارشاہ" بن کر طیار ہوئی ہے، اس سے ان فوائد کے علاوہ جو خاص سلطنت **آصفیہ** کو حاصل ہونگے، شمالی **ہند** اور **مدراس** کے سفر میں دو سو میل کی کمی واقع ہوجائے گی۔ اسکے علاوہ مختلف ضمنی شاخوں کی تعمیر بھی جاری ہے۔ چھوٹی لائن کا وسیع وخوشنما اسٹیشن **کاچی گوڑہ** میں تعمیر ہوگیا ہے اور عام خیال یہ ہے کہ سنہ ۱۹۳۵ء میں دولت **آصفیہ** اپنے حدود مملکت کی کل لائنوں کو سرکاری بنالے گی جس سے ملک کو بیش از بیش منافع حاصل ہونگے۔ علاوہ ریلوں کے عام شاہراہوں کی تعمیر کا سلسلہ نہایت سرعت کے ساتھ روبہ ترقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیس ہزار میل کی سڑکوں کی تجویز زیر غور ہے جب یہ کل سڑکیں تعمیر ہوجائینگی تو ظاہر ہے کہ ملک کی حالت میں کیا تغیر واقع ہوجائیگا۔

فرائض شاہی کی اس انجام فرمائی کے ساتھ ہی ساتھ اعلیٰ حضرت اقدس واشرف کو شعر وسخن سے بھی خاص دلچسپی ہے۔ اسوقت تک سات دواوین مرتب ہوچکے ہیں، اور گاہ بگاہ اخبارات ورسائل میں جو کلام تحت "ملوک الکلام" شایع ہوتا رہتا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طبع ہمایوں بیشتر حقائق ومعارف، نعت سید المرسلین صلعم اور مناقب آل واصحاب رضی اللہ عنہم کی جانب مائل رہتی ہے۔ اکثر مسلسل غزلیں اپنے اوصاف کو لئے ہوئے ہوتی ہیں کبھی کبھی سود وبہبود قومی وملکی کے اشارات بطور نصائح کے آجاتے ہیں، اور اس ضمن مین مفاخر اسلامی کی شان کا جلوہ نظر آجاتا ہے۔ علاوہ ذوق سخن کے اعلیٰ حضرت اقدس اشرف کا پایۂ علمی بھی نہایت بلند، اور مطالعۂ کتب نہایت درجہ وسیع ہے، "سلطان الاسلام" کی ڈگری کو ذات والا پر ناز ہے۔ اس مجمل میں جملہ اوصاف کی تفصیل کیا شمار کی گنجائش نہیں، بجز اسکے کیا کہا جائے کہ ع " دامان نگہ تنگ وگل حسن تو بسیار " ۔ اس فیض جاری کا حصر احصا

دشوار اور رعایا و وابستگان دامن دولت و عامہ مسلمین و عموم اہل ہند کا اس احسان عمیم کے بار گراں سے سبکدوش ہونا محال ہے، خدا ہی ان تمام مساعی حسنہ کو قبول کرنے والا اور ان کا اجر دینے والا ہے، اس بندۂ عاجز کی دعا ہے کہ ؎

زیر ایں نُہ رواق نیلی فام | چوں شود گفتہ ایں ہمایوں نام
آید از ہر یکے بجائے صدا | خلد اللہ ملکہ ابدا

خود فرمانروا کی بیدار مغزی، تدبیر مملکت، رعایا نوازی، فیض رسانی کے ساتھ ہی ساتھ انصرام امور سلطنت میں وزرا کا صحیح انتخاب بھی کچھ کم مؤثر نہیں ہوتا۔ حضرت اعلیٰ واقدس اس باب خاص میں بھی دیگر فرمانرواؤں سے گوئے سبقت لے گئے ہیں، ابتدائے عہد میں دو برس تک سر مہاراجہ یمین السلطنت بہادر باقابہ نے اپنے تجربۂ دیرینہ کے ساتھ خدمت مدار المہامی کو انجام دیا، اور پھر نواب سالار جنگ بہادر ثالث نے اس عہدۂ جلیلہ پر سرفرازی پائی۔ زاں بعد تقریباً پانچ برس حضرت اقدس و اعلیٰ نے بذات خاص جملہ امور کا انصرام فرما کر دستور سلطنت کو ایک نئے قالب میں ڈھال دیا اور اس مشین کو چلانے کی خدمت سر سید علی امام (نواب مؤید الملک بہادر) کو سپرد فرمائی جنھوں نے حکومت ہند میں رہ کر اس نوع حکومت کا ذاتی تجربہ و علم حاصل فرمایا تھا۔ بعد ازاں نواب فریدون الملک بہادر اور نواب ولی الدولہ بہادر نے اس خدمت عالیہ پر سرفرازی پائی۔ جب یہ واضح ہو گیا کہ یہ جدید دستور سلطنت مختلف ہاتھوں میں یکساں خوبی کے ساتھ چل سکتا ہے، یعنی دستور سلطنت بجائے خود ہر طرح پر مکمل ہے اور اپنے نفاذ صحیح کے لئے اثر شخصیت سے منزہ ہے تو حضرت اعلیٰ واقدس نے اپنے دیرینہ خدمت گزار اور مہام سلطنت کے فرد آزمودہ کار کو خدمت صدارت عظمیٰ پر سرفرازی بخشی کہ اس مکمل دستور سے بطریق اکمل و احسن کام لے کر دستور کو مستحکم اور اس کے نفاذ کو منظم کر کے ترقی مزید کا راستہ صاف کریں اور اس جدید اصول حکمرانی کا اثر ہر ایک محکمہ و صیغہ پر تمام و کمال حاوی ہو کر کل نظم سلطنت کو از سر تا پا ایک نمونۂ کمال

بنادے۔

راجایان راجہ سر مہاراجہ کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت دام اقبالہٗ کی سرفرازی صدارت عظمیٰ نے ملک کے اندر اور ملک کے باہر جو اثر ڈالا اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، اس انتخاب پر ہر فرقہ، ہر ملت، ہر قوم، ہر طبقہ اور ہر درجہ کے افراد نے جس درجہ اظہار مسرت کیا، اور دولتین عالیتین کے تعلقات پر اس سے جو خوشگوار اثر پڑا وہ محتاج بیان نہیں۔

اس سلطنت ابد قرار سے سر مہاراجہ بہادر کے تعلقات خاندانی بہت قدیم ہیں، اور خود مہاراجہ بہادر سلطنت کے دیرینہ خدمت گزار ہیں، آپ راجہ ہری کشن بہادر کے فرزند اور راجہ نریندر بہادر کے نواسہ، اور مہاراجہ چندو لال کے جانشین ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء میں ہوئی۔ ۱۲۹۱ھ/۱۸۷۴ء میں "راجہ بہادر" کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں اپنی موروثی خدمت پیشکاری پر ممتاز ہوئے، اور وزارت افواج کی خدمت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ دوسرے ہی سال "راجۂ راجایان" اور "مہاراجہ" کے خطابات عطا ہوئے ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء میں نواب سر وقار الامرا بہادر کے رخصت لینے پر مدار المہامی پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ اور دوسرے سال اس منصب جلیلہ پر مستقل ہوئے اور خطاب "یمین السلطنت" سے افتخار پایا۔ حضرت غفران مکان آصفجاہ سادس کے آخر عہد تک اس خدمت کو انجام فرماتے رہے اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کے تخت نشین ہونے پر بھی اس منصب عالیہ پر فائز رہے، اور دو برس مزید اس خدمت کو انجام دینے کے بعد سبکدوشی حاصل کی مگر عہدۂ پیشکاری پر بدستور فائز رہے۔ اب صدارت عظمیٰ کو آپکی ذات سے رونق حاصل ہے۔

سر مہاراجہ بہادر بالقابہ نہ صرف ایک پشتینی رئیس اور سلطنت کے بلند ترین عہدہ دار ہیں بلکہ ایک عالم اجل اور شاعر بے بدل بھی ہیں۔ شاد تخلص فرماتے ہیں، اور اس خصوص میں آپ اس فخر کے تنہا مالک ہیں کہ حضرت غفران مکان آصفجاہ سادس کی شاگردی کا افتخار آپ کو حاصل ہے۔ خود شاعر و عالم ہونے کے ساتھ ہی بڑا وصف آپ میں یہ ہے کہ

اہلِ علم کے قدر داں اور پایہ شناس ہیں، آپ کا مسلک صوفیانہ ہے، ہر مذہب و ملت سے آشتی رکھنا آپ کا دین و ایمان ہے، نعتیہ قصائد و غزلیات میں سرکارِ دو عالم صلعم کی شانِ مبارک میں جو اشعار فرمائے ہیں اُن میں جس جوشِ محبت کا اظہار فرمایا ہے اُسکا اندازہ صرف اس ایک شعر سے ہو سکتا ہے۔

کافر نہ کہو **شاد** کو ہے عارف و صوفی

شیدائے محمدؐ ہے وہ شیدائے مدینہ

جب ایک ذاتِ واحد میں یہ تمام اوصاف جمع ہوں تو کیوں وہ اس درجہ مقبولِ خاص و عام اور مرجعِ انام نہو؟۔

درحقیقت تاریخ کے مباحثِ عالیہ میں یہ بھی ایک اعلیٰ مبحث ہے کہ کتنے فرمانروا اپنی ذاتی قابلیت سے صفحۂ عالم پر اپنا نام چھوڑ کر گئے اور کتنے فرمانروا اپنے کارکنوں کے صحیح انتخاب کی وجہ سے شہرتِ دوام کے مالک بن گئے ہیں۔ ہندوستان ہی کی تاریخ میں **اکبرِ اعظم** کی نسبت یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس شہنشاہ کا خاص کارنامہ وزرا کا صحیح و موزون انتخاب تھا۔ اسکے برخلاف حضرت اورنگزیب **عالمگیر** رحمۃ اللہ علیہ کا اعتماد تمامتر اپنے جوہرِ ذاتی پر رہا۔ الحمدللہ والمنہ کہ اعلیٰ حضرت اقدس و اشرف کی ذاتِ ہمایوں میں یہ دونوں وصف بدرجۂ اتم واکمل موجود ہیں اور اسکے جو اثرات ہیں وہ روزِ روشن کی طرح دنیا پر ہویدا ہیں، اور سر مہاراجہ بہادر دام اقبالہٗ کا تقررِ صدارتِ عظمیٰ ایک بین ثبوت ہے۔

ختمِ کلام کے قبل چند الفاظ کتاب کی تصحیح کے متعلق بھی عرض کرنا ضروری ہے۔ "تاریخ ظفرہ" اگرچہ نایاب نہیں ہے مگر اسکے نسخے بغایت کمیاب ہیں، اور شاید اسے چند برس قبل تک اسکی نقلیں حیدرآباد سے باہر نہیں گئی تھیں، چنانچہ کتب خانہ وزارتِ ہند (لندن) دارالنوادر برطانیہ (لندن) اور کتبخانہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگال کی فہرستیں اسکے ذکر سے خالی ہیں۔ مجھے اسے ڈیڑھ برس قبل ایک نسخہ اتفاقاً ہاتھ آیا۔ یہ نسخہ فلسکیپ کی تقطیع پر

خط شکست میں لکھا ہوا ہے، جابجا سے کرم خوردہ بھی ہے۔ تاریخ تحریر ۱۱۸۵ھ درج ہے۔ کتاب کے سرسری مطالعہ کے بعد میرا خیال ہوا کہ اگر یہ کتاب طبع ہو جائے تو نہایت سودمند ہوگی۔ اس غرض سے بامعانِ نظر کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ بعض الفاظ کے پڑھنے میں سخت دقت ہوئی۔ "کتبخانہ آصفیہ" کے نسخہ سے مدد لینا چاہی مگر یہ کوشش بالکل بیکار ثابت ہوئی، کتبخانہ کا نسخہ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ھ کا لکھا ہوا ہے اور حیدرآباد ہی میں حسب فرمائش حکیم سید محب حسین صاحب لکھا گیا ہے، یہ نسخہ بھی فلسکیپ ہی کی تقطیع پر ہے، مگر اسکا کاغذ اسقدر کمزور ہے کہ چند برس میں کتاب از خود ضائع ہو جائے گی۔ دونوں نسخوں کے مقابلے سے معلوم ہوا کہ یہ نسخہ یا تو اسی نسخہ کی نقل ہے جو میرے پاس ہے، یا دونوں نسخے کسی ایک ہی نسخہ سے نقل کئے گئے ہیں۔ اشتباہات کہیں بھی رفع نہیں ہوئے، جابجا الفاظ اس طرح لکھے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے بلا سمجھے ہوئے نقش بنا دیا ہے۔ "ذکر بابدین ثرالہ" کے تحت میں سنہ پر کوئی تاریخ دونوں نسخوں میں نہیں ہے۔ غرض دونوں کے مقابلہ سے کوئی نفع نہیں ہوا، اور اس ناکامی کی وجہ سے باوجود انتہائی کوشش کے بعض الفاظ مشتبہ رہ گئے لیکن یہ الفاظ سات آٹھ سے زیادہ نہیں ہیں۔[۹]

اوپر یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اس کتاب کی اہمیت عمارتوں کے تفصیلی حالات دینے، فرمانوں کے تام وکمال نقل کرنے، اور ہمعصرانہ واقعات کے درج ہونے کی وجہ سے ہے لیکن کتاب کی عبارت سست اور اہل زبان کے محاورے سے خلاف بلکہ بعض بعض مقامات پر پایۂ صحت سے گری ہوئی ہے، نوازشات، اُمرایاں، اکابراں، پیشکشات، وغیرہ بطور جمع کے بلا تکلف استعمال کئے گئے ہیں۔ املا بھی جابجا غلط ہے۔ مگر ان تمام کوتاہیوں کے باوجود مصنف کی محنت قابل داد اور لائق قدر ہے۔

یہ عرض کر دینا بھی بیمحل نہ ہوگا کہ میں نے اگرچہ کتاب کے طبع کا خیال اپنے ذہن میں قائم کر لیا تھا لیکن

۹ - (۱) صفحہ ۴۸ - سطر ۶ "عبداللہ افغان پنی" - (۲) صفحہ ۵۰ - سطر ۱۰ - "قصبہ روحد" (۳) صفحہ ۶۲ - سطر ۱۰ "تہور خاں جیو" - (۴) صفحہ ۹۳ - سطر ۶ - "اصل واقعہ بہر دیوا سے بندر واقع شدہ" - (۵) صفحہ ۱۲۱ - سطر ۱۹ "ملہیر" - (۶) صفحہ ۱۳۲ - سطر ۷ - "سمرقندی" -

عمل میں لانا میرے لئے دشوار تھا۔ میں نے جب اپنے اس خیال کا اظہار اپنے مخدوم و مکرم جناب حکیم برہم صاحب سے کیا تو جناب ممدوح اس کتاب کی طبع و اشاعت پر آمادہ ہوگئے پس درحقیقت کتاب کا طبع و شایع ہونا آپ ہی کی وجہ سے ہوا نہ کہ میری وجہ سے۔ اور یہ اپنی نوع کا پہلا کام نہیں ہے جو ممدوح کی ذات سے عمل میں آیا ہو۔ **العرفان** (از مولانا شاہ نذیر الحسن صاحب) **فتح اللہی البدر** (از مولوی محمد عبدالواسع صاحب صفا) **حدائق البیان فی معارف القرآن و مصباح الکلام** (از علامہ محمد آبادی) یہ تمام کتابیں آپ ہی کی وجہ سے زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقین علم کے ہاتھوں تک پہونچیں۔ اسکے علاوہ وقتی ضرورت کے رسالے **الشافی** وغیرہ آپ نے ہزاروں کی تعداد میں طبع کر کے مفت تقسیم کئے۔ میں ان چند الفاظ کے لکھنے پر اسوجہ سے مجبور ہوا کہ میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ "مطبع حکیم برہم" کی غرض و غایت نفع ذاتی پر اسدرجہ مبنی نہیں ہے جس درجہ یہ مطبع نفع رسانی عامہ کے لئے وقف ہے۔

آخر میں ناظرین کرام سے استدعا ہے کہ اس عاجز کی سعی کے باوجود کتاب میں جو غلطیاں رہ گئی ہوں اُن سے درگزر فرمائیں۔ اور اس عاجز اور حکیم صاحب موصوف کو دعاے خیر سے یاد فرمائیں۔

راقم

تلمذ حسین

تاریخ ظفرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدائے کہ ایں لاجوردی سپہر — برآراست ایں انجم و ماہ و مہر
زاندیشہ بیروں بود پایہ اش — شہانِ جہاں سربسر سایہ اش
چنیں طرفہ بنیادِ عالم نہاد — خرد در سر و مغز آدم نہاد
بدارائیِ عالمِ بے مدار — شہانِ جہاں راشد آموزگار
شہانند بنیادِ امن و اماں — وزایشاں قرارِ زمین و زماں
بگوشش رسد نالۂ ہر فقیر — نہ درباں بود بر درش نے امیر
کند ہرچہ خواہد بر و حکم نیست — کہ پیدا و پنہاں بنزدش یکیست

بر رائے بیضا ضیائے ارباب فضل و کمال و اصحاب خبرت مآل کہ نظارگیان صنائع قدرت متعال اند روشن و مبرہن باد کہ کیفیت ابتدائے بنائے فلک اساس قلعۂ محمد نگر عرف گلکنڈہ و آبادیِ بلدۂ طیبہ حیدرآباد کہ توصیفش زیادہ از اندازۂ اندیشہ و قیاس است ہرچہ از سیر کتبِ تواریخِ سلاطینِ زمانِ پیشیں بایں بندۂ عقیدت گزیں احقر گردھاری لعل ذہن نشیں گردیدہ و نیز آنچہ بمشاہدہ آمدہ بنا بر دریافت ارباب حال و استقبال بطریق اجمال بسلک تحریر

کشیده و احوال حکمروایانِ این دیارِ فرخنده آثار بریں جریدهٔ دانش ثبت گردانیده چوں از لفظ ظفره تاریخِ اتمامِ این تالیف می برآید لهذا به تاریخ ظفره موسوم ساخت و اساسِ این کاخ مشتمل بر دو باب نهاد **باب اول** متضمن احوالِ سلاطین قطب شاهیه و بنائے گلکنڈه و حیدرآباد

باب دوم مشعر بر ذکر بادشاهانِ چغتائیه و کیفیت رئیسانِ حیدرآباد۔

ژرف نگهان دوربین که بدیدهٔ اعتبار جمالِ بدائع مصنوعات و عجائب مخلوقات را تماشائی اند بهتر شناسند که غرائب جهانِ بوقلموں و نوادر بسیط ربع مسکون چنداں است که محاسبانِ وهم و خیال به تعداد و احصائے آن توانند پرداخت۔ دریں صورت اگر جائے دریں تالیف سهو و نسیان ملحوظ شود بذیل کرم پوشیده و اغماض فرموده به اصلاح آن متوجه شده مرهونِ احسان سازند و اگر اصلاح نتوانند برائے خدا زبان طعن نکشایند

باب اول

متضمن احوال سلاطین قطب شاهیه و بنائے قلعه محمد نگر عرف گلکنڈه و بلدهٔ حیدرآباد و جلوس بڑے ملک سلطان قلی قطب شاه

بڑے ملک سلطان قلی قطب شاه بن امیرزادهٔ اویس قلی بن امیرزاده میر قلی بیگ که سلسلۂ نسبِ آں والا گهر باغرخان بن یافث بن نوح علیه السلام اختتام می یابد مولد و موطن او بلدهٔ همدان است۔ چوں سررشتۂ سلطنتِ آنجا از دستِ اباعجدِ ایشاں گسیخته بدستِ خلیل سلطان برادر عمِ افتاد و از وے به یعقوب پسرش رسید در صدد استیصال شد۔ لهذا اقامتِ وطن مصلحت ندیده با جمعے از مخصوصاں عازمِ هندوستاں شد۔ چوں به دارالعباد یزد رسید بملازمتِ شاه نورالدین نعمت الله ثانی رضی الله عنه رفت۔ منکوحهٔ شاه مسطور که صبیهٔ میرزا جهان از اجدادِ سلطان قلی بود از کمال ترحم پرسشِ حال نموده بزبانِ وحی ترجمان فرمودند که ارادهٔ هند مبارک است

شمارا از اقطاع جنوبیِ آں مملکتِ جنت نشاں عطا کردیم و چند اشرفی از زیرِ سجادہ برآوردہ مرحمت ساختند۔ ازاں جا روانہ شدہ باتفاقِ حسنہ و یاوریِ طالع از ہند عبور کردہ بدکن رسیدہ فائز دارالسلطنت محمد آباد بیدر کہ دراں وقت تختگاہِ سلطنت دیارِ دکن بود گردید و ملاقات سلطان محمود بہمنی بادشاہ آنجا نمود، شاہ بہمنی آمدنِ او را غنیمت دانستہ بہ نوازشاتِ شاہانہ و تشریفاتِ خسروانہ ممتاز گردانیدہ یوماً فیوماً مشمولِ عواطف ساخت۔ چوں آثارِ ابہت از ناصیۂ شاہزادۂ سلطان قلی مشاہدہ نمود و در صید و شکار و حرب و پیکار صاحبِ عقل و جرار بہ محکِ امتحان دریافت   در سنہ ہشت صد و نود و یک ہجری بخطاب قطب الملک خواص خاں و خدمتِ وزیر حکومتی ملکِ دکن شرفِ امتیاز بخشیدہ مضافاتِ گلکنڈہ و ورنگل با توابع آں بجاگیرش مقرر کردہ سپہ سالار و امیر الامرائے جمیع ممالکِ تلنگانہ ساخت، چوں در سال نہ صد و چہار [۹۰۴] ہجری محمود شاہ بہمنی جہانِ فانی گزاشتہ بدار البقا شتافت احمد شاہ پسرش بر تخت محمد آباد بیدر نشست، او دائم الخمر و مدہوش بود و تمام مدار سلطنت در قبضۂ اختیار ملک برید کہ از امرائے بہمنی بود داد، بنا برآں تزلزل و تخلل کمال در مملکت راہ یافت، از امرائے سلطنت بہمنی ہر کدام را ہوائے شاہی در سر افتاد با ماکنِ خود ہا تاج شاہی بر سر گزاشتند، چنانچہ یوسف عادل شاہ در بیجاپور و احمد نظام شاہ بحری در احمد نگر و دولت آباد و فتح اللہ عماد شاہ در برار بہ القابِ شاہی ملقب شدند، در بلدۂ برہان پور کہ ملکِ خاندیس است دراں وقت میراں داؤد شاہ فاروقی از طرفِ شاہانِ گجرات قیام می داشت، مملکتِ دکن حکمِ طوائف الملوک پیدا کردہ لہٰذا قطب الملک سلطان قلی کہ در دکن صغیر و کبیر "بڑے ملک" می گفتند بصوابدید دولتخواہاں در سنہ نہصد و شش ہجریہ مطابق سنہ ہفت جلوس ظہیر الدین محمد بابر بادشاہ ہندستان در گلکنڈہ کہ از سابق بہ سخے آبادی داشت بر تخت نشستہ تاج شاہی بر سر نہاد و بنامِ سلطان

قلی قطب شاہ نامور گردید، خطبہ وسکہ رواج دادہ بمرورِ ایام از نیروے بازوے مردی و مردانگی مملکت تلنگانہ با تمام قلعہ جات و تھانجات از تصرف راجہاے عالیمقام برآوردہ داخلِ ممالک محروسۂ خود ساخت۔ چوں ہر سال براے مہم راجہاے دارالحرب بیجانگر عرف اناکوندی لشکر کشی اتفاق می شد و از گلکنڈہ تا بیجانگر مسافت بعید واقع است بمقتضاے عقل دوربیں بنابر حفاظت سپاہ و مترددین بعد از چند سال بلدۂ گلکنڈہ را بساعت خجستہ معمور ساختہ بخطاب محمد نگر ملقب ساختہ فرماں داد کہ متعلقان ارکان و اعیان و لشکریان دریں مکاں در امان باشند و دیوار قلعہ ہم بنیاد کردہ در اندک فرصت عمارات رفیع و مسجد جامع و حمام بغایت مطبوع و اماکنِ امرا و لشکریان صورتِ اتمام یافتہ شہرے آباداں شد۔

شاہِ کامگار مدتے بہ عدل و داد و حرب و پیکار و بذل و عطا و اکرام سایہ گستر خلائق انام بود، چوں ہنگام ضعف و پیری و عمر بہ نود سال رسید مکرر بر زباں می راند کہ در آخریں عمر بدرجہ شہادت امیدوارم کہ فائز شوم، چنانچہ بارادت لم یزلی روز شنبہ دوم جمادی الثانی سنہ نہصد و پنجاہ ہجری مطابق سنہ ۱۴ جلوس نصیر الدین محمد ہمایوں بادشاہ ہندوستان وقتیکہ بہ نمازِ عصر مشغول بود میر محمود ہمدانی تھانہ دار گلکنڈہ بہ اغواے شاہزادہ جمشید خاں خود را "خسر الدنیا و الآخرہ" ساختہ بر تنِ آں شہریار بست و سہ زخم زدہ خسروِ مظلوم را شہید ساخت۔ ۵

جانش مقیم روضۂ دارالسرور باد جنت سراے مرقدِ او پُر ز نور باد

ایامِ فرمانروائیِ او شصت سال از انجملہ مدتِ شانزدہ سال بہ نیابت سلطان محمود بہمنی و بعد رحلتِ او چہل و چہار سال بود و شش پسر و چہار دختر اولاد گذاشت۔

---

۵ گویند بیجانگر عرف اناکوندی شہرے عظیم چہاردہ کروہ طول بود۔ رام راج راجۂ آنجا دو ہزار فیل در لشکر داشت و سپاہ بے شمار بود سی ہزار سوار و دو لک پیادہ داشت ۱۲

جلوس جمشید قطب شاہ پدرکش

چوں جمشید خاں در حینِ حیاتِ پدر از ممرِ عناد ملک زادہ قطب الدین برادرِ او کہ ولیعہد بود در قید مغلول می ماند بند از پاے بر داشتہ و باتفاق جمعے از اہلِ فساد بمنزلِ ملک زادہ رفتہ جبراً میل در چشمِ جہان بینش کشید و بر تخت نشستہ خود را "جمشید قطب شاہ" گویانید، امرا و خواتین طوعاً و کرہاً با او تبعیت نمودند، مدت ہفت سال در ضبط ملک و تردد محاربات پرداختہ بمرضِ قرحہ کہ نزد اطباء "سرطان" موسوم است از اوجِ سلطنت و اقبال متوجہ حضیضِ وبال گردید در سنہ نہصد و پنجاہ و شش ہجری از ساغرِ "کل نفسٍ ذائقۃ الموت" شربتِ فوت چشید ؎

نماند ستمگارِ بد روزگار بماند برو لعنتِ پائدار

"البقاء للملک المعبود" بعد او سبحان قلی پسرش را کہ ہفت سالہ بود بر تخت نشاندند جملۃ الملک بحری خاں کہ یکے از امرایانِ سلطنت بود در مقامِ عناد آمدہ شاہزادہ دولت خاں را کہ خلفِ قطب شاہ شہید و در بھونگیر مقید بود از قید بر آوردہ بر تخت نشاندند و امراے طرفین از اطراف و اکناف استمداد و استعانت بہم رسانیدہ شورش افزاے جدال و قتال شدند بتقدیرِ الٰہی شاہزادہ دولت خاں در دستِ مخالفاں افتادہ مقید شد یک سال ایامِ جہالت ماند

جلوس ابو المظفر ابراہیم قطب شاہ

شاہزادہ ابراہیم خاں کہ در زمانِ سلطان قلی قطب شاہ شہید بہ قلعہ داری دیورکنڈہ مامور بود در حینِ سلطنتِ جمشید شاہ کنارہ کشی اختیار نمودہ براے ملاقاتِ ملک قاسم برید کہ والی محمد آباد بیدر شدہ بود رفت و از آنجا متوجہ بلدۂ بیجانگر گردیدہ دراں دیار بسر می برد بعضے دولتخواہاں

بنای دولتِ قطب شاهیه متزلزل دیده عرائض بخدمت شاهزاده درباب توجه بمستقر خلافت
گلکنڈه ارسال داشتند، شاهزاده عالیجناب از رسیدن عرائض و دریافت احوال سلطنت
در ساعت سعید با مردم همراهی نهضتِ این طرف فرمود و چون متصل پانگل مضرب خیام فیروزی
ارتسام شد مبشرانِ سعادت توامان نوید مقدم خجسته توام را بدار السلطنت گلکنڈه و تمامی
قلاع و بقاع رسانیدند، هر روز امرا و اشراف و اعیانِ سلطنت احرامِ ملازمت بر میان بسته
بشرف بساط بوس معزز می گردیدند، در اندک فرصت لشکر عظیم آماده و مهیا گردید جگدیو راو
و سائر نائکواریان قابو یافته سبحان قلی را قید کرده مقالید قلعه گلکنڈه بحضور شاهزاده فرستادند
شاهزاده برین معنی شادان و فرحان شده بدار السلطنت گلکنڈه فائز گردید۔ روز دوشنبه
دوازدهم رجب سنه نهصد و پنجاه و هفت هجری اورنگ جهانبانی و اکلیل جهانستانی را
زینت بخشیده باسم مبارک ابوالمظفر ابراهیم قطب شاه خطبه و سکه جاری ساخت، و در عهد خود
برفاهیت خلائق کوشیده ببذل و احسان نامور کونین گردید

بنای شهر پناه قلعه گلکنڈه

بحکم او بنای قلعه بجانب مشرق که حالا به "قلعه کهنه" مشهور است کردند ازحمرفال بد نیم
تیار گذاشته باز بحکم او حصارِ عظیم گرد اطرافِ قلعه گلکنڈه برای شهر پناه باستحکام تمام و رفعت
و متانت مالاکلام اساس نهاده از سنگ و آهک تیار ساختند و بروج عالیش بمحاذی ایوان
کیوان برسانیدند۔

فلک مثال حصاری که سدِّ اسکندر — بدی بنسبتِ او نسجِ عنکبوت نزار
بغایتی ز بلندی که عقل نتوانست — کمندِ فکر فگندن بطرفِ بامِ حصار
ز محکمی بطریقی که منجنیقِ سپهر — بسنگِ حادثه کاهی نکند شق ز دیوار

درونِ حصار عمارات دلنشیں و عمارات بہشت آئیں و اماکنِ اُمرا و خوانین و قصورِ
فردوس تزئیں ترفیع و ترتیب یافتہ رشک افزائے خلد بریں و رو کش خانہ چیں گردید و درمیان
شہر پناہ و حصار کوہے واقع است بالائے آن بالاحصار بغایت رفعت و متانت تیار شدہ
سر باوج فلک الافلاک کشید و مشکوئے خسروی تیار گردید ؎

ہر آں کس کہ دارد دراں جا نشست | بدو کس نیابد زند بیدست
زسوئے زمیں امین است از خلل | مگر ز آسمان تیغ بارد اجل

ہمچنیں در عہد آں شہریار معدلت آثار باغ ابراہیم شاہی بہلوئے قلعہ کہ حالا بہ بارہ
دری مشہور است و باغ گلشن و لنگر دوازدہ امام و تالاب حسین ساگر کہ در عرض و عمق
مانند دریائے است و کتوہ بدویل و کالا چبوترہ گلکنڈہ و مساجد و مدارس و عمارات عالیمقام
و حمام صورت اتمام و زینت انصرام یافت، از اقصائے ترکستان و ہر دیار غربا و تجار با تحائف
و نفائس بسیار فائز شدہ بخلاع شاہانہ سرافراز می شدند، از غرائب آنکہ در آخر ایام خود آں شہریار
فوجے گراں بجانب "مرتضیٰ نگر" روانہ ساخت، فوج منصورہ تنبیہ و تادیب کفار آں ضلع نمودہ
و بتخانہا شکستہ بتہائے طلا و نقرہ کہ بہ تمثال آدمی و صورتِ شیر و میمون بود معہ چہار لک ہون
و تحائف بسیار ہمراہ گرفتہ متوجہ جناب سلطانی شد۔ چون نظر ابراہیم قطب شاہ بر آں بتہا اُفتاد
فی الفور تپ محرقی عارضِ ذات قدسی شد ہر چند حکما علاج کردند فائدہ نشد۔ روز پنجشنبہ بست یکم ماہ ربیع الثانی
سنہ نہصد و ہشتاد و ہشت ہجری روح پر فتوحش بہ بہشت بریں خرامید مدتِ سلطنتِ او سی سال بود و سی خلف شائستہ
یادگار گزاشت۔

جلوس سلطان قلی محمد قطب شاہ

بعد از و سلطان قلی محمد قطب شاہ کہ از جملہ سی برادران حقیقی خود بجمیع صفات صوری و معنوی

ممتاز بود بر سریر سلطنت و جہانبانی تکیہ زدہ اکلیل شاہی بر سر نہاد، در ماہ ربیع الثانی سنہ نُہ صد و ہشتاد و ہشت ہجری مطابق بست و پنج جلوس ہمانی ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ہند خطبہ و سکہ خوانده و جاری گردانیده بعدل و داد پرداخت، اُمرا و اعیان بدل و جان کمر انقیاد بر میانِ جاں بستہ باین ابیات مترنم گشتند۔ رُباعی

که شاهِ جہاں جاودان شاد باد — دلت خُرّم و مُلکت آباد باد
ہمہ نقدِ گیتی نثارِ تو باد — عروسِ جہاں در کنارِ تو باد

"بنائے بلدۂ حیدر آباد"

ازانجا کہ شاہ والا ہمت فراخ حوصلہ فلک اقتدار بود بلدۂ گلکنڈہ را کہ مستقر سلطنت و مرکز خلافت دودمانِ او بود فراخور جاہ و جلالِ خود نیافتہ ہمگی نیت مصروفِ آن داشت کہ شہرے دیگر آباد سازد، در اثنائے ایں خیال روزے بعزم شکار سوار شدہ بہر جا سیر میکرد چوں کنار دریائے موسیٰ رسیدہ وسعت و خضارت و نزارت آں سرزمین و لطافت آب و ہوا دامنگیر دلش گردید۔ بیت

لطیف و دلکشا آب و ہوائے — مبارک منزلے فرخندہ جائے

بخاطرش گزشت کہ برائے شہر مکانے بہتر ازیں زمینِ فردوس آئیں دیگر نخواہد بود پس منجمان دقیقہ شناس را طلبیدہ ساعت سعید برائے بنائے شہر و عمارات سلطانی اختیار نمودہ در ساعتِ مسعود صورت شہرے مشتمل بر چہار بازار و در ہر بازار چہار سوق متساوی الاضلاع و چہار طاق رفیع و بازار وسیع بر لوح مہارت کشیدند و جانب شمالی مرکز دولت و مستقر سلطنت قرار دادہ بنائے قصر عالی نہادند، چوں در احسن ساعات و امین اوقات بنائے شہر نہادہ بودند در اندک زماں عمارات شاہی و اُمراء و عمدہا و غربا و بازار ترتیب یافتہ صورتِ آبادی یافت

اول ایں شہر بہ بھاگ نگر نامزد شد، بعد از چندے بدار السلطنت حیدر آباد موسوم گردیده در زمان قلیل مجمع فضلائے دوراں وکعبۂ مسافران جہاں ومسکن اکابران وانواع ہنروراں گشت، کثرت خلائق ووفور بدائع مواضع وفراوانی باغ وبساتین بدرجہ انجامید کہ ساحت کوہ ودشت سمت تضائق پذیرفت، چنانچہ از دار السلطنت حیدر آباد تا قصبۂ نرکھوڑہ وابراہیم پٹن وبھونگیر وپٹنچرو کہ در چہار جہت واقع است ومساحت بقدر دہ فرسنگ است مجموعۂ فضائے دشت وصحرا باغ وبستاں شدہ وکثرت احداث مساجد وبقاع وسرائے دلکش ونزاہت ریاض فردوس وش غیرت افزائے سپہر اخضر گردید۔ ابیات

مروح صبا از نسیم گلش ... معطر ہوا از دم سنبلش

درختانش طوبیٰ صفت سبز سر ... بر آوردہ براوج افلاک سر

بیمن معدلت آں بادشاہ دادگر از قصبات ودیہات حوالی حیدر آباد ہر سال چہار لک ہون کہ چہار ہزار تومان باشد بخزانۂ عامرہ داصل می شد، وایں مبلغ در وجہ اخراجات مطبخ معمورہ وانعام سادات وعلما مقرر بود۔ ابیات

شہرے چو بہشت در نکوئی ... یابی تو درو ہر انچہ جوئی

گر پیر بدید نش شتابد ... زو عمر گزشتہ باز یابد

زو ہر چہ نکو است کم نیابی ... یابی ہمہ چیز وغم نیابی

بنائے چارمینار

در اواسط شہر کہ مرکز آبادی وناف معموری تواں گفت چہار طاق در نہایت ارتفاع وغایت تکلف پرداختہ، سقفِ آں را مانند گنبد بہ سنگ وآہک پوشیدہ بر ہر چہار گوشہ چہار مینار خوش وضع بسیار مرتفع بر آوردہ اند، شصت درعہ ارتفاع دارد وایں عمارت در رفعت

و پرکاری بمرتبہ ایست کہ قوتِ ناطقہ از توصیفِ آں بعجز قائل، و زبانِ قلم از تعریف بقصور مائل، بالاے آں مسجدے است پاکیزہ و مصفا و حوضے است در غایت لطافت و صفا آب نہر تالاب حلیلی دراں می رسد۔ مؤذنانش را از زمزمۂ تسبیح ملائک در گوش و چنبر فلک تا بدوش رسیدہ، ہلالی تاریخ بناے شہر و چارمینار "یا حافظ" گفتہ۔ (سنہ ۱۰۰۰ھ) ؎

زآسیبِ چنبرِ فلکی بر فرازِ آں   دائم خمیدہ پشت برآید مؤذنش

در برابرِ ہر طاق چارمینار کہ در روے زمیں جفت ندارند راستۂ بازارے ساختہ اند طولش چوں کہکشاں و عرضش چوں عرضِ آسماں، دکاکینش حجرہ صفت بدُرّ و گوہر آراستہ و مانند اختراں از کدورت پیراستہ، بایعانش بصورتِ ماہ و آفتاب و خریدارانش بہیئتِ مشتریِ جہانتاب ؎

ترازو در کفِ بقال و من بصورتش حیراں   بیالے مشتری بنگر قمر در خانۂ میزاں

بناے مسجد جامع

چوں خاقانِ زماں را ہمیشہ نظر بر ترویجِ اسلام و رفاہِ خاص و عام مبذول بود فرمود کہ در جمیع قریات و قصبات ممالکِ محروسہ مساجد بنا نمودہ فرش و روشنی و خادم و مؤذن معین گردانند و در بلدہ بجنبِ چارمینار جامع مسجد حسن اساس یافت کہ از زمزمۂ مؤذنانش مقیمانِ عالمِ بالا را فیض و سرور و از غلغلۂ سبحانش ساکنانِ ملاءِ اعلیٰ را مسرت و سرور است کتابۂ آں را خوشنویسانِ یاقوت بنان بر مرمرِ سیاہ بہ آبِ زر نوشتند۔ ابیات۔

مسجد آں جامع فضل اللہ   زمزمۂ خطبۂ او تا بماہ

منبرش از خطبۂ شاہنشہی   بر سرِ نہ چرخ گرفتہ مہی

بالاے دروازۂ مسجد جامع قطعہ بر لوحِ سنگ بغایت خوشخط مندرج و کندہ شدہ این بیت تاریخ از آں قطعہ است ؎

کسے پرسد اگر تاریخ اورا　　زہے عالی بنائے خیرگوئی (سنہ [illegible] ھ)

درپہلوے مسجد حمامے درافسردگی وگرمی بسانِ سینۂ عاشقان، و در لطافت و پاکیزگی مانندِ خاطرِ اربابِ عرفان ترتیب یافتہ، از جامہ خانۂ الطاف شاہی لنگیہاے لطیف وکیسہاے پاکیزہ بجہت صادر و وارد معین گردید و حجامانِ چابکدست بجہت خدمت برپا ایستادہ، خاطرہا از اُجرتِ حمام و مُزدِ حجام آزاد ؎

وصفِ آں حمام چوں طبعِ روانم سرکند　　شستہ وصاف آید م برلب سخن مانندِ آب
می ہراز بسکہ وصفِ او سخن را آبرو　　نیست بیم آنکہ نظم شستہ گردد از کتاب

حجامانِ چابکدست ہنرور از بارگاہ سلطانی بہ علوفہ ہاے نمایاں ممتاز شدہ شب و روز برائے خدمت صادر و وارد با کسوت وکیسہ حاضر و از ہیچکس توقع مُزد و اُجرت نداشتہ بتقدیم خدمت اقدام دارند ؎

زنقدِ بے نیازی کیسۂ او آنچناں پُر شد　　کہ از دستِ کسے چیزے بجز ناخن نمیگیرد

بنائے جسرِ یعنی پُل

چوں مابینِ شہر و قلعہ دریاے موسیٰ واقع است و در ہنگام برشگال بسبب طغیانی عبور از آں محال بود، لہٰذا بفرمانِ خسرو زماں جسرِ عظیم کہ سہ صد درعہ طول و پانزدہ درعہ عرض و ہیجدہ درعہ ارتفاع دارد، یعنی بیست و سہ طاق از سنگ و سرب و آہک بنہجے مستحکم و متین تیار شدہ کہ با سدِ روئینِ سکندر دمِ مساوات دارد و سیلاب دریا چوں آبشار سر زناں و شور کناں بنہایت فروتنی بدرمی رود "انا صراط مستقیم" تاریخ اوست۔

بنائے دار الشفا

بجہت سکناے طلبۂ علوم و علیلانِ سقیم دار الشفائے بفرمانِ عالی باتمام رسیدہ

و در جنب آں حمامے احداث گردیدہ کہ سیاح وہم مانند آں بنائے عالی در نظر نیاوردہ و نقشبند خیال در کارگاہ تصور طرح آں نکشیدہ اطبائے بقراط طبیعت و بر قانون علاج واقف و حکمائے مسیحا نفس بر اسباب و علامات مرض عارف دار و خانہ شفا لازمش، دوائے علت بیماراں وادویہ نفیس شدیدش دافع سوء المزاج معلولان، علمائے عالیمقدار دراں مقام متبرک بساطِ اوقات انداختہ و طلبۂ افاضت شعار بہ تحصیل و مطالعہ پرداختہ

شفائے بخشد اگر نامش آوری بزباں　　بجائے فاتحہ اندر عیادتِ بیمار

مجموعۂ فضلا و عقلا و حکما و اطبا بوظائف و تعینات سرفراز گشتہ مرفہ الحال روزگار میگذرانیدند و از سرکار شاہی اخراجاتِ دوا و غذائے بیماراں بوجہ احسن مقرر و معین بود۔

بنائے عمارات محل سلطانی

چوں بہ یمن توجہ خاقانِ زماں دار السلطنت حیدرآباد بدیں معموری رسیدہ مستقر سریر سلطنت گردید معمارانِ عدیم المثال درگاہِ والا جاہ را بجانبِ مشرق در فضائے وسیع کہ طول و عرض ہزار درعہ بود قرار دادند و اطراف آں فضا را صفہ ہا و ایوانہائے عالی ساختہ در ہر ضلعے طاقے در نہایت ارتفاع و استحکام باتمام رسانیدند و طاقے را کہ رو بجانب مشرق است دروازۂ دولت خانہ قرار دادہ قصرے عالی بالائے آں بہ فلک الافلاک افراشتند و دو سنگ خارا شبیہ بہ پیشب ہر یک در طول بست درعہ و در عرض و ضخامت دو درعہ و بالائے آں تختۂ سنگی دوازدہ درعہ در نہایت لطافت ساختہ استوار نمودند و نجارانِ ہنرمند دروازۂ عالی از چوب ساج و صندل ترتیب دادہ بمیخہائے طلاکاری مستحکم گردانیدند چنانچہ بہ "شیر دل دروازہ" موسوم است، و طاقے را کہ محاذی درگاہ فلک اشتباہ است در غایت بلندی و عظمت برآوردہ بالائے آں عمارت رفیعے کہ با قصر ناہید برابری میکند تیار شدہ

نقار خانۂ بادشاہی قرار یافت وہر صفہ و ایوانے کہ در اطراف فضاے دریا واقع است
منسوب بہ یکے از امرا و خوانین و سرداراں نمودند، و بفرمودۂ خاقانِ زمان چنیں مقرر شد
کہ ہر صباح اُمرا و سلاطین و مقرباں و نانکواڑیاں با پیادہ و احتشام فوج فوج و قشوں قشوں
با فیلانِ آراستہ با شوکتِ تمام براے مجرائے شہریارِ جہاں رو بہ بارگاہ آرند و چوں در چار طاق کہ
اکنوں آں را "چارکمان" گویند جلو خانۂ شاہی است در وسط جلو خانہ حوضے مثمن پُر از آبِ زلال
براے فوج و دواب ترتیب یافتہ، آمدہ بدرِ دولتسرا رسند لشکر و حشم و فیل و اسپ را بر نسبت مرتبہ
اعتبار جا بجا گزاشتہ فرداً وحیداً قدم در دروازۂ دولتسرا نہادہ متوجہ خدمت شاہ شوند.
و دائم الاوقات چند فیل بے ستون تمثیل در دو طرف درگاہ ایستادہ باشند و ہزار پیادہ از
دو جانب صف کشیدہ از بندگانِ خاص و دو صد نفر حبشی با ہزار نفر از دلیرانِ لشکر بہ اعم در صفہ
و ایوان بہ درِ دولت خانہ بجہت حفاظت مجتمع باشند و اندرونِ درگاہ فضاے وسیع واقع است
جانبِ جنوبش دفتر خانۂ شاہی و طرف غربش جبادار خانہ و بعضے کارخانہاے عامرہ و بجانب
شمال دروازۂ دوم واقع است کہ در فضاے آں چہار صفہ وسیع جہت مقام جمعے از لشکریان
و حوالہ داراں و فیل سوار و شب نویسیاں ساختہ شدہ کہ ہمہ وقت جمعے از سلحداران شیر صولت
دریں محل بیچ کی اقدام نمایند و درگاہ چہارم "چندن محل" است، عمارت رفیع دلکشا، دریں
محل نیز جمعے از سلحداراں نوبت بہ نوبت باشند و درگاہ پنجم "کگن محل" است بغایت وسیع کہ
سلحداران خاص از ترک و عرب و دکھنی دلاور دریں محل پاس بندگی می داشتند۔ و درگاہ ششم
صدر صفہ است جمعے مقرب و معتبر ملازمانِ قدیم دریں مکان مبارک بپاس وقت مشغول
بودند۔ و درگاہ ہفتم "سجن محل" است، عمارات عالی مقدار با صفا کہ بہ رشک فردوسِ بریں
بروے زمیں زینتِ تزئیں یافتہ، جمعے از اعیان و فضلا دراں مکاں مقام دارند و بر جانبِ

مشرق این محل صفۂ طولانی تخمیناً صد درعہ حسن عمارت پذیرفتہ ہمہ روز و شب از مطبخ شاہی اقسامِ طعام بہر کدام می رسید - موازی دہ ہزار نفر از مجلسی و سادات و علما و فضلا و اُمرا از خوانِ نعمِ آں شہریار ہر روزہ بہرہ مندی شدند -

بنائے داد محل

چوں شاہ عالی مقام را نظر بر رفاہِ خلائق و داد دہی و فریاد رسی مظلوماں بیشتر بود آئینِ نوشیروانِ عادل و آویختنِ زنجیر خبر گیر ملحوظ داشتہ بمعماراں امر فرمود کہ عمارتِ عالی اساس نہند بنوعیکہ یک ضلعش ملحق بمیدان و بازار و از ہر خانہ و ایوانِ آں دروازہ بجانبِ میدان و بازار ہا کشادہ شود با تمام رسانید تا اگر مظلومے راستمے رسیدہ باشد یا حاجتمندے را احتیاجے رُوئے نماید بپاے قصر آمدہ بے واسطۂ اکابر و اعیان و بے زحمتِ پردہ دار و درباں عرضِ حالِ خود نماید - چوں زینت اتمام یافت ازیں جہت ایں محل جنت شکل موسوم بہ "داد محل" گشتہ و در پیشِ ایں قصرِ جنت سرشت ایوان عالی بر فرازِ چرخِ نیلگوں کشیدہ در پیشِ ایواں حوضے وسیع شصت درعہ طول در چہل درعہ چوں اندیشۂ صافی ضمیراں عمیق تیار شدہ اکثر اوقات خاقانِ زماں درآں قصر خجستہ نشاں بر مسند معدلت تکیہ زدہ ابوابِ داد و مرحمت بر روئے عامۂ خلائق کشادہ می داشت - بعد چند گاہ حسب الحکم والا

بنائے ندی محل

معمارانِ چابکدست برائے تفرج دریائے موسیٰ محلس دیوانی کنار رود مذکور در فضائے وسیع قصرے کہ نمونۂ بُستانِ ارم و چوں ساحت فردوس خُرم بود تیار ساختہ شرفات بلندش را از ذروۂ مہر گزرانیدند و بر عقبِ آں عمارت میدانے کہ طول و عرض زیادہ از صد بود ترتیب دادہ نام آں "ندی محل" نہادند۔

غزل

این مقامِ خوش که مستغنی است با نقش و نگار ‌‌ ‌ هست با جنات تجری تحتها الانهار یار
چون دلِ دانا در و پیداست صورتهای غیب ‌ ‌ ‌ بسکه مصقول است دیوار و درش آئینه وار
مامنِ عیش است چون فردوس تا در وی کشد ‌ ‌ ‌ نو عروسِ مُلک در بر شاه جمشید اقتدار
خسروِ عالی گهر سلطان محمد قطب شاه ‌ ‌ ‌ شهریار و کامیاب و کامبخش و کامگار
یابد از عدلش درختِ میوهٔ امید بر ‌ ‌ ‌ بیند از جودش نهالِ دولتِ جاوید بار

بنای محمدی باغ

روزی شهریار به شکار رفته در فضای صحرای دلکشا بصید نخچیر پرداخته، چون آفتاب بسمت الراس تافت و از تابشِ مهر زمین اوج آتشین گردید مراجعت فرموده نزدیک کوهی که از دار السلطنت دو کروهی واقع است در ظلِ درختان آسود، از بسکه فضا و هوا نزهت افزا بود هوای آنجا و فضای آن صحرا مرغوبِ طبعِ همایون افتاد، حسب الامر عالی بالای کوه قصر رفیع و اطرافِ آن که دو چهار کروه بود باغ ارم رشک بنا شده و تیار گردید به محمدی باغ معروف "بنات گهاٹ" موسوم انواع اشجار اثمار و گلها نشو و نما یافته خرمی بخش خاطرِ خاص و عام گردید

بنای خداداد محل

چون در مستقر سریر سلطنت بارگاهی چنان بنا نیافته بود که ظلِ نام الله و نام مبارک حضرت رسالت پناه و شاد روان دولت ائمهٔ هدی را دران زینت دهند، همگی همت شاهانه مصروف برین گردید که عمارتِ رفیع و قصرهای بدیع با تمام رسد، بساعتِ سعید معمارانِ نادره کار متصل به عمارتِ "داد محل" طرح منزلِ عالی افگنده در اندک زمانی سقف عالیش از ایوانِ کیوان گذرانیده به ذروهٔ لامکان رسانیدند، از زیر تا بالا هفت طبقه چون هفت کشور و هفت آسمان یا مانند هفت اخترِ مرتفع و تابان مشتمل بر قصرهای مقرنس و غرفه‌های عالی حسن زینت پذیرفت

مجموع این طبقات "بخداداد محل" موسوم گردید - **ابیات**

پر از نقش و نگار از فرش تا سقف　　مهندس را بود فکر نظر وقف
مقوس طاقها چون ابروی حور　　زعالی غرفهایش چشم بد دور

از آن جا که نهال اقبال خسرو زمان به آفتاب مهر و محبت خاندان نبوت پرورده و گلشن اعتقادش از سلسبیل خلاص دودمان ولایت آب خورده بود هر یک ازین طبقات را باین وجه موسوم ساختند. طبقهٔ هفتم که پهلو از عرش میزد بخطاب "الٰهی محل" مشرف گردید، طبقهٔ ششم بلقب "محمدی محل" تسمیه یافت، طبقهٔ پنجم به "حیدری محل" نام آور شد، طبقات چهارم و سوم بنام نامی دو اختر گرامی یعنی "حسن محل" و "حسینی محل" مشتهر گشت و طبقهٔ دوم "جعفری محل" و طبقهٔ اول "موسوی محل" نامزد شد - چون این قصر عالی صورت اتمام یافت شاه کامگار بادل شاد جشن شاهانه آراسته ارکان دولت و خاص و عام سلطنت را از احسان و خلاع و انعام سرفراز گردانید - دران مجلس میرک معین سبزواری حاجب نظام شاه که در سخنوری دست رسا داشت تاریخ تازه بعرض رسانیده صلهٔ گران مایه یافت - رباعی تاریخ

این قصر که هست رشک فرمای بهشت　　ایام به آب زندگانیش سرشت
تاریخ مرتب شدنش کلک قضا　　بر لوح بقا بنای جان بخش نوشت

بنای باغ محمد شاهی

چون خسرو جهان را خاطر همایون مدام متوجه ساختن عمارات و باغات مائل بود معماران بی نظیر را باحداث عمارت و باغ محمد شاهی که در بلدهٔ طیبه واقع است مامور گردانیدند. اندک فرصتی عمارتی که با جام جهان نمای خورشید و منظر آسمان سای ناهید متساوی است باتمام رسید ۵

زروزن ہاش نورِ بخت تاباں　　　زدرہا قاصدِ رحمت شتابان

باغ و بُستاں در اطراف آں قصر ہویدا است رشک افزائے خلد بریں و میوہ ہایش چوں عناقدِ پرویں۔

مثنوی

خاکش از نیکوئی عبیر سرشت　　　میوہ ہایش چو میوہ ہائے بہشت
تاک انگور کج نہادہ کلاہ　　　دیدہ در چشم خود سفید و سیاہ
شاخِ نارنج و برگ تازہ ترنج　　　نخلبندے کشادہ بر سرِ گنج

شاہجہاں اکثر اوقات دریں باغ فردوس صفات با پیچہرگانِ دلربا و دلبرانِ ماہ لقا نہالِ طرب در چمنِ لہو و لعب نشانند جُرعۂ شادکامی بر عالمِ فانی می افشاند۔

بنائے باغ کوہ جنوب

چوں عمارت کیواں رفعت "بنات گھاٹ" بجانب شمال دولت خانۂ ہمایوں سمات برکوہ واقع شدہ و در جانب جنوب کوہے مانند کوہِ طور پر فیض و سر دبود خسروِ زماں فرمود کہ برآں کوہِ والا شکوہ عمارتے شاہانہ ترتیب دادہ اطراف و جوانب آں انہار و آبشار و حوضہائے فوارہ دار و اشجار بے شمار تیار سازند، ہنرمندانِ ماہر بموجب اشارہ بہمین اہتمام شہریارِ جہاں باتمام رسانیدند، نشیمن کوہ بریں و گلگشت آں سرزمیں بفرِ قدوم و جلوس خسروِ نو آئیں بغایت مطبوع و شیریں می نمود، اکثر مجالس شرب مدام دراں مکاں می بود بتوفیق خالقِ یگانہ چوں عرصۂ ایں مملکت بانوارِ معدلتِ خسروِ زمانہ ضیائے بے بہا پذیرفت خاطرِ ہمایوں بہ احداثِ بناہائے عالی بیش از بیش مالوف گردید۔

بنائے حنا محل

حکم شد تا در باغ ملک امین الملک کہ محاذی قصر سلطنت است "حنا محل" ترتیب دہند

معماران در مدتِ یک ماه قصری مکمل "حنا محل" را در حسن تقطیع بغایت وسیع اساس نهاده عبرت افزای فردوس برین و رشک پیرایهٔ نگارخانهٔ چین ساختند قطعه

زان فیع آمد چو قصرِ چرخ این عالی مقام ||| کز علوِ قدر بانی بازمی گوید بنا
از هوای او صبا بوی گرفت همی به ||| خاک را پیرانه سر بوی جوانی از حنا
اهلِ دولت را فضای دلکشای او بود ||| در لطافت همچو جنت دلفروز و جانفزا

بزم آراستن وزیر الممالک میر جمله و توجه سلطان بمنزل او

چوں اسباب شوکت و حشمت سیادت پناه وزیر الممالک میرزا محمد امین میر جمله در مدتِ هشت سال از جمیع سلاطین عظیم الشان در گذشت آں آصف دوراں خواست که استدعای قدومِ خاقانِ زماں سلیماں نشاں نموده از غایت خلوص جواهر عقیدت را بطبق عرض نموده نهد و آنچه دست گنجش بداں رسد بوقت خود از نظرِ عالی در آورد، بنابریں بتمهید سر انجام اسباب عشرت و جشنِ سرور پرداخته تمامی منزلِ دلنشیں را بدیبای هفت رنگ تزئین داده بجناب سلطانی استدعا نمود که

همای اوج سعادت بدام ما افتد ||| اگر ترا گذری بر مقامِ ما افتد

شهریارِ کامگار مقرون باجابت گردانیده از یمن مقدم مکرم منزل میرزا محمد امین را رشک فردوس برین فرمودند، میزبان عقیدت نشاں مقدمِ چنیں مهمانِ عالی مکاں را سعادتِ دو جهاں دانسته گستردنِ پا انداز توجه نمود، تمام فضای خود را بزربفت و اطلس و مخمل و شجر گسترده و پوشیده رشک فرمای گلشنِ ارم ساخت، سلطان پا بر آں پا اندازها نهاده زینت بخشِ مسندِ خاصه گردید امرا و اعیان هر یک درجه بدرجه قرار گرفتند، ترکاں و حبشیاں

دست بسته دو رویه صف کشیدند، عجب مجلس خرمی بفر طلعت خسروانی زینت وافر یافته ندمای محفل همایون و شعرای فصیح البیان چون دُرِ مکنون مجتمع گردیده از ابر طبع دُرربار جواهر زواهر آبدار از نظم و نثر در بزم انس نثار نمودند و نغمه خنیاگرانِ خوش الحان رُخ نشاط افروخت وزیر الممالک بعد آراستگی بزم نثار مقدم خاقان را بطبق اخلاص نهاده پیشکشهای گرانمایه به ترتیب هر چه تمامتر از نظر انور گزرانید. از جمله پیشکش سی سر اسپ عربی بازین و لجام که هر یک از آنها سبقت از برق می برد و بست زنجیر فیل کوه تمثیل که از هلال خرطوم گوی مهر از میدان سپهر می ربود و یک کمر زرین با چار ده قرص رخشان چون آفتاب تابان بجواهر الوان تزئین یافته و یک آئینهٔ مدور از بلور صاف دو رویه مانند ماه چهارده بر دورش جواهر اقسام چون کواکب نصب گردیده بود و زینه از طلا در نهایت خوبی مکلل بجواهر نفیس و چار ده جلد مصحف و کتاب غلاف مرصع خوشخط و دو بیست لنگ غوری خوشقماش و دو بیست عدد شال کشمیری و از جنس زربفت و مخمل و بهلاک و مطلق و مشجر و اطلس و قطنی هر یک چهار ده طاقه و سی جوڑه قالین و سی عدد تکیه کرمانی خوش رنگ و طبقهای زرین پُر جواهر الماس و یاقوت و زمرد و عین الهر و شمامهای عنبر مکلل بجواهر آبدار و دیگر تحف و هدایای بری و بحری با حسن وجوه از نظر گزرانید بعد از انعقاد مجلس و کشیدنِ پیشکش خوان سالاران از الوان اشربه و اطعمه انواع فواکه چندان بر سر خوان حاضر ساختند که پای اندیشه از تصورِ آن بسنگ حیرت در آمد. چون از اکل و شرب فراغت دست داد آصف دوران قصه خوانان و ندیمان و رامشگران را به تشریفات فاخره نواخته پنجاه هزار هون انعام نمود، حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی چادر زردوزی خاص از کتف مبارک برداشته با خلاع فاخرهٔ زرنگار و پنج زنجیر فیل و پنج سر اسپ عربی مرصع لجام مرحمت فرموده بر اسپ ماه سیر هلال نعل که از جمله پیشکش آصف عصر بود بدولت خانه مراجعت

فرمودند و مدت العمر بداد و دهش عیش و عشرت کوشیدند بحکم آنکه بقائے هیچ آفریده دریں دار ناپائدار نیست، بنا علیه خسرو دوران که مدت سی و سه سال بر سریر جاه و جلال متمکن بوده داد خلائق و کامرانی می داد از سموم حرارت تن بر بستر ناتوانی نهاد، سحر شنبه هفتدهم ذیقعده سنه ۱۰۲۰ یک هزار و بست هجریه نسر روحِ پر فتوحش بسوے جنات نعیم پرواز نمود رباعی

ماهِ تمام ملک بزیر نقاب شد — آبِ حیاتِ خلق دریغا سراب شد
سروے ز بوستانِ معانی فرو شکست — برجے ز آسمانِ مکارم خراب شد

مدت عمر شریفش چهل و نه سال و ایامِ خلافت سی و سه سال و هشت ماه -

ذکر اخراجات عمارت وغیره

در عهد سلطنتش اخراجاتِ عمارت و خیرات و تصدقات و تصرفات سپاه و دواب که جاری بود محاسب هم حساب آں را نتواں نمود، سیادت پناه میر ابو طالب ناظر الممالک بقلم در آورده که هفتاد لک هون که شصت هزار تومان باشد در ارتفاع و احداث عمارات آلهی محل و باغ محمدی و بنات گهاٹ و عمارت کوه طور و ندی محل و لنگر خانه دوازده امام و عاشور خانه حسینیؑ و مسجد جامع و مدرسه[۱] یعنی چار مینار و خانقاه و دار الشفا و حمامات متعدد و دیگر مساجد و مدارس و قصور و باغ وغیره به صرف آمده و نیز هر ساله در لنگر ائمه اثنا عشر شصت هزار هون بوظائف مجاوران و خدام و اخراجات مطبخ لنگر، و دوازده هزار هون بعد از ماه محرم خرچ مقرر بود و ازیں وجه را نذر عاشوری می نامیدند، و مبلغ دو لک هون که در عهد سلاطین ماضی بعلت تمغا و زکوٰة می گرفتند و چند سال در اوائل سلطنتِ ایشان هم بخزانه عامره واصل می شد بعد از دریافت قبح معاف فرمودند، و هر ساله لک هون تصدقات بفقرا می رسید و سال به سال مبلغ کلی از نقد و اقمشه بمکه معظمه و مدینه مشرفه و نجف اشرف و کربلاے معلی

[۱] مدرسه در لغت جائے درس و درسگاه را گویند و نیز جائے را گویند که دراں جا همه اجناس میسر آید - لهذا چار مینار را مدرسه گویند - ۱۲

و مشهد مقدس و اماکن شریفه جهت صلحا و زهاد و مجاوران ارسال یافته سکانِ آن جا محظوظ و موظف بدعا می بودند بیت -

نه تعریفِ شے اندر حرف گنجد نه بحرِ لامکاں در ظرف گنجد

از بسکه طبعِ گهر سنجِ آن شهریارِ مغفور بلیغ و رسا بود گاه گاه بتصنیفِ قصائد و غزلیات دُر ریزی می فرمود بحسبِ چاشنی از آن خوانِ الوان شکر پاره بطبقِ صفحه این نسخه نمایان نمود تا ذائقهٔ شیرین سخناں حلاوت تازه دریابد - غزل

حرفے ز لبِ یار شنیدیم شنیدیم صد شکر که این باده چشیدیم چشیدیم
مردم همه این دردِ سرِ بیهوده دارند گر دردِ سر از باده کشیدیم کشیدیم
این بس که تماشائے گلستانِ تو کردیم گر میوهٔ وصلِ تو نچیدیم نچیدیم
اے قطب شه از دردِ دلِ خویش چه گوئیم مشتاق ترا از خویش ندیدیم ندیدیم

غزل

بدورِ خط ز چشمت کم نشد شوخی و صیادی که این دامِ دگر شد بهرِ دل نے خطِ آزادی
اگرچه نیست زیبے جز بعدل و داد شاهان را از آن زیبنده تر ماند به عاشق از تو بیدادی
خرابیها که دل از ترکتازِ غمزه ات دارد فدائے آن خرابے باد معموری و آبادی
دلے کز دوست نالان شد پریشاں گشت و حیران شد مسلماناں مبادا هیچکس از دوست فریادی
بملکِ عشق از دستِ سکندر کس نمی گوید درین ملک مبارک رفته از دست بنیادی
غم ایدے که در دل قطب شه دارد غمے نبود گر از خاکِ درش سر بر ندارد کیفِ شادی

امید که غفارِ مطلق روحِ مطهرِ آن خاقانِ دادگستر وین پرور در اعلیٰ علیین باروحِ اولیاء قرین گرداناد -

بنائے تالاب میرجملہ

از حکم این شہریار مغفور بجانب مشرق تالاب عظیم ملحق بشہر تعمیر یافتہ مانند حوض لال روشن دلاں جلوہ گر گردید و مبالغ خطیر از سرکار خاصہ دریں کار صرف شدہ، چوں اہتمام میرزا محمد امین میرجملہ وزیر الممالک بود بہ "تالاب میرجملہ" نامزد شد۔

جلوس ابوالمنصور سلطان محمد قطب شاہ

ابوالمنصور سلطان محمد خلف الصدق محمد امین برادر سلطان قلی قطب شاہ مغفور است کہ بتاریخ بست و سیوم ربیع الثانی سنہ یک ہزار و یک ہجری پرتو ولادت بجہاں افگند۔ سلطان ایں برادرزادۂ خود را با نواع تعلیم و تربیت شاہانہ درظل عواطف خویش پرورش نمودہ با دختر خجستہ اختر خود عقد مواصلت او بستہ بود۔ بعد رحلت در سنہ یکہزار و بست ہجریہ مطابق سنہ جلوس ابوالظفر نورالدین محمد سلیم جہانگیر بادشاہ ہندوستان سریر سلطنت و تخت خلافت را بمیامن جلوس نصرت مانوس رونق تازہ بخشید و خلائق از عدل و داد ایں ظل اللہ در عہد امن و اماں آرمید۔ بعضے از شعرا تاریخ جلوس چنیں رقم نمودہ اند ۔ غزل تاریخ

با محبت باز بستم عہد و پیمانِ نوی	کہنہ جانے می فشانم پیشِ جانانِ نوی
خستہ جانے کہنہ لیکن جانفشانے تازہ ام	عہدِ سلطانِ نو است و عید قربانِ نوی
گرچہ از حکمِ قضا جانِ جہاں بر باد رفت	یافت عالم از مسیح تازہ جانِ نوی
یادگارِ جد و عم سلطان محمد قطب شاہ	آنکہ ہندستان ز فیضش گشتہ ایرانِ نوی
آسماں را مسندِ خورشید تاباں کہنہ بود	کہنہ مسند پارہ شد از زیب ایوانِ نوی
گر صفاہاں نو شد از شاہِ جہاں عباس شاہ	حیدرآباد از تو شد شاہا صفاہانِ نوی

خواستم تاریخ فرخنده جلوست، عقل گفت　　جمله عالم نوبهارے شد ز سلطان نوی

بادیارب جاودان این شاهی اقبال و تخت　　هردمت فتح نوی هر لحظه فرمان نوی

رباعی تاریخ

خلعت شاهی چو در بر کرد شاه دین پناه　　دهر بر گردون زند از خرمی طرف کلاه

بهر تاریخ جلوس او سپهر عقل گفت　　بادشاه بے بدل سلطان محمد قطب شاه

۱۰۲۰ھ

زمانے مسند به سریر سلطنت تکیه زده فرمانفرمائے انتظام مهام و داد ده هر خاص و عام

می بود. روزے در ماه ربیع الاول سنه ۱۰۲۴ یکهزار و بست و چهار هجری بآراستن باغ

محمد شاهی که در مستقر سریر سلطنت بحکم سلطان قلی قطب شاه مغفور بنا یافته بود مائل گردید

معماران هنرشعار و نجاران نادره کار به تیاری عمارات دلکش و خیابان هائے نوآئین مامور

گشتند، در اندک فرصتے بنایان چابکدست و معماران کارگزار در وسط باغ که مرکز ضمیر

انور بود باتمام رسانیدند

نشاط بخش مقامے که عاشقان در وے　　تمام عمر توانند زیست بے ادبار

در عقب این کاخ دلفروز خیابانے طرح افگندند بهر دو جانب آن دو جدول آب

جاری کردند و در دو سر خیابان قصرهائے رفیع ابداع نموده خال رخسار عمارات گردانیدند

خاقان دریانوال بعد تیاری آن مقام مبارک فال پائے اقبال در رکاب سمند برق استعجال نهاده

بفر جلوس فرخنده مانوس زیب وزینت بخش شدند و جشن خرمی آراسته داد شادمانی دادند

مثنوی

تعالی الله ز بزم بادشاهی　　چه مجلس خلوت خاص الٰهی

بهشت خرم است آن مجلس خاص　　درو خورشید همچون ذره رقاص

آں خدیوِ زماں نیز بفطرات عالی و سخاوت قلبی و شجاعت ذاتی و جمیع مراتب تاجداری
و گیتی ستانی ممتاز العصر بود و زمانے دراز رتبہ افزائے پایۂ سریر خلافت مصیر بود و عشرتہا می نمود
و در رزم و بزم جوہر ذاتی آشکار می ساخت چوں در سنہ یکہزار و بست و پنج ہجری از پیشگاہ
خلافت مآب جہانگیر بادشاہ غازی شاہزادہ محمد خرم برائے انتظام ملک دکن گسیل شدند
و دریں جا رسیدہ از سلاطین دکن پیشکشات گرفتند۔ چنانچہ دراں وقت از سلطان محمد قطب شاہ
ہم بتقریب اینکہ معاونت نظام شاہ احمد نگری کردہ بود چہار دہ لک روپیہ پیشکش از جواہر نفیسہ
و افیال و نقد گرفتہ و خانخاناں را در دکن گزاشتہ بفرخی و فیروزی معاودت بہندوستان
نمودند و بحضور جہانگیر بادشاہ رفتہ بخطاب شاہجہاں نامور شدند۔ سلاطین دکن سہ چہار سال
بوضع خود بودند بعد ازاں عنبر سپہ سالار نظام شاہ پنجاہ ہزار سوار فراہم آوردہ و از عادل شاہ بیجاپوری
و قطب شاہ ہم مخفی کمک گرفتہ اکثر محالات بادشاہی را کہ بتصرف اولیائے سلطنت جہانگیر بادشاہ
ہندوستان درآمدہ بود بر داشتہ خانخاناں را در شہر برہان پور محاصرہ نمود و جمعے را تا سوادِ
ماندو گڑھ برائے تاخت و تاراج ملک فرستاد۔ چوں ایں خبر از عرضداشتِ خانخاناں بعرض
رسید مرتبۂ دوم شاہزادۂ ولی عہد شاہجہاں را در سنہ یکہزار و سی ہجری برائے تنبیہ آنہا رخصت
فرمودند۔ چنانچہ شاہجہاں سی ہزار سوارِ جرار تعین اُمرائے بادشاہی کردہ پیشتر روانہ ساختند
بر دریائے "تبتی" نبرد سے عظیم رُوئے داد۔ دکھنیاں تاب نیاوردہ فرار نمودند و پناہ دولت آباد
گرفتند، دراں وقت قطب شاہ چہار لک روپیہ پیشکش فرستادہ از حوادثِ آشوبِ فوجِ بادشاہی
مصئون ماند۔ او بادشاہے بود عادل و عاقل چنانچہ باید از عہدۂ سلطنت برآمدہ و ہمہ کار
خود می پرداخت۔ طبع موزوں داشت۔ در شعر گاہے ظل اللہ و بعضے جا سلطان تخلص می کرد
ایں دو غزل انموذج رسائی طبع و موزونی فکر اوست :-

غزل

یارب چه برتری تو ز قدرِ بیانِ ما پنهان شده ز شرم زبان در دهانِ ما
در حضرتت یقین و گمان را چو راه نیست حیران وصفِ تست یقین و گمانِ ما
بر عجزِ ما ببخش ایا قادر رحیم معلوم تست غایتِ تاب و توانِ ما
بخشائے بر عیان و نهانم که آگهی اے نیست آشکار و نهان و عیانِ ما
ظل الله از شر و بدان در پناهِ تست اے درگهِ جلالِ تو دار الامانِ ما

غزل دیگر

در محبت خسروان را جز محبت کار نیست ملک عشق است این اینجا حاکمی جز یار نیست
در گلستانِ محبت گر در آئی چون خلیلؑ روشنت گردد که از آتش ترا آزار نیست
تا تو در دل آمدی غیرے ندارد ره درو در حریم خاص شه نامحرمان را بار نیست
مدعی گر دعوے دارد مسلم داشتم روشنش بادا که ظل الله دعویدار نیست

وله

سلطان اگرچه سوخت ز شوقِ نگاهِ تو سویش نظر مکن که مبادا نظر رسد

وله

گفتگوے زلفِ او داریم سلطان در میان زین نسیم چین جهان را مشکبو خواهیم ساخت

چون از میکدهٔ تقدیر جام عمرش لبریز آمد در سنه یکهزار و سی و پنج هجری به بهشت برین خرامید مدتِ عمرِ شریفش سی و پنجسال و مدتِ سلطنت چهار ده سال بود۔

جلوس سلطان عبد الله قطب شاه کیوان بارگاه

بعد از وفاتِ سلطان قطب شاه خلفِ او سلطان عبد الله قطب شاه که در سنه یکهزار

و بست و سه هجری متولد شده بود در سنه یکهزار و سی و پنج هجری او اخر عهد جهانگیر بادشاه هند بجاے پدر بر تخت دار السلطنت حیدرآباد نشسته داد کامرانی داد ۔ اوصاف بے کنارش مستغنی از شرح و بیان است بدرگاه شهاب الدین محمد خرم صاحبقران ثانی شاهجهان بادشاه چاردانگ هندوستان در غایت بندگی و فرمان برداری بوده پیشکشات لائقه می فرستاد و باج و خراج هر ساله بر ذمۂ خود گرفته سکه و خطبه بنام نامی آنحضرت در قلمرو خویش جاری داشت

بناے نبی باغ

بجانب شمال باغے در غایت لطافت و نزاهت در عهد او ترتیب یافته از اشجار گلزار و میوه دار طعن بفردوس زده در وسط باغ ارم رشک عمارت عالی شکوه احداث یافته جلاے دیگر بخشیده و بزیب و زینت مشهور آفاق گردید، بادشاه جمجاه این روضۂ خلد اساس را به "نبی باغ" موسوم ساخته گاه گاه بتفرج آن خرمی افزاے خاطر مبارک می شد۔

بناے باغ لنگم پلی

و نیز بجانب شمال یک کروهے بلده موضع لنگم پلی واقع است متصل آن خطه زمین بهشت تزئین پسند خاطر خطیر آن شاه سپهر نظیر آمده حسب الحکم والا معماران هنرور و بنایان ماهر دست سعی کشاده باغ عظیم از اشجار فواکه و سایه دار و گلزار ترتیب داده خیابان و چمن بندی بطرز نادر بر روے کار آوردند و عمارت عالی سه منزله که قصر شیرین کهین زینۂ آن نمی رسد بغایت ارتفاع و پرکاری بنا یافته سایۂ جاوید انداخت ۔ ابیات

سپهرے بصنعت برافراشتند جهان در جهان سائبان ساختند
بلندی و پستی صحرا و دشت به نزهت چو روضات جنات گشت

پیش محل والا شکوه حوضے تعمیر یافته طولاً دو صد درعه و عرضاً دو صد درعه از سنگ و آهک بغایت

استحکام وازآب زلال مالامال در وسط حوض کہ نمونۂ محیط می تواں گفت نشیمن دو منزلہ جانفزا در نہایت لطافت ترتیب یافتہ برائے آمد و رفت آں مکان جسری مختصر خوشتر نباشد

رباعی

این قصر گرفت برلبِ بحر قرار | ابریست سفید برلبِ دریا بار
نے نے غلطم اگر زمن می پرسی | دُریست کہ انداختہ دریا بکنار

بادشاہ کیواں بارگاہ بسیر و تماشائے ایں مکان بہشت نشاں اکثر اوقات مائل بودہ فرحت اندوز خاطر می شد و در حوض سوار "نواڑہ" شدہ گشت می فرمود و آں طرفِ حوض کہ زمین بلند است چند جا آبشار وسیع نصب شدہ از اجرائے آب کیفیتے عجب در نظر تماشائیاں میدہد و عقب آں چہار ایوان رفیع الشان کہ چار چمن خلد می تواں گفت احداث یافتہ رونق بخش روضۂ ارم رشک گردید۔ بمرورِ ایام ایں مکان فردوس نشاں بحل لنگم پلی اشتہار یافت ، باوصفِ امتدادِ ایام تا حال کہ سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجریست نزہت و لطافت و صفا و ضیا کہ دراں مکان است و ہیچ باغ مدِ نظر نیست۔ ع

الٰہی ایں ریاضِ نزہت آثار | ز آسیبِ حوادث دور تر دار

بنائے باغ سلطان شاہی

سید مظفر میر جملہ کنارۂ تالابِ میر جملہ محمد امین اصفہانی باغ مطبوع تیار کردہ سیرگاہ نمودہ بود وقتے از اختلاف آب و ہوا بیماری برو عائد شد، سلطان عبداللہ قطب شاہ از راہِ نوازش بر سبیل عیادت بمنزلِ او نزول اجلال فرمود، میر جملہ از قدوم ظل اللہ افتخار کونین اندوختہ باغ مذکور از جملہ پیشکشات نمود، سلطان بحسبِ خاطرِ او بدرجۂ اجابت مقرون داشتہ بتعمیر آں حکم نمود، صنعت طرازانِ ایں فن زیادہ از پیشتر بتکلف و آراستگی پرداختہ خیابانِ وسیع در نہایت

طول ترتیب دادہ ودر ہر دو سرآں خیاباں دو قصر عالی خجستہ نشان بکمال زینت وشان ترتیب و مرتب نمودہ واز حیاض وفوارہا وآبشارہا ودرختان الوان رونق دادند۔ فرد

عجائب منزلے شیرین و دلکش مثال قصر شیرین تازہ وخوش

در عالم آب کہ عبارت از نشۂ شراب باشد تماشائے تالاب و سیر عمارت آب وتاب و گلگشت درختان سیراب خاطر دریا مقاطر سلطانی را محظوظ ساخت، لہذا بہ "سلطان شاہی" موسوم شد۔ ہمچنیں باغات و روضات دیگر ہم کہ شرح آں محض تطویل ست احداث وتعمیر یافتہ سیرگاہ خلائق بود

آمدن عالمگیر بادشاہ دفعۂ اول در حیدرآباد

چوں میر محمد سعید میر جملہ کہ وزیر الملک و حل وعقد مہام سلطان عبداللہ قطب شاہ بود در ملک کرناٹک تعین شد، بہ ترددات شائستہ و تدبیرات بائستہ سرزمینے کہ یکصد و پنجاہ کروہ طول وسی کروہ عرض دارد با چند قلعہ و معادن الماس از زمینداران آں ملک انتزاع نمودہ صاحب ثروت گردید و پنجہزار سوار کارآمدنی و پیادہ بسیار نگاہداشت بعضے ارباب غرض مزاج سلطان را از و منحرف ساختند، میر جملہ کہ توقع رعایت و مہربانی داشت از سلوک برخلاف چشمداشت رنجیدہ در ہنگامے کہ شاہزادہ اورنگ زیب ولیعہد شاہجہاں بادشاہ ہند بدکن تشریف ارزانی داشتہ بود عرضداشت متضمن ارادۂ انسلاک در بندگی درگاہ ارسال داشتہ شاہزادۂ آفاق گیر عالی تبار حسب الالتماس وغائبانہ بمنصب پنجہزاری ذات سہ ہزار سوار و محمد امین پسرش را بمنصب دو ہزاری ذات ہزار سوار سرفراز کردہ فرمان طلب اصدار فرمودہ وبنام سلطان عبداللہ ہم فرمان مشتمل بعدم مزاحمت در آمدنش شرف صدور یافتہ بود۔

لاکن بہ سلطان عبداللہ نرسیدہ غافلانہ محمد امین پسر میر جملہ را کہ در گلکنڈہ بود محبوس ساخت و اثاث البیت مع چند فیل و اسپان متصرف شد، این معنی بر مذاق حمیت ملوکانہ اورنگ زیب ناگوار آمدہ سوم ربیع الثانی سنہ یکہزار و شصت و شش ہجری مطابق سنہ بست و نہ جلوس شاہجہان بادشاہ بعزم تنبیہ سلطان عبداللہ متوجہ شد، سلطان عبداللہ آں وقت از خواب غفلت بیدار گشتہ محمد امین و مادرش را روانہ حضور نمود و اموال متصرفہ را واپس نداد۔ شاہزادہ کیواں بارگاہ عازم حیدرآباد شد، سلطان عبداللہ مع مخدرات محل و اموال بہ قلعہ گلکنڈہ رفتہ اسباب زیادتی از قالین و چینی آلات وغیرہ کہ نتوانست برداشت در حیدرآباد گذاشت و پنج شش ہزار سوار و دوازدہ ہزار پیادہ تفنگچی بقصد نبرد و حفاظت بلدہ گذاشت، و صبح آں محمد ناصر نامی را با صندوقچہ جواہر و مرصع آلات روانہ حضور شاہزادہ نمود، دریں اثنا در سواد حیدرآباد با مردم او جنگ درپیوست، از سطوت فوج قاہرۂ شاہزادۂ آنہا تاب مقاومت در شہر نیاوردہ بہ پناہ قلعہ گریختند۔ بعد از آں حکیم نظام الدین نیز از جانب سلطان عبداللہ آمدہ دو صندوقچہ جواہر آلات و دو فیل با ساز نقرہ و چہار اسپ با ساز طلا بنظر در آورد، پس ازاں یازدہ فیل و شصت اسپ و دیگر اشیائے محمد امین فرستاد، ہفتم ربیع الثانی شاہزادہ سوار شدہ مورچال دور قلعۂ گلکنڈہ کہ سہ کروہ دور است نصب کرد، دراں روز جنگ عظیم درپیوست و در مدت محاصرہ ہم مکرر جنگ اتفاق شد، چوں محاصرہ تنگ گردید سلطان عبداللہ صورت استیصال خود در آئینہ خیال مشاہدہ کردہ حیات ما والدۂ خود را پیش شاہزادہ فرستادہ اماں پژوہ گردید، آں ضعیفہ موئے سر خود را بہ پائے شاہزادہ انداختہ استعفائے جرائم پسر نمود و یک کرور روپیہ نقد پیشکش و دادن دختر سلطان عبداللہ بہ شاہزادہ محمد سلطان کہ ہمراہ یساق در مورچال آمدہ بود قبول کرد و تعہد نامہ سلطان عبداللہ نویسانیدہ گذرانیدہ باین مضمون :-

نقل تعهد سلطان عبدالله بجانب عالمگیر بادشاه

فدوی درگاه سلاطین پناه مرید بلا اشتباه بطوع رغبت خود چنین تقبل و تعهد نمود که بازائے عفو جرائم و تقصیرات و عتاب مملکت قدیم که دریں ولا نواب اعلیحضرت سکندر شوکت فریدون حشمت جمشید ابهت دام الله اقباله مجدداً بایں مرید موروثی عطا فرموده اند، شروط مذکورهٔ ذیل را بتقدیم رسانیده بهیچ وجه در اداے وظائف انقیاد و اطاعت و لوازم دولتخواهی و فدویت تهاون نورزد و دقیقهٔ از دقائق اتفاق و یکرنگی مهمل و نامرعی نگذارد۔

اول اینکه برائے کسب مباهات و افتخار و تحصیل شرف و اعتبار خود صبیهٔ صلبیهٔ خویش را بحبالهٔ ازدواج تازه نهال بوستانِ سلطنت و اقبال گزین ثمرهٔ ریاض عظمت و اجلال جوان بخت دولتِ بے زوال جوانی بخش سعادتِ لایزالی مرشدزادهٔ حقیقی والاگهر محمد سلطان خلف الصدق اعز اعظم صاحب عالمیان و عالم متع الله المهیمن بطول حیاته الی انصرام الزمان در آورده که بعد ازیں مرید موروثی ایالت آں ملک بآں بیدار بخت متعلق باشد۔ و دیگر آنکه سوائے پیشکش مقرری مبادلهٔ دو لک و پنجاه هزار هون قلعهٔ راگیر را با ولایات متعلقهٔ سابق آں حواله وکلائے سرکار فیض آثار نماید، اگر حاصلِ آں ولایت کم از مبلغ مذکور شود از پیش خود وجه تتمه را نقد خوا گوید و مبلغ بست لک هون را بطریق نذر و نیاز از نقد و جواهر نفیسه و افیال که بهتر از آں پیش مرید موروثی نباشد و بست لک روپیه مطالبهٔ سرکار خاصهٔ شریفه از ایں مبلغ محسوب باشد و اگر چیزے از جواهر و فیلاں پنهاں دارد خائن باشد و در بارِ عنایت و امداد هر گاه بجائے تعین فرمایند بعد از صدورِ حکم طلب پنجهزار سوار از ممالک متعلقه این عقیدتمند داخل عساکر منصوره باشد، التماس و استدعا از مکارم علیه و مراحم متعالیه آن است که در باب اعانت و حمایت ایں مرید موروثی دقیقهٔ فرو نگذارند که از مردم اطراف و جوانب آسیبے و مضرتے

باین ملک نرسد واگر ضرور شود افواج قاهره بکمک و امداد این فدوی عقیدت کیش و دفع شر و فساد معاندان بداندیش تعین فرمایند، و عهدنامهٔ والا بمهر و دستخط خاص و نشان خجسته عنوان مجلی بپنجهٔ مبارک مرحمت فرمایند که بطناً بعد بطنٍ حرز بازوی طمانیت باشد۔

شاهزادهٔ اورنگ زیب چون الحاح وانکسار زیاده از حد دید از جرائم او درگذشته نشان فرخنده عنوان مشعر باستمالت و تشفی و عفو جرائم او بپنجهٔ دست مبارک صادر نموده و بعد سرانجام این دو مطلب که یکی مزاوجت دخترش با شاهزاده محمد سلطان و دویمی پیشکش یک کرور روپیه باشد جان بخشی او کرده بفتح و فیروزی مراجعت فرموده متوجه بیجاپور شد۔ قلعه کلیانی و قلعه بیدر که سر راه عبور لشکر بود بمحاصره و محاربه هر دو قلعه مفتوح شد۔ درهمین ایام خبر بیماری شاهجهان بادشاه بهزاران ناخوشی بمسامع عالی رسید و بتحریک داراشکوه که در حضور ولی عهد شده بود شاهزادهٔ اورنگ زیب مع لشکر بادشاهی طلب حضور گردید، چنانچه متوجه آن صوب شده شاهزادهٔ محمد معظم خلف خود را بصوبداری ملک دکن مامور فرمود و شاهزاده دوم محمد اکبر را با اکثر پردگیان سرادق عصمت در قلعهٔ دولت آباد گذاشته به برهان پور نهضت فرمود و بتاریخ بست و پنجم جمادی الثانی سنه یکهزار و شصت و هشت هجری از برهان پور بصوب مستقر الخلافه متوجه شد۔ القصه سلطان عبدالله عمر دوباره یافته در فرمان پذیری و اطاعت بدستی بسر برده تخلف نورزیده و مدام بارسال پیشکشات و عرائض بحضور شیوه انقیاد مرعی میداشت چنانچه نقل عرضی که یک دفعه ارسال داشته بود بجنسه نقل آمده تا بدریافت آمد۔

نقل فرد مطلب سلطان عبدالله بعنوان عرضی

الحمدلله بمقالید توفیقات لم یزلی ابواب ثبوت ارادت ازلی که سعادت کونین بفتراک آن اعتصام دارد بر روی بخت ارجمند مریدان درست اعتقاد باز شده و شاهباز عنایت

ومرحمت مرشد جہانیاں در اوج مرید نوازی پرواز دارد ہمیشہ مہمات مشکلہ و مقاصد کلیہ ارادتمندان
دربارگاہ خلافت آمد مدت با آمال عقدہ کشاے قبلۂ دین و دنیا کشودہ شدہ بوسیلۂ انیقۂ توجہات
علیا و تلطفات والاہموارہ ناطقۂ عقیدت نشان بشکر اشفاق و مراحم بید ریغ جامے خوردۂ
دین و دولت مظہر انوار لطف و مرحمت شیرین کام و رطب اللسان است بنا برین مقدمات
کہ نتائج حصول امانی و آمال را متضمن است تکیہ بر وثوق ارادت خود و نظر بر وفور عاطفت و
مرید پروری مرشد و رہنماے عالمیان لمودہ سہ مطلب بعرض مقدس آن یکتا گوہر دریاے خلافت
می رساند امیدوار است کہ بیامن حصول این مدعات مرید اخلاص سرشت را بین الامثال
سرفرازی رونماید وصیت مروت و مرید پروری و آوازۂ نصفت و معدلت گستری آن
آفتاب جہانتاب بصورت دادن مطالب ثلاثہ بچہار رکن عالم اشتہار گیرد۔

اولاً ولایت کرناٹک کہ بصرف کردن کرور و لکوک بتصرف درآمدہ بود و در حقیقت
اینہمہ خرابی و خسارت والتہاب نوایر شورش و انقلاب کہ ہر شرارۂ آن عالمے را سوختہ و
می سوزد و ہنوز شرارت پیشگان در توقد و افروختن آن دارند۔ دوم قلعۂ راگیر کہ ملک موروثی
مرید ازلی است و بزور ظلم و جور از دست تصرف بیرون رفتہ بانعام ابدی مرید مرشد پرست
مرحمت شود۔ سوم پیشکش حال و باقیات سنوات کہ مجموع بست لک ہون کہ یک کرور
روپیہ باشد مقرر شدہ و واصل خزانۂ عامرہ گشتہ منجملۂ آن سی لک روپیہ را مستوفیان عظام در
مجرا دادن آن عذر می آرند۔ حکم جہان مطاع از موقف عدالت درباب مجرا دادن آن صادر
شود کہ از صدمۂ دورباش عدل و راستی ناحق را ہرگز دران راہ نبود بحصول این مقاصد حسنی
رقوم امتنان و آیات احسان مرشد مرید اخلاص سرشت در صحائف جرائد روزگار ثبت گردد
زیادہ حد ادب۔

القصه سلطان عبدالله تا بقاے حیات شیوهٔ انقیاد ورزید و در حفاظت ملک خود می کوشید و در عهد او خلائق آسوده حال و فارغ البال بوده شکرگزار بها و صیت نوالش بزبان خاص و عام این دیار ابدالدهر جاری است. قصبهٔ حیات نگر آباد کردهٔ حیات ما در اوست و سلطان غیر از سه دختر اولاد نداشت، یکے ازاں به شاهزاده محمد سلطان خلف اورنگ زیب داد، دوئی به میر احمد نامی، و سوئی در سنه ۱۰۷۲ یکهزار و هفتاد و دو هجری به ابوالحسن همدانی که نسبتے بسلسلهٔ قطب شاهیه داشت کدخدا ساخت. چون جام عمر سلطان لبریز آمد در سنه یکهزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه چهارده جلوس اورنگ زیب عالمگیر بدار البقا شتافت مدت عمر شریف او پنجاه و نه سال و ایام سلطنت چهل و هفت سال بود. بعد وفات نعش او را بدائرهٔ گنبدهاے قطب شاهیه که بیرون بنجاری دروازه متصل گلکنڈه است مدفون ساختند گنبد عظیم بتکلف تمام تیار کردند.

جلوس سلطان ابوالحسن قطب شاه عرف تانا شاه

چون سلطان عبدالله مغفور خلف نداشت اعیان و ارکان سلطنت سلطان ابوالحسن داماد کهین او را در سنه یکهزار و هشتاد و دو هجری مطابق سنه ۱۴ جلوس عالمگیری بر تخت خلافت دارالسلطنت حیدرآباد نشانده خطبه و سکه خواندند و کمر انقیاد در اطاعت او بستند و میر احمد سید بے گناه را که داماد سلطان عبدالله مغفور بود مقید ساخته مسموم یا مقتول کردند سلطان ابوالحسن قطب شاه در خدمت شاه راجو حسینی قدس سره مرشد خود ریاضت کشیده بود چون بسلطنت رسید ابواب جود و عطا بر روے عامهٔ خلائق کشاده می داشت و چون نغمه دوست بود و عالی همت شب و روز در عیاشی و سماع نغمه و هنگامهٔ رقص بسر می برد ازین سبب در

افواه عام بنام تانا شاه اشتهار یافت و سجع مهر کلان این است - سجع

مؤید یکه بتائید حق شهِ دکن است　　بجان محبِّ علی قطب شاه ابوالحسن است

و در مهرِ خُرد که در انگشتری پیوست می داشت این کنده بود: خَتَمَ بِالْخَیْرِ وَالسَّعَادَةِ

تانا شاه علی الدوام در راگ و رنگ خوش بوده زمام اقتدار سلطنت بدست اقتدار

سید مظفر میر جمله وزیر گذاشته اوقات خود را بفراغت می گذرانید و میر جمله نیز مادنا برهمن

تلنگه را که در مکاری و فتنه گری و البیس خوئی عدیل نداشت پیشکار خود مستقل کرده از کاروبار

غافل افتاده بود سبحان الله وزیرے چنین شهریارے چنان - مادنا و اکنا و اسنا

سه برادر بودند - مادنا وزیر و اکنا بخشی و اسنا عامل ورنگل شده بود - مادنا پنڈت مزور مخفی

نقش خود را پیش ابوالحسن درست کرده میر جمله از پا در انداخت و قید کنانید و خود بجایش

مدار علیه بالاستقلال شد و در خانهٔ سلطان را بدست خود آورده بجائے رسید که مبلغی بقدر

احتیاج مصارف خاصه سلطان ابوالحسن روزمره می رسانید و سلطان بر این معنی رضامند

و خوشوقت بوده رتق و فتق کارها واگذاشت و دو لتخواه خود دانسته ساخته و پرداخته او را

سند می انگاشت و بدستور سلطان عبدالله در اطاعت و انقیاد فرمان قضا توامان اورنگزیب

عالمگیر پادشاه بوده پیشکشات مقرری سال بسال واصل خزانهٔ بادشاهی می کرد، چنانچه

از روے نقل فرمان عالمگیر بادشاه و تعهد سلطان ابوالحسن که بنابر دریافت اکثر مضامین و

حقائق مندرج یافته مفصلاً هویدا خواهد گردید -

نقل فرمان عالمگیر بنام ابوالحسن

امارت و ایالت پناه شوکت و حشمت دستگاه مورد الطاف بادشاهی مشمول عواطف

ظل الٰهی مصدر مراحم بیکران قطب الملک مؤید عنایت بادشاهی بوده بداند عرضداشتیکه

دریں ولا بعد قضیهٔ رحلت عبدالله قطب الملک با تحفِ پیشکش بدرگاه جهان پناه ارسال داشته بود
بتوسط سعادت اندوزان بزم حضور پرنور از نظر اقدس اطهر گذشت و کیفیت صدق و اخلاص
و خلوصیت بندگی آن نتیجة الاماجد از مطاوی عرضداشت مذکور و جه از عرائض دولتخواهان
خاص با اختصاص امارت و شجاعت دستگاه عمدهٔ پیش قدمان معرکهٔ رزم و پرخاش خان جهان
بهادر کوکلتاش مفصلاً بپیرایهٔ وضوح گرفت بر لیغ جهان مطاع از افق کشورستانی پرتو نفاذ
می اندازد که اگرچه در حین نزول نصرت شمول رایات عالمگیری در ظاهر بلدهٔ حیدرآباد قطب الملک
متوفی باستصواب وزیر خان مرحوم و فضائل اکتساب لائق الاکرام شیخ نظام که بموجب حکم
گیتی مطاع در قلعهٔ گلکنڈه نزد او رفته بودند - ملک موروثی خود را پیشکش درگاه معلی نموده
وثیقه نامه بمهر خویش سپرده که پس از فوت او تمامی آن ولایت به بندگان جناب خلافت کبری
داشته باشد لیکن چون آن سزاوار صنوف عواطف بدولت بخت بیدار و رهنمونی طالع
سازگار قدم ارادت به شاهزاده انقیاد و اطاعت دست ضراعت و نیاز بدولت جاوید
طرازوالا زده، بوساطت خان مشار الیه تعهد تقدیم نیکو بندگی و ادای مراسم عقیدت
یکرنگی نموده از پیشگاه ذره پروری استدعای ولایت قطب الملک مرحوم نموده که فرمان سعادت
عنوان از کمی فضل و احسان بنام او شرف صدور یابد، لهذا دریں هنگام فرخنده انجام که همگی
نیت حق طویت علیا و تمامی همت والا همت جهان کشا متوجه حصول امانی و آمال مخلصان
عقیدت سگال است - مقتضای مرحمت جبلی و عاطفت فطری مصروف اشعهٔ الطاف
اقدس به بذل ملتمسات آن شایستهٔ عنایات افتاده بشرط استقامت بر منهج قدیم اطاعت
و رسوخ بر صراط مستقیم نیکو خدمت ولایت متعلقهٔ قطب الملک متوفی بآن مشمول عواطف
بی منتها تفویض یافت و از روی فرط بنده نوازی این منشور کرامت گنجور که عنوان صحیفهٔ افضال

وحبل المتین وصول آمال است با خلعت فاخره و جمدهر مرصع بجهت مزید سرفرازی و اعتبار
عزاصدار پیوست باید که آن قطب سپاه امارت بازاے ظهور مراحم موفوره و مکارم نامحصور
آداب بندگی بتقدیم رسانیده وظائف شکر آلاے منعم حقیقی و مجازی بجا آورده در حضور
خانه زاد قابل التربیت عبدالرحمن که حامل این فرمان است و شرافت و وجاهت مرتبت
خواجه عثمان براے ازدیاد وثوق اعتماد درحالیکه دست بر قرآن مجید گذاشته باشد قسم والله
وبالله یاد کند که اصلاً و مطلقاً در هیچ امرے از امور بظاهر و باطن از طریق اطاعت و انقیاد
و خلوص اعتقاد تخلف و انحراف نورزد و در استیصال سیواے مقهور بدمآل با اولیاے
دولت قاهره متفق و موافق بوده از امداد و اعانت او اجتناب واجب شناخته از جمیع جوانب
ولایت خود راه دخول و خروج و کومک و ازوقه بران مردود و اتباع او مسدود سازد و
در انصرام آن مهم مساعی جمیله از قوه بفعل آورده بر امرے که موجب نقض عهد و خلاف پیمان تواند بود
اقدام ننماید و مبلغ چهل لک روپیه پیشکش حال را با وجه پیشکش مقرری و بقایاے آن سال
بسال بلا اهمال بخزانهٔ عامره صوبهٔ دولت آباد رسانیده بذریعهٔ خدمات شائسته و ارسال
پیشکشهاے بائسته استحقاق شمول الطاف تازه و ظهور اعطاف بے اندازه پیدا کند
آن مطرح انظار مراحم بادشاهانه بمنطوق این فرمان لازم الاذعان و مضمون مثال واجب
الامتثال که بنام وجاهت مرتبت مومی الیه صادر شده و برخے از احکام مطاعه در مطاوی
زینت نگارش یافته کاربند گردیده جمیع عهود معلومهٔ سابق را با تعهدات حال لاحق بمشافههٔ
مشار الیهما که معتمدان درگاه والاجاه اند بایمان کثیر الاتقان مشید و استوار سازد و درین ابواب
قدغن بلیغ دانسته سر رشتهٔ اخلاص و دولتخواهی که موجب عنایت بادشاهی است در هیچ حال
از دست ندهد و امتثال احکام گیتی مطاع را وسیلهٔ مقصود باقصی مدارج نوازش و نیکو سرانجامی

و ارتکاب نقض آں را مورث زوال دولت و دشمن کامی خود انگاشته فرا خور اظهار
حسن خدمت و صدق ارادت خویش امیدوار نتائج باشد۔

نقل تعهد سلطان ابوالحسن بجانب عالمگیر بادشاه

غرض از تحریر ایں سطور آنکه چوں اعلیحضرت خلافت منزلت خلیفة الرحمانی ظل سبحانی سلیمان
مکانی مظهر اسرار یزدانی مطلع انوار ظل الله فی الارضین معمار کارخانهٔ دولت و دین مصداق
آیهٔ کریمه فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ حاکم دیوان اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ المؤید
من الله الملک المنان خلد مآثر سلطنته و خلافته الی یوم القیام بمقتضاے عاطفت جبلی
و مرحمت فطری و محض ذره پروری و مرید نوازی ایالت و امانت گولکنده و مضافات آں را که
به عبدالله قطب الملک مرحوم متعلق بود پس از وفات آں مغفور مبرور بایں مرید درست اخلاص
بشرط اقامت بر جادهٔ اطاعت و انقیاد و رسوخ بر جادهٔ دولتخواهی و سداد عطا فرموده و فرمان
قدر مثال ظفر عنوان محتوی بریں عنایت والا و عطیهٔ عظمیٰ مزین بخط قدسی نمط بنام احقر مریدان
شرف صدور و عز ورود یافته لهذا ایں فدوی ارادتمند تعهد می نماید که در هیچ حالت سررشتهٔ
اخلاص و اطاعت نسبت به بندگان درگاه جهان پناه از دست نداده در ظاهر و باطن مطیع و
منقاد اوامر و نواهی لازم الاطاعت بوده از منهج قویم و صراط مستقیم دولتخواهی و فرمان پذیری
سر مو تفاوت و تجاوز نورزد و پیشکش مقرری هر ساله با بقایاے پیشکش سنوات سابقه بموجب
اقساط که از استصواب ایالت و شوکت مرتبت امارت و حشمت منزلت سپه آراے معارک فتح
و نصرت نگاهبان قوانین نصفت و معدلت عمده امراے رفیع الشان قدوهٔ خوانین بلند
مکان مقدمة الجیش معارک سعی و تلاش خان جهان بهادر کوکلتاش قرار یافته سال بسال

بلا تفاوت و اهمال معرفت حجابت بادشاهی عائد خزانهٔ عامره می گردانیده باشد و سواے مقهور
شقاوت پیشه را که مغضوب درگاه اسلام پناه است بدل و جان دشمن داشته ترک رسل و رسائل
سرّاً و جهراً با آن بد فرجام نموده فرستاده هاے او را هرگز نزد خود راه ندهد و از امداد و اعانت او
احتیاط و اجتناب و احتراز واجب و لازم شناخته ابواب رسد و مدد از محال ولایت متعلقهٔ
خود بدشمن دین متین و اتباع نکوهیده اوضاع او مطلقاً مسدود و بسته دارد و در استیصال آن
خسران مآل با افواج قاهرهٔ بادشاهی شریک و رفیق بوده و باظهار مراسم حسن خدمت و نیکو بندگی
پرداخته نگذارد که آن کافر فاجر و کسان او از سرحد ولایت متعلقهٔ این مرید گذشته به ممالک
محروسه درآیند و همچنین جمیع مخالفان و بداندیشان درگاه معلی را دشمن داشته با دولتخواهان
و اطاعت پیشگان آستان ملائک پاسبان دوست و یکرنگ باشد و جملگی جد و جهد مصروف
آن سازد که بهیچ وجه من الوجوه ازین مرید و نوکران اخلاص آئین غبار شورش و فساد در
حدود بادشاهی بلند نشود و اگر یکے از بندگان درگاه گیهان پناه از راه بے سعادتی فرار نموده
بولایت این مرید درآید اصلاً او را نگاه نه دارد و برائے تشیید این عهود و مواثیق که در وثیقهٔ ما
مندرج گشته در حضور سیادت پناه میر عبدالرحمن حامل این عهدنامه و حجابت پناه خواجه
عثمان و سائر بنده هاے درگاه کیوان دستگاه دست بر قرآن مجید گذاشته قسم والله بالله
یاد نموده و بمصدق این قول خدا و رسول خدا را شاهد گرفته که هرگز پیرامون خلاف و اختلاف
نگردد و تا دم واپسین پاس این مراتب چنانچه باید و شاید مرعی و معمول دارد و کفی بالله
شهیداً - وثیقهٔ مسطوره بجهت حجت مهر و دستخط خود کرده بدرگاه خلافت پناه ارسال داشت

تحریر فی التاریخ هیجدهم شهر صفر المظفر سنه ۱۰۸۶ هجری نبوی -

الحاصل سلطان ابوالحسن تانی شاه مطمئن خاطر شده بضبط و ربط ممالک محروسه و رونق خود

کوشیده بعدل و داد و عیش و عشرت پرداخت و اکثر اوقات محاربات نموده مفسدان را سر جنگ رسانیدند در عهد او بطرف جنوبی بلده که از سابق باغ و عمارت بنیاد یافته بود به اتمام رسید و یک نشیمن خاصه بر شاخهاے درخت تمر هندی احداث شده رونق افزاے روضهٔ ارم گشت چوں تمر هندی را در هندی زبان املی می گویند لهذا آں مکان به املی محل نامزد شد -

بناے املی محل و باغ چار محل

پیش دولت خانهٔ سلطانی کنار دریاے موسی بحکم آنشاه باغ رفیع و وسیع احداث یافته و سایهٔ اقسام به سعی باغبانان نادره کار نشو و نما یافته نزهت افزاے دلهاے خاص و عام شد و دراں باغ چهار محل زیبا که هر یکے ازاں چهار در شش جهت گیتی طاق است بغایت متانت و آراستگی و زیبائی و رنگینی ترتیب یافته و بهر گوشه چهار محل چار چمن متساوی الاضلاع بکمال زینت بر روے کار آمده و اطراف هر چمن خیابان بندی و انهار آب و آبشارها جاری شده و میان چهار محل حوض مربع در نهایت فراخی و وسعت که طولاً یکصد و هشتاد درعه و عرضاً یکصد و هشتاد درعه و سه درعه عمق تخمیناً خواهد بود از هر چهار طرف سنگ بسته تیار گردیده و در حاشیهٔ اطراف حوض صدها فواره بدرریزی بر پا شده گنج گنج درهاے آبدار نثار کرد - تماشاے حوض بحر جوش بچشم نظارگیان چوں بحر عمان و صفوف فوارها چوں اقطار امطار نیساں در آمد - ع

درین گلشن چنان دیوان عام است   که در هر گوشه اش نور تمام است
صفا نوعی به سنگش نقش بسته   که بازار بلور از وے شکسته
مسجع صد ستون از مشک کافور   که گوئی هر ستونش طرهٔ حور

فضاے عالمِ قدس از ہوایش فرازِ ربعِ مسکون در بنایش
نظر بر چار طرفش می گماری ببین گر طاقتِ نظارہ داری
گلشن آسودہ از صوتِ ہزارست کہ مدہوش از صداے آبشارست
چنان فوّارہ سر بر اوج سودہ کہ گوئی ساعدِ سیمیں نمودہ
الٰہی این بہشتِ پاک بنیاد دریں باغِ جہانش دار آباد

یکے از شاعران تاریخ بناے این چارمحل چنان بقلم در آوردہ - تاریخ

خشت اول چو بر زمیں بگذاشت ہاتفے گفت یا امام رضا
سنہ ۱۰۹۴ھ

سلطان ذیشان دریں مکان مینو نشان اکثر اوقات سراپا حسنات جشنہاے عالی ترتیب دادہ بہ عیش و عشرت می پرداخت و گاہے بندوبست زنانہ نمودہ با پیچہرگان سیم اندام در نواڑہ نشستہ بہ سیر و تماشاے عالم آب خاطر را مسرور می ساخت -

بناے حوض باغ گوشہ محل

روزے در خاطر شاہ جمجاہ خطور کرد کہ مقابل چارمحل آں طرف دریاے موسیٰ نیز اگر محل عالی شان بنا شود بغایت خوشنما است ، لہٰذا حسب الحکم خسروانی متصل موضع گوشہ محل میدان وسیع را در احاطۂ حصار بلند و سنگی کشیدہ طرح چمن بندی و خیابان طرازی و نہال نشانی بکار آوردند و جانب شمال کنار باغ قصر فلک شکوہ اساس نہادہ در پرکاری و ہنروری ید بیضا نمودند ، سنگ تراشان فرہاد پیشہ در سنگتراشی چنان جوہر خود آشکار کردند کہ از ہر کس صداے تحسین شنیدند و نجاران مانی شعار صنعت تراشی حیرت افزاے نظارگیان شدند زہے قصر رفیع اثر کہ فی الحقیقت بر روے زمیں آسمانے است دیگر و از غایت بلندی

برقبهٔ آسماں زینے است برتر پنجهزار دو درعه مکسر و بیست و پنج درعه ارتفاع تخمیناً بنظر میرسد هر که هنگام سیر بامش رفت آثار علوی بچشم یقین مشاهده نمود و آنکه طبقات منازل این قصر همایون منظر بقدم سعی پیمود بیشک درجات افلاک طے فرمود قطعه

زہے فرخنده قصرے کز شکوهش | زقدر تها جهاں را حیرت افزود
چو بامش سر سوے بالا برافراخت | زمیں را آسمانے دیگر افزود
توانستے ز سقفش مردم آساں | رخ خورشید را کردن گل اندود
فلک در سایه اش تا آرمیده | دگر روے حوادث محو فرمود

از رفعت و متانت و صنعت آں عمارت رفیع و منیع هر چه نگاشته آید بتوصیفش قدرے نیارد و پیش ایں کاخ آسماں فرسا چبوترهٔ وسیع مصفا تر از صحن سپهر و درمیان آں حوضے مطبوع پر از زلالِ خوشگوار و فواره هایش بر اسپ روی و درافشانی طعنه بر ابر نیساں زده و چوں امواج بحر جوشیده پائین آں بهر جانب چمن بندی و خیاباں طرازی بآئین تازه و طرز زیبا بکار آمده و آبشارها جاری شده و کنار چمن حوضے بغایت وسعت و فصحت بمنزلهٔ تالاب از هر چهار طرف به سنگ و آهک دیوارش چوں سد سکندری مضبوط و مستحکم شده و بر کنار حوض و حاشیهٔ آں دو صف از تختهاے سنگ یعنی چیره بانده بندی هر چهار طرف گردیده آب تالاب "حسین ساگر" دراں جاری و ساری است، طولش چهار صد و پنجاه و پنج درعه و عرضش چهار صد و ده درعه و عمق چهار درعه که جمله مکسر هشت لک و نود هزار و دو صد درعه از روے حساب می شود- تعریف و تاریخ تالاب و محل سلطانی از قطعهٔ خوشخط زرنگار که در ایوان آں قصر جنت نشان مندرج و مندمج است چناں بقلم آورده و چوں متصل موضع گوشه واقع شد نامش "گوشه محل" در افواه و السنهٔ عالم افتاده-

تاریخ گوش محل

شاہ عالم پناہ والا قدر — کہ رسد فیض او بہ برّ و بحر
رتبہ افزاے افسر و دیہیم — باد فرمانرواے ہفت اقلیم
ماحیِ ظلم و محییِ دین است — مالکِ ملکِ دو جہاں این است
عالم و فاضل و سخی و کریم — عادل و اشجع و شفیق و رحیم
متشرع چنانکہ می باید — متورع چنانکہ می شاید
با ہمہ مہرباں بود ایں شاہ — مظہر لطف ہست ظل اللہ
یار درماندگان مانع زیاے — یاورش مصطفیٰؐ بہر دو سرے
از براے ہمیں کنند دعا — آدم اندر زمیں ملک بہ سما
یا الٰہی تو در اماں داری — حافظش باد تا جہاں داری
ساخت تالاب شاہ دریا دل — کہ از و گشتہ یم و بحر خجل
آبش از آئینہ مصفا تر — بمذاقِ ہمہ چو شیر و شکر
حوض و تالاب دیں شد کبیر — کس ندیدہ چنیں بدورِ قمر
ہر کسے آب خورد ازیں تالاب — می شود بادشاہ عالم آب
اینچنیں حوض اخضر ساقی است — تا ابد آب اندراں باقی است
اندریں نشا اگر خضر ساقی است — آں جہاں مرتضیٰؓ علی ولی است
از خدا خواستم براش دعا — آمد از غیب اینکہ باد بقا
سال تاریخ ایں خجستہ بنا — باخرد گفتمش کہ راہ نما

گفت امن کہ شد نجات ہمہ آب آں باعث حیات ہمہ
قصر فردوس را نمود بدہر کس ندید چنیں بملک و شہر (سنہ ۱۰۹۶ھ)
سال شاہش مبارک و ایام مرتضیٰ یاورش بحق کرام
سال تاریخ ایں رفیع اثر خرد از روے صدق گفت بصبر
شاہ بیچے چنیں ندیدہ کسے[٥] باد فرخندہ ایں بہ شاہ بسے

بعد اتمام عمارت گوشہ محل شاہ دریا دل عزم سیر نمود کارپردازان سلطنت و فراشان دولت سائبانہاے زنگار رنگ و پرچہاے زردوزی و زربفت کار فرنگ جابجا کشیدہ و بستہ و فرش و قالین و سقرلاط گستردہ تمام باغ و عمارت را زیب افروز ساختند ؎

سپہرے بہ صنعت برآراستند جہاں در جہاں سائباں ساختند
بلندی و پستی و صحرا و دشت بنزہت چو روضہ جناں گشت
خسک لالہ شد سنگ لعل و گہر گیا کیمیا گشت و شد خاک زر

سلطان ابوالحسن با دل شاد و خاطر آزاد جلوہ افروز و بہجت اندوز سیر و تماشا گردیدہ مجلسہاے ونوش آراست و ہر کدام را ببذل و احسان نواخت و در عہد او تمامی باغات بادشاہی و عمارات عالی تعمیر یافتہ صاف و مصفا و آراستہ می ماند و عاشور خانۂ بادشاہی زیادہ از سابق زینت پذیرفتہ طاق بندی بدیوار ہر چہار طرف براے چراغاں تیار شد، بصرف کرور ولکوک رونق و آبادی بلدۂ حیدرآباد بہشت بنیاد روز بروز در تزاید و تضاعف بود و ہیچ شہرے و مصرے بخوبی او نمی رسید مثنوی

خجستہ فضاے بہشت انبساط طرب خیز عشرت گہ پر نشاط

---

[٥] عدد تاریخ ایں قسم می برآید "شاہ بیچے چنیں ندیدہ کسے" ۱۰۰۴ - "از روے صدق" مراد صاد و دال است کہ عدد آں ۹۴ باشد - پس جملہ ۱۰۹۸ شد -

آب و ہوا اعتدالِ بہشت | درو بودہ ہر ماہ اردی بہشت
شمالے زخش موسی بحر جوش | شدہ آب حیواں در و زندہ پوش
بہین انتخابے ز مصر و دمشق | خوش آئین بنائے ہمہ حسن و عشق
نمودار ہر شہر ہر کشورے | نشاں دادہ ہر قصرش از قیصرے
مہندس مثالش نہ افگندہ کے | چہ در مصر و شام و چہ در روم و رے
نہ گرماش گرم و نہ سرماش سرد | ہمہ جائے شادی و آرام و خورد
نہ بینی دراں شہر بیمار کس | یکے بوستان از بہشت است بس

زوال ابوالحسن تاناشاہ

بعد انقضائے مدت پانزدہ سال سلطنت کہ زمان نکبت و زوال دولت سلطان ابوالحسن قطب شاہ عرف تانا شاہ نزدیک رسید از عہد و مواثیق کہ بجناب خلافت مآب عالمگیر بادشاہ موکد کردہ بود منحرف شدہ بمقتضائے آنکہ ؎

چو بخت بد کسے را پیش آید | کند کارے کہ کردن را نشاید

مصدر انواع تقصیرات گشت، چنانچہ شمہ ازاں بقلم می آید۔ چوں عالمگیر بادشاہ غازی در ہندوستان رفتہ از مہم داراشکوہ و شاہ شجاع کہ داستانے است عظیم فراغ یافتہ و بتاریخ غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸ یکہزار و شصت و ہشت ہجری بر تخت سلطنت جلوس فرمود و شاہجہان بادشاہ را کہ مزاج از جادۂ اعتدال بیروں رفتہ بود در کنج انزوا نشاند و در سنہ یکہزار و نود و دو ہجری دفعہ دوم بدکن تشریف آوردہ در ہنگامیکہ برائے تنبیہ و استیصال سنبھائے شقی از احمدنگر متوجہ شدہ نواح شولاپور را مضرب خیام نصرت فرجام فرمود بخاطر اقدس گزشت

تا بیجاپور تسخیر نشود و راه آمد و شد لشکر و رسد غله وا نگردد استیصال شقی صورت نه بندد لهذا
شاهزاده محمد اعظم شاه را با فوج گران و توپخانهٔ فراوان به تنبیه سکندر عادل شاه و تسخیر بیجاپور
رخصت ساختند، چنانچه شاهزاده رفته قلعهٔ بیجاپور را محاصره کرد۔ سلطان ابوالحسن بنا بر رابطه
قرب جوار و اتفاق و وفاق عادل شاه در تهیهٔ امداد و معاونت او شد، قریب سی هزار سوار
و پیاده فراهم آورده روانه نمود۔ چون این خبر بمسامع قدسی رسید از پیشگاه خلافت مآب
خان جهان بهادر برای انسداد راه آن جماعه تعین گردید۔ فوج قطب شاه که بسرداری
محمد ابراهیم سرلشکر یعنی بخشی و شیخ منهاج و شیخ نظام و عبدالعزیز میانه و منهاج دوم بر آمده بود
در نواح ملکهیر تلاقی طرفین رو داده جنگ در پیوست، با وصف آنکه جمعیت خان جهان بهادر
ثلث جمعیت قطب شاهی نبود فتح بنده های درگاه شد۔ مخالفان بغرور کثرت فوج خود
نزدیک لشکر خان مذکور فرود آمدند و کمک به آنها پیهم می رسید، لهذا خدیو جهان شاه عالم
بهادر را رخصت فرمودند که تائید خان جهان نمایند۔ چنانچه بعد رسیدن شاهزاده دو دفعه
دیگر اتفاق جنگ افتاد، مخالفان شکست فاحش یافته بجای خود پسپا شده رفتند بسبب
بارش و طغیانی رودها در ملکهیر توقف فوج پادشاهی رو داد۔ بعد اندک تخفیف در کل و لا
متوجه پیشتر شده راست بحیدر آباد رسیدند، ابوالحسن تانه شاه از خواب غفلت بیدار شده
حسرت زده خود را بقلعهٔ گلکنده که خزائن و جواهر از پیشتر در آنجا رسانیده بود انداخت
و چینی خانه و قالینخانه و دیگر اسباب جابجا در شهر گزاشت، با وجود تاکید شاهزاده شاه عالم
بهادر و تعین مردم برای احتیاط شهر لشکریان درون شهر آمده به نهب و غارت پرداختند
و آنچه باقی مانده بود متصدیان پادشاهی ضبط نمودند و لشکر بمحاصرهٔ قلعه گلکنده پرداخت
خیرخواهان ابوالحسن مادنا پنڈت را که وزیر و وکیل مطلق او بود با اکنا برادرش قتل کردند و محمد ابراهیم

وزیر مقرر نمودند. ابوالحسن ایں معنی را دست آویز عذر ساختہ سرہر دو پنڈت را بخدمت شاہزادہ فرستادہ عفو پژوہ گردید یعنی ہرچہ کردند ایں پنڈتاں کردند لہذا بپاداش رسیدند و زبانی شیخ شہاب بوسیلۂ خان جہاں بہادر حرف پیشکش درمیان آورد، چنانچہ شاہزادہ یک کرور روپیہ جرمانہ از ابوالحسن گرفتہ روانہ حضور پرنور شد و در شولاپور شرف ملازمت دریافتہ پیشکش او گزرانیدند. حضرت ظل سبحانی کہ متوجہ تسخیر بیجاپور بودند پیشتر کوچ کردند و بہ بیجاپور رسیدن در محاصرہ کوشیدند. سکندر عادل شاہ صورت مرگ خود در آئینۂ یقین معائنہ نمودہ بوساطت غازی الدین خاں بہادر اماں پذیر شدہ، چنانچہ بذریعۂ بہادر موصوف بعد پذیرائی حکم تیغ و کفن در گردن او انداختہ بہ بارگاہ سایۂ درگاہ کبریا آوردند. ظل سبحانی از جرائم او درگذشتہ مورد تفضلات خسروانی فرمودہ بمنصب ہفت ہزاری ذات سرفراز گردانیدند و بہ فتح و فیروزی معاودت فرمودہ برائے زیارت مرقد منورہ حضرت سید محمد گیسو دراز بندہ نواز قدس سرہٗ متوجہ گلبرگہ شدند

ذکر تسخیر گلکنڈہ و حیدرآباد

چوں عہد شکنی و خود سری ابوالحسن قطب شاہ ذہن نشین خاطر اقدس بود رایات ظفر آیات بصوب حیدرآباد باہتزاز آمد و در سواد قلعۂ گلکنڈہ مضرب خیام نصرت فرجام گردید. بتاریخ بیست و چہارم شہر ربیع الاول سنہ یکہزار و نود و ہشت ہجری شروع در محاصرۂ قلعۂ گلکنڈہ و نقب کندن و دیگر لوازم قلعہ کشائی کردند، در آں روز محصوراں در پناہ قلعہ دست و پا حرکت آوردند، در آں معرکہ قلیچ خاں بہادر عرف عابد خاں کہ عمدہ امرائے عالمگیری و جد نواب آصف جاہ مغفور بود و چندے دیگر از ضرب غلولۂ زنبورک کہ از فراز قلعہ مثل ژالہ می بارید درجۂ شہادت یافتند و ہر روز نائرۂ جدال و قتال از طرفین درمیان مشتعل بود. در مدت محاصرہ کہ ہشت ماہ کامل بود

اکثر از نوکران تانے شاہ برخاستہ درار دوئے معلی پناہ می گرفتند از انجملہ شیخ نظام کہ عمدہ نوکرانش بود در بندگی درگاہ والا رسیدہ بمنصب ہفت ہزاری ذات وشش ہزار سوار وخطاب مقرب خان کامیاب شدہ در اردوئے معلےٰ بسبب شدت بارش وامتداد محاصرہ قحط غلہ بمرتبہ اتم بودہ ابوالحسن در خزینہ واکردہ از ملازمان بادشاہی ہر کہ در قلعہ می رفت بانعام واکرام نواختہ نوکر خود میکرد ـ چوں تخفیف در بارش بہ عمل آمد و ہنگام یورش جیش سلطانی رسید حسینی بیگ وعبداللہ افغان پنی کہ در برو دیوار قلعہ حوالۂ آنہا بود ہراساں شدہ بجناب محمد اعظم شاہ غائبانہ پناہ آوردہ دست از تردد قلعداری کشیدند ـ بتاریخ بست وچہارم ذیقعدہ ۱۰۹۸ سنہ یکہزار ونود وہشت ہجری مطابق ۳۱ سنہ سی ویک ہجری جلوس عالمگیری شاہزادہ محمد اعظم شاہ با جمعے از مبارزان از راہ دیوار قلعہ کہ بصدمات توپ تودہ خاکستر شدہ بود در قلعہ شہر پناہ فیل سوار داخل شدہ بودند وبخشی الممالک روح اللہ خان رفتہ ابوالحسن تانے شاہ را کہ در بالاحصار در رقص وسرود مشغول بود غافلانہ گرفتہ فوطہ در گردن انداختہ بملازمت بادشاہزادہ آورد وبعد رسیدن بدرگاہ سلاطین پناہ فرماں رفت کہ در صلابت بار نزدیک دربار جہاں مدار مثل سکندر خان بیجاپوری نگاہ دارند، بعد از چندے بقلعۂ دولت آباد فرستادند کہ در کالاکوٹ در عمارت نظام شاہی نگاہداشتہ اکل وشرب بوضع او مہیا دارند ویکے از بندہ ہاے درگاہ را بنابر سربراہی مطعومات وغیرہ تعیین ساختند کہ ہرچہ دل وخواہد سرانجام دہد، یکے از شعراے زماں تاریخ ایں فتح بطریق تعمیہ گفتہ ؎

بوالحسن داشت جا بچار محل — کرد بیرونش ناگہاں تقدیر
چونکہ بیروں شد او بجاش نشست — شاہ اورنگ زیب عالمگیر

بافضال لایزال یزد متعال خزائن ودفائن بیشمار وجواہر ودواب وامتعۂ بسیار وقلعہ

گلکنڈه و بلدهٔ حیدرآباد بتصرف اولیاے دولت بادشاهی درآمد و ممالک وسیع مع چندے
قلعجات که یک ارب پانزده کرور و سیزده لک دام جمع کامل است و بموجب سررشته ابوالحسن
تانی شاه که نقل آن در اختتام این رساله مندرج است هشتاد و دو لک و نود و پنجهزار و یکصد
و نود و شش هون که بحساب فی هون سه روپیه دو کرور و چهل و هشت لک و هشتاد و پنجهزار
و پانصد و سی روپیه می شود باقبال جهان کشا بخوشترین وجهے داخل ممالک محروسه شد و
بعد از یکصد و هشتاد و سه سال سلسلهٔ قطب شاهیه منقطع گردید- از صلب ابوالحسن سه دختر
تا کتخدا بودند- حضرت ظل سبحانی یک دختر را به سکندر خان بیجاپوری و دومی را به عنایت خان
خلف جمدة الملک اسد خان و سیومی را به پسر شیخ محمد نقشبندی سرهندی موافق حکم شرع شریفه
عقد مواصلت و مزاوجت بسته دادند، ایام سلطنت ابوالحسن تانی شاه پانزده سال
و چند روز بود -

باب دویم

مشعر بر ذکر بادشاهان چغتائیه و کیفیت بُنیان حیدرآباد فرخنده بنیاد

جلوس ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی ابن شاه عادل کامل
شهاب الدین محمد خرم صاحبقران ثانی شاه جهان بادشاه ابن ابوالمظفر نورالدین محمد سلیم
جهانگیر بادشاه ابن ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاه بن نصیر الدین محمد همایون بادشاه
ابن ظهیر الدین محمد بابر بادشاه بن عمر شیخ میرزا ابن ابوسعید میرزا ابن سلطان محمد میرزا بن
جلال الدین میران شاه بن ابوالنصر امیر تیمور صاحبقران از اولاد قراچار توانی که قوم
مغل چغته و از پشت در پشت سلاطین بوده اند و سلسلهٔ نسب این والاتبار بحضرت

نوح علیه السلام منتهی و اختتام می شود در اکبرنامه مفصل درج است - امیر تیمور صاحبقران در
سنه ۸۰۰ هشت صد هجری از ترکستان به هندوستان لشکر کشیده ملوخان را که دران وقت
حکومت هندوستان داشت بجنگهای صعب شکست داده بر سریر سلطنت دهلی متمکن شد
چون داعیهٔ تسخیر هفت اقلیم و گیتی ستانی پیش نهاد همت والا بود بفتح و فیروزی معاودت
کرد، یکی از بنده هاے درگاه را بایالت این مملکت گذاشت - بتائید الهی همه اقالیم سواے
اقلیم چین داخل ممالک محروسه شد از آن زمان تا حال که سنه ۱۱۸۵ یکهزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری
باشد سه صد و هشتاد و پنج سال می شود سلطنت دهلی بر اولاد امجاد چغتائی مسلم و قایم است
احوال هریک از اخلاف آنها که بسریر جهانبانی جلوس نموده داد فرمانروائی داده اند از
کتب تواریخ متعدده مشهور آفاق، ولادت آن ظل الله در سنه یکهزار و بست و هشت
هجری در قصبه دوحد تعلقه صوبهٔ گجرات، چنانچه آفتاب عالمتاب تاریخ یافته اند - اسم سامی
ابوالمظفر محی الدین است، شاهجهان بادشاه چون انوار شوکت و جلال از ناصیهٔ حال
مشاهده فرمودند بخطاب اورنگ زیب نامور ساختند - از عنفوان شباب در شهزادگی مهمات
عظیم بتدابیر رای صائب باحسن وجوه سرانجام داده همه جا و همه وقت کامیاب فیروزی
شده اند بعمر چهل سال در سنه یکهزار و شصت و هشت هجری حین حیات شاهجهان بادشاه
غازی در اکبرآباد بر سریر سلطنت نشسته و مهم جهانداری را از فرق همایون رونق بخشیدند
و تعاقب داراشکوه نموده بتاریخ بست و چهارم رمضان سنه یکهزار و شصت و نه هجری
دوباره بدار السلطنت شاهجهان آباد تخت سلطنت را بفر جلوس جهانداری زینت بخش جاوید
شده باسم سامی ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاه غازی خطبه و سکه جاری کردند
چنانچه ملا منیر سکهٔ مبارک را تصنیف کرده عرض نمود -

سجع سکہ

سکہ زد در جہاں چو بدر منیر　　شاہ اورنگ زیب عالمگیر

پسند طبع ہمایوں افتادہ ہمیں سکہ بدار الضرب ممالک ہندوستان مسکوک گردید، مگر اینکہ بر سکۂ روپیہ حرف "بدر" بود و بر سکۂ اشرفی حرف "مہر" عوضِ "بدر" ثبت می کردند، چوں از طرف ملا منیر برائے انعام صلہ سکہ معروض داشتند فرمودند کہ در مہمات آفاق گیری و اصراف خزائن کرورہا بدولت کوشیدیم و در سکۂ منیر ہم شریک شدہ ایں قدر بس نیست کہ نام او با نام ما انبار ہست بلکہ اگر نصف خزانہ کہ خرچ شدہ است داخل سرکار نماید سزاوار است و دریں ذکر خوش ماند مبلغے گراں و خلاع فاخرہ صلۂ سکہ بملا منیر انعام شد و تاریخ جلوس خود بزبان الہام ترجمان سامعہ پیرائے جہانیاں ساختند کہ "آفتاب عالم تاب" ۱۰۶۸ "تائیدات سماوی و فتوحات ارضی کہ قرین حال نصرت مآل بظہور رسیدہ و عرصۂ مملکت چار دانگ ہندوستان را از خار و خس وجود مخالفان و سرتابان بالکل پاک ساختہ کوسِ انا الملک لا غیری زدند۔ از کتاب تواریخ عالمگیر نامہ تصنیف محمد کاظم کہ کتاب ضخیم است مفصل پیرایۂ ظہور می یابد۔ در ملک دکن دفعۂ اول در زمانِ شاہزادگی تشریف آوردہ و انتظام بخش ملک شدہ بلدۂ خجستہ بنیاد اورنگ آباد را در ہماں ایام بنام نامی آباد فرمودہ اند، از آں باز در سنہ یکہزار و شصت و ہشت ہجری بدار الخلافت شاہجہان آباد بردہ و در ہمیں سن جلوس بر سریر سلطنت کردہ و از مہمات دارا شکوہ و شاہ شجاع فراغ حاصل کردہ و اعلیحضرت شاہجہاں بادشاہ را در قلعۂ اکبر آباد بہ کنج انزوا نشاندہ و از دیگر بند و بست آنجا انفراغ یافتہ دفعۂ دوم در سنہ ۱۰۹۲ یکہزار و نود و دو ہجری رونق بخش دیار دکن شدہ جمیع صوبجات دکن از تصرف سلاطین ایں ملک برآوردہ داخل ممالک محروسہ فرمودند، چنانچہ ذکر تسخیر حیدر آباد مجملی گزارش یافتہ چوں از افضال قادر ذوالجلال بلدۂ حیدر آباد و قلعہ گلکنڈہ بتصرف اولیائے

دولت قاہرہ درآمد خزائن و جواہر و اموال و اسباب و دواب بسیار و ملک وسیع بضبط سرکار رسید و خطبہ و سکہ جاری گردید۔ عزم استیصال "سنبھا" راجۂ مرہٹہ کہ پونہ و کوکن ملجا و ماوای او بود پیش نہاد ہمت والا شد توقف بمصلحت نداشتہ باستعجال رایات بلند کردہ شد و کوچ بکوچ بہ بیجاپور تشریف بردند و بخشی الممالک روح اللہ خاں را برائے ضبط و انتظام صوبۂ حیدرآباد مامور ساختہ ایں بلدۂ طیبہ را بخطاب دار الجہاد حیدرآباد موسوم فرمودند۔

بنائے "مکہ مسجد" و تیاری آں

چوں مکہ مسجد از عہد سلطان عبد اللہ قطب شاہ بنا یافتہ در زمان سلطان ابو الحسن قطب شاہ ہم کارخانہ جاری ماندہ رُو بہ تیاری آوردہ بود لہذا حکم والا برائے اتمام آں صادر شد۔ مدت شش سال در عہد مبارک ہم کار جاری ماند قبہ ہائے زریں کہ بالائے مینار است و چبوترہ پیش مسجد و حوض و حطیم یعنی چہار دیوار اطراف و دروازہ ہا مع شمسۂ زریں تیار گردید چنانچہ سنہ ۱۱۰۴ یکہزار و یکصد و چہار تاریخ اتمام بالائے دروازۂ مکہ مسجد ثبت گشت۔ الحق مسجدے است کہ سیاحان ہفت کشور نظیر و عدیل آں در ہیچ دیار بچشم یقین ندیدہ اند۔ طولش ہفتاد و پنج درعہ و عرض شصت درعہ مکسر چہار ہزار و پانصد درعہ تخمیناً خواہد بود۔ در طول پنج محراب و در عرض سہ محراب جملہ پانزدہ چشمہ است و پنجاہ درعہ ارتفاع دارد و معماران نادرہ کار و سنگتراشان فرہاد شعار از طرف بیروں ہر تختۂ سنگ را قسمے صاف و مصفا نمودہ باہم وصل کردہ اند کہ از بالا تا پائیں یک سنگ مربع بنظر می آید، طاق و محراب و مینارہائے خرد و کلاں و شبکہ اطراف بالائے مسجد بالکل از سنگ تراشیدہ است نادرہ کاری و صنعت طرازی و اخراجات آں از ہمیں قیاس باید نمود کہ در عرصۂ سہ سلطنت تیار شدہ۔ و اندرون مسجد جملہ گچکاری سفید چوں عاج مصفا و مجلیٰ است۔ قطعہ۔

دیوارکچی کہ بس مصفاست   چوں بر بدنِ نگار صندل
تا نیش چشم در نیامد   ہر چند نگاہ کرد احول

پس وپیش مسجد چبوترہ ایست طولاً یک صد و بست و پنجدرعہ و عرضاً یک صد و بست و پنجدرعہ تخمیناً مکسر پانزدہ ہزار و ہفت صد و پانزدہ درعہ سربسر کچی و صاف و پاکیزہ و کنار آں حوضے مربع بیست در بیست درعہ بغایت لطافت و نزاہت تمام سنگ بستہ در کمال متانت مانند چشمۂ کوثر تعمیر یافتہ آب نہر چلپلی جاری و ساری است۔ کنار حوض سہ قطعہ سنگ اسود در نہایت صافی چوں لوحِ آئینہ مصفا و خوشنما بحسن تقطیع ترتیب یافتہ رشک افزاے سریر شاہی است و تمام صحن مابین حوض و چبوترہ از تختہاے سنگ صاف فرش پذیر گشتہ و جوانب یمین و یسار آں ریاض خلد آثار باقسام اشجار اثمار و گلزار طراوت افزاے خاطر زائراں گردیدہ۔ ہمانا بیت المقدس است کہ از فلک الافلاک بریں خطۂ پاک نزول اجلال فرمودہ یا بہشت بریں است کہ ابواب فیض و سعادت بر عامۂ خلائق کشودہ مؤذن و خطیب و مصلا و فرش و روشنی و فراشاں و تواباں و باغباں و گھڑیالہا وغیرہ لوازم و شاگرد پیشہ از سرکار آں شہریار معدلت آثار مقرر و معین شد فضلا و علما و حفاظ و زہاد خمس الاوقات نماز و وظائف ادا کردہ دعاے سلامتی بادشاہ دین اسلام وردِ زباں دارند۔

نظم

ازیں مسجد چگویم کایں چنیں است   جہاں را نسخۂ خلدِ بریں است
خمِ طاقش بلند چوں از زمیں شد   ز رفعت با فلک پہلو نشیں شد
ز روزنہاش نورِ بخت تاباں   ز درہا قاصدِ رحمت شتاباں
کہ دارد جز چنیں فردوس ثانی   خیابانے ز آبِ زندگانی

همی شاید درین فردوس بنیان　　فرشته خاکروب و حور دربان
زهی خرم زمین شهری که در وی　　بنای فیض باشد آسمان پی
نظیر او ندارد هیچ کس یاد　　الٰهی تا جهان باشد چنین باد

اگرچه قلعهٔ گلکنڈه و حیدرآباد مفتوح شد لیکن جابجا مفسدان سر بفساد برداشته بنابر جلوه گری رایات عالمگیری بفاصلهٔ بعید در ملک بیجاپور و کوکن وغیره بلا وسواس مال بتصرف آورده جمعیتها نگذاشتند۔ هرچند بخشی الممالک روح الله خان در ضبط و ربط می کوشید چنانچه باید انتظام ملک صورت نگرفت و درهمین جد و جهد وفات یافت۔ لهذا حضرت ظل سبحانی از انتقال او جانسپار خان را به صوبه داری این صوبه مامور و مفوض فرموده رخصت کردند۔ چنانچه خان مذکور درین جا رسیده فی الجمله به تنسیق مهام پرداخت در یک دو سال او هم فوت کرد۔ از انتقال او رستم دل خان پسرش از حضور باین کار سرفراز شده مرد شجاع و عاقل و رسا بود در حکومت او اکثر مفسدان راه اطاعت پیش گرفتند۔ جهان پناه او را برای انتظام ملک سیکاکل و اوڑیسه که از حیدرآباد مسافت عظیم دارد و زمینداران آنجا سر بحلقهٔ اطاعت نیاورده انحراف داشتند تعیین کرده سید مظفر خان را ناظم بلده مقرر فرمودند۔ از بیخبری مشار الیه و هنگام غیبت رستم دل خان قابوطلبان دست دراز کردند۔ لهذا سید مظفر خان نگاهداشت نموده چون کاری نساخت طلب سپاه افزود مردم از دیرطلبی عاجز شده دنگه سخت نمودند۔ خان مذکور غیر از فرار خود جانبری از سپاه ندیده قابو یافته بر یک اسپ سوار شده گریخت نوکرانش همه اسباب و افیال و اسپان وغیره آنچه اثاث البیت او بود بایکدیگر قسمت کرده بردند۔ چون این معنی بعرض اقدس رسید و در ملک اوڑیسه و سیکاکل هم بندوبست بعمل آمد فرمان قضاجریان بنام رستم دل خان صادر شد

که نائب خود را به استقلال تمام دراں ضلع گزاشته خود آمده بانتظام دار الجهاد حیدرآباد پردازد حسب الحکم محکم رستم دل خاں دریں جا رسیده مدت مدید به انتظام مهام پرداخته به آئین شایان نظم و نسق نموده و ظل سبحانی در یورش تنبیه سنبها بودند۔

ذکر خروج سیوا و سنبها و غیره مرهٹه

پوشیده نماند که کوکن ولایتے است واقع بر ساحل دریاے شور مشتمل بر قلاع محکمه و بندرهاے زرخیز و دره سنگلاخ و بعضے جا بیشه و جنگل است و بیشتر از جنس محصولی آں ولایت ناریل و فلفل صحرا صحرا درخت زار است۔ در سوابق ایام نصف کوکن تعلق به نظام شاهیه احمدنگری داشت و نصف به محمد عادل شاه بیجاپوری بود۔ چوں در زمان اعلیٰ حضرت فردوس آشیانی یعنی شاهجهاں بادشاه قلعهٔ دولت آباد با جمیع حصول و ولایات نظام الملک که صوبهٔ برار و صوبهٔ دولت آباد باشد داخل ممالک محروسه شد۔ محمد عادل شاه بیجاپوری در سنه ۱۰۴۴ در مقام معذرت آمد۔ غاشیهٔ فرماں برداری و خراج گزاری بر دوش گرفت و پیشکش گراں داد و نصف ولایت کوکن که متعلق نظام شاهیه بود نیز به تعلق خود گرفت۔ چنانچه تمام کوکن به تصرف محمد عادل شاه درآمد ازاں ولایت سوپه و پونه دو محال بجاگیر ساهو بهونسله مرهٹه که از نوکران او بود تنخواه کرد۔ ساهو بهونسله درآں جا توطن گزیده چوں خود در سمت کرناٹک متعین بود سیواے ناخلف نبیابت پدر بدستور درآں دو پرگنه می ماند بعد از فوت محمد عادل شاه انقلاب در ملک بیجاپور پدید آمد۔ سیواے مردود که در بیباکی و جلادت و مکر و حیله بے نظیر بود قابو یافته در ولایت کوکن غبار طغیان برانگیخت و رفته رفته تمامی قلاع و حصون ولایت کوکن را به زور و تعدی گرفته متصرف شد و جمعیت خاطر سامان و اسباب بغی و تمرد نموده خود را "سیوا راجه" گویانید و احداث

قلعه تازه کرده گردن از اطاعت علی عادل شاه پسر محمد عادل شاه پیچید و از سابق و لاحق چهل قلعه مشحون به سامان قلعداری بهم رسانید و فوج بسیار با خود گرفته قزاقی و تاراجی ولایات اختیار کرد و بسیاری از ملک بیجاپور هم متصرف شد. هر روز کارش بالا می گرفت و در جنگ و جدال بیجاپوریان را اکثر شکست داد. بعد ازیں سی هزار سوار نگاه داشته در ناحیت ممالک بادشاهی دست تعدی دراز کرد. لهذا امیر الامرا صاحب صوبهٔ دکن برائے تنبیه او متعین شد. سیوائے مردود آن امیر را غافلانه زخمی کرد. بعد ازاں راجه جسونت سنگھ باین خدمت مامور گردید از وهم چنانچه باید استیصال آن شقی متمشی نگشت. لهذا از بارگاه اقبال مرزا راجه جے سنگھ با دیگر امرائے کارگزار بکفایت مهم آن غدار نابکار تعیین یافت، میرزا راجه در ملک او درآمده نهیب و غارت نمود. سیوا عاجز شده تنها آمده از میرزا راجه ملاقات نموده در مجلس اول افسونے چند بر آن قسم سردار بچنته کار خوانده متعهد تسخیر بیجاپور گردید. میرزا راجه به تلبیس آن ابلیس سر رشته حزم از دست داده بملک بیجاپور درآمد بیجاپوریان بند تالاب شکسته از آب خالی ساختند و علف سوختند. لاچار مراجعت بملک بادشاهی نمود. بعد ازیں واقعه میرزا راجه جے سنگھ آن ابلیس فن یعنی سیوائے مقهور را قید کرده بدرگاه گیتی پناه فرستاد و مدتے در حبس ماند روزے قابو یافته از قید گریخت و بملک خود آمده در اندک فرصت قلاع خود را با چند قلعه دیگر متصرف شد و از سر قوت گرفت. درهماں ایام علی عادل شاه فوت کرده سکندر عادل شاه پسرش که صغیر سن بود بجائے پدر بر تخت بیجاپور نشست و در سنه یکهزار و نود و یک هجری سیوا العین هم واصل جهنم شد. در حین حیات خود اکثر اوقات خلل انداز بها در ملک بادشاهی می کرد. چوں در عهد عالمگیری جزیه بر فرقهٔ هنود مقرر بود دریں باب عرضی بجناب والا نموده مصدر بے ادبی و جسارت گردید چنانچه نقل آں بنا بر دریافت شیوهٔ شیطنت آں شیطان داخل ایں نسخه نموده شد

نقل عرضداشت سیوا

عرضداشت خیرخواه راسخدم سیواے ثابت قدم شکرانهٔ توجهات بادشاهی که اظهر من الشمس است بجا آورده بعرض می رساند اگرچه خیرخواه بحسب ظاهر از حضور بے اجازت آمده امّا در لوازم خدمتگزاری همه جا چنانچه باید حاضر و حسن خدمات و ترددات نیکو بر سلاطین و خوانین ایران و توران و امرا و راجهاے هندوستان بل ساکنان هفت کشور و مسافران بحر و بر ظاهر و باهر شاید در خاطر عالیحضرت نیز پرتو وقوع افگنده باشد - لهذا نظر بر حسن خدمات خود و الطاف والا داشته چند عرض دولت خواهی جناب خیراندیشی خلائق می نماید مسموع می شود که بتقریب مهم خیرخواه زرها بباد رفت و خزانها تهی گشته الحال از فرقهٔ هنود مبلغے بصیغهٔ جزیه تحصیل می گردد و بسامان سلطنت و سرانجام خلافت صرف می شود حضرت قبله گاه سلامت بانی مبانی خلافت اکبر بادشاه غازی پنجاه و دو سال داد فرمانروائی داده و بادین و آئین گروه مختلفه از عیسوی و موسوی و داؤدی و محمدی و فلکیه و ملکیه و عنصریه و دهریه برهمن و سیوڑه طریقهٔ انیقهٔ صلح کل اختیار نموده اعانت و حمایت همه پیش نهاد خاطر خود ساخته بخطاب مستطاب "جگت گرو" موصوف و معروف گردیدند بیامن این نیت علیا و همت والا هر جانب که نگاه انداختند فتح و اقبال استقبال کرد - و حضرت جنت مکانی نورالدین جهانگیر بادشاه بیست و دو سال بر تخت دولت و اجلال تکیه زده دل بایار و دست در کار کامرانی نمودند - و حضرت علیین مکانی صاحبقران ثانی سایهٔ فیضان بر بر تارک جهانیان گسترده حیات جاودانی که عبارت از نیکی و نیکنامی است حاصل روزگار فرمودند اندازهٔ سطوت و صولت شاهان عظام ازین جا قیاس باید کرد دیگر بگرفتن جزیه قادر نبودند - چون آیهٔ رحمت عامه بودند جمیع مشارب را اهلیت حق دانسته تعصب را گرد خاطر خود را

نمی دادند و خلق را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان مرعی می داشتند که الحال و استقبال یادگار بر صفحهٔ روزگار است و دعا و ثنائے آں پاک گوہراں در دل و بر زبان صغیر و کبیر بدالدہر جاے گیر از برکت نیت ایشاں روز بروز خلق در افزائش و آسوده حال بود - در عہد حضرت اکثر ملک و قلاع از تصرف بدر رفته و ما بقی عنقریب می رود زیرا که در خراب کردن معابد و ویران نمودن آبادی تقصیرے نمی رود از پائمالی افواج نافرمان رعایاے ہر محال در پایۂ اختلال و بجاے ایصال لک الف امر محال ہر گاه فلاکت و افلاس در خزائن خلافت و سلاطین یعنی شاه والا پایگاه و شهزادگان بلند جاه راه یافته باشد حالت امرا و منصب داران معلوم - و قیمت که سپاه در شورش، سوداگر در نالش، مسلمان گریان، ہندو بریان، اکثر مردم بنان شب محتاج و بروز از طپانچه رخسارهٔ زرد و سرخ می نمایند قوت سلطانی چگونه اقتضا کند که تکلیف جزیه ضمیمهٔ ایں حالت پر ہلاکت شود از مشرق تا مغرب شهرت رفته که بادشاه چهار دانگ ہندوستان دست تطاول به تحصیل دانگ دراز دارد و بر کچکول گدایاں رشک آورده از برہمناں و سناسیاں و بیراگیاں و سیوڑه و روستایاں و مسکیناں و درماندگاں و افتادگاں و لنگاں بطریق جزیه گدیه می گیرد - ایں اخذ نیم وزه فر داندار د و ناموس تیموریه بر باد می دہد حضرت سلامت در کتاب آسمانی که کلام ربانی در اعتبار است "رب العالمین" نوشته نه "رب المسلمین" ہمانا که کفر و اسلام نقطهٔ مقابل و آئینه دار ہم اند رنگ آمیزی و نقش بندی کارخانهٔ خالق اگر مسجد است بیاد او نعرهٔ قدوس می زنند و اگر کلیسا است بشوق او جرس و ناقوس می نوازند تعصب بر دین و آئین کسے نمودن خط نسخ بر نقش کتاب رحمانی کشیدن و از نقاش حقیقی خطا چیدن است ؎

زشت و زیبا ہر چه بینی دست او برے مزن عیب صنعت ہر چه گوئی غیبت صنعتگر است

در عالم عدالت جزیه بہیچ وجه جائز نیست و از روے حکومت بشرطیست که زن جمیله با زر و زیور

تنها از ملکے به ملکے امانت وسلامت عبور تواند نمود۔ درین عصر که شهرها بتاخت وتاراج میرود از صحرا که گوید قطع نظر ازیں انصاف جزیه گرفتن قانون ناسازی است ودر زمان پیشیں سلطان احمد گجراتی را آرزوهاے تیره از شاهراه حقیقت تر آورده در خارزار چنیں خیال پا طلا افگنده بود زود مستهلک ومقطوع النسل گردیده۔ دریں آخر زماں واقعهٔ گرفتار شدن مراد بخش نامراد عبرت نامه ایست براے ظالماں زرے که او بصیغهٔ مذکور از احمد آباد گرفته بود چوں بخزانه دارا شکوه رفت خانهٔ او را نیز شعله وار در گرفت ؎

آتش سوزاں نکند با سپند آنچه کند دود دلِ مستمند

مصلحت آن است که خاطر از کدورت تعصب مصفا باشد ونامراداں که اطاعت وانقیاد دارند مورد رحمت شوند اگر دین داری در هند وآزاری متصور است اول از رانا و راجه جے سنگه جزیه باید گرفت که سر گروه هنود اند وبعدهٔ ازیں خیرخواه که چنداں مشکل نیست وبراے خدمت حاضر۔ موراں ومگساں را آزردن از عالم مردی ومردانگی بعید است عجب از نمکخوارگی دولتخواهان حضور که در اظهار نفس الامر اغماض می کنند وآتش پاره را خس پوش می نمایند۔ گفتنِ حق واجب بود بعرض رسانید۔

چوں مضمون عرضداشت ادمعروض عاکفاں شده سپهر رتبه گردید وکلام نافرجام چوں توسن بے لجام او ظاهر وباهر گردید بزبان الهام گذشت که فرق زندیق بے توفیق را نیز سد که با مقبولان درگاه صمدیت ومنظوران نظر احدیت دم طعنه زند از آنجا که آں ناعاقبت اندیش نخوت وتکبر را سرمایهٔ حیات خود ساخته عنقریب بتلافی خودنمائی وبے حیائی خواهد رسید چنانچه در سنه ۱۰۹۱ یکهزار ونود ویک هجری آں سگ بے دم وخر بے سُم واصل جهنم شد۔ بعد از و سُنبهاے ناخلف او که در فتنه جوئی انباز پدر بد بلف خویش بود لشکر مرتب وانداخته هاے پدر

یافتہ قدم در بادیۂ ضلالت نہادہ خود را "سنبھا راجہ" گویانید و بشرب دوام و انواع فسق و فجر غافل و فاجر گردید جلوہ گری رایات عالیات دفعۂ دوم از ہندوستان بدکن محض بنا بر استیصال ایں فاجر بدکیش بود و از شومی شرارت اُو سکندر عادل شاہ و ابوالحسن قطب شاہ گرفتار پنجۂ تقدیر گشتند ۔

چو تیرہ شود مرد را روزگار   ہمہ آں کند کش نیاید بکار

لہذا غضب الٰہی در لباس خشم شاہی بر او نازل شد در سنہ ۱۰۹۴ یکہزار و نود و چہار ہجری شاہزادۂ شاہ عالم را برائے تنبیہ سنبھا بملک کوکن رخصت فرمودند۔ شاہزادہ مؤید از گھاٹ رام گھاٹ بکوکن در آمدہ در نہب و غارت و بند و اسیر مردم آں ملک و قطع اشجار محصولی و ہدم اماکن ماوائے او و تسخیر قلاع دقیقۂ فرو نگذاشت و از دجولی کہ محاذی بندر گوہ است سیر کردہ بہ بندر ہنکولہ و بندر سانسی و تمامی آں ولایت پے سپر موکب ظفر کوکب گردید و شقی بجان تباہ راہ فرار و گریزی پیمود ۔ چوں بسبب فقدان غلہ تکلیف عائد حال سپاہ شدہ بود حسب الحکم والا مراجعت کردہ در احمد نگر بعز قدمبوس بادشاہی معزز گشتہ بخطاب بہادری ضمیمۂ خطاب شاہ عالم عز امتیاز اندوخت ۔ دریں وقت برائے عالم آرا پرتو افگند کہ تا بیجاپور فتح نشود راہ آمد و شد لشکر و رسد غلہ وا نگردد و استیصال سنبھا شقی از قرار واقع صورت نہ بندد لہذا بہ بیجاپور یورش فرمودہ بتائید الٰہی و تیر و تیغ اولیائے شاہی بیجاپور تسخیر شد و بعد ازاں گلکنڈہ و حیدرآباد از ابوالحسن قطب شاہ انتزاع نمودہ داخل ممالک محروسہ فرمودند چنانچہ پیشتر گزارش یافت و غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ قلعہ ادھونی و دیگر قلاع و محال بیجاپور و حصون آں ضلع و ولایت تابع آں بغلبہ بر کشود و دریں سفر بچشم آں امیر مضرت رسیدہ بصارت رفت و شیخ نظام حیدرآبادی کہ خطاب مقرب خاں یافتہ از جملہ سرداران معتبر جناب سلطانی

شده بود دراں ضلع مصدر ترددات کار سرکار بود ناگاه ہرکاره ہا وخبر رسانیدند کہ سنبھا شقی بتقریبے از قلعۂ راہیری فرود آمده۔ خان مذکور کہ طالعش در صعود بود بے توقف با فوج متعینہ خود روانہ شد آں مدبر رنگین وار احاطہ کرد او ہم حرکت مذبوحی کرده آخرش با چندے دستگیر شد و کار چناں مہم عظیم باین زودی سر انجام پذیرفت و مژدۂ این فتح بست وچہارم ربیع الاول سنہ ۱۱۰۱ یک ہزار و یکصد و یک ہجری بعرض اشرف اعلیٰ در نواح بیجاپور رسید در کل ممالک دکن از حکم احکام و رؤسا باقی کسے نماند۔ راے بندہ تاریخ این فتح بطریق تعمیہ چنیں نوشتہ ہ

عالمگیر است بادشاہِ دوراں — درغایت قدرت است شاہِ شاہاں
بیجاپور وگلکنڈہ را فتح نمود — از توفیق خدا ولطف یزداں
سنبھا شقی را بہ کمندِ اقبال — بگرفت ونمود قدرت خود بجہاں
جان اعداےہ او برون آ روشنا — مُلک دکن گرفت با نوک سناں

بعد از دستگیر شدن سنبھا رفقاے او "رام راجہ" نام پسر سیوا کہ بعد مردن پدر در قید سنبھا بود از قید بر آورده بجاے سنبھا او را نام نہاده دربند وبست قلعجات کہ راجگڑھ و راہیری وغیره مانده بود مشغول شدند شاہزادۂ عالیجاه محمد اعظم شاه کہ از دستگیر شدن سنبھا براے تنبیہ او از حضور مامور شده بہ پونہ رسیده بودند توقف نکرده پیشتر کوچ کردند و حضرت ظل سبحانی ہم روانہ پونہ دہر شدند۔ القصہ حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی مدت بست سال در تنبیہ مقہوراں کوشیدند یکے بعد از دیگرے در ملک دکن سر برداشتہ مصدر فسادی شد لشکرکشی می فرمودند وشرح ہر سیاق کارنامہ ہاے است مشہور آفاق از کتب تواریخ موضوع می تواند شد آخرش بحکم تقدیر ختم السفر احمد نگر گردید بعارضۂ جسمانی ازیں جہان فانی شب جمعہ بست و ہشتم ذیقعده سنہ ۱۱۱۸

ہ عدد مصرعۂ اخیر ۱۱۰۴ – جان اعدای مراد دال است آنرا دور باید کرد – ۴ منہا عدد دال – سنہ ۱۱۰۰ھ –

یکہزار و یکصد و ہیجدہ بعالم جاودانی انتقال نمودند شاہزادہ اعظم شاہ و اسد خان وزیر تابوت روانہ کردہ در روضۂ منورہ حضرت برہان الدین اولیا کہ ہفت کروہی خجستہ بنیاد متصل قلعۂ دولت آباد است مدفون ساختند یکے از شعرا تاریخ رحلت دریں مصرعہ گفتہ۔ مصرع۔

"آہ شد آفتاب زیر زمیں"

و دیگرے گفتہ "مکانش بہشت" آں شاہ والا بارگاہ در شیوۂ جہانداری بادشاہ عادل و در پاس شریعت و ریاضت ولی کامل بود۔ اکثر اوقات در نظم دستخط احکام می فرمودند چنانچہ روزے یکے از کارپردازاں ایں مصرع نوشتہ گزرانید۔ سوال :-

"از قضا آئینۂ چینی شکست"

دستخط خاص مزین شد۔ جواب :-

"خوب شد اسباب خود بینی شکست"

ہمچنیں دیوان تن وقتے ڈول جاگیر منصب داری از دا ہہاے موضع کلورہ تیار کردہ بنظر اقدس گزرانید۔ دستخط مزین شد :-

کافے کہ بر کلورہ است آں کاف را کنند   باقی ہر آنچہ ماند آں شیخ را دہند

و ایں شاہ بیت نیز از واردات ضمیر قدسی اوست۔ بیت :-

ابروش مضمون عالی داشت ز ال یزد نوشت   بر بیاض آفتاب ایں بیت عالمگیر را

اولاد امجاد پنج پسر محمد سلطان۔ محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ۔ محمد اعظم شاہ۔ محمد اکبر۔ محمد کام بخش۔ و پنج دختر۔ زیب النسا بیگم۔ بدر النسا بیگم۔ زینت النسا بیگم۔ زبدۃ النسا بیگم۔ مہر النسا بیگم۔ مدت عمر شریفش نود و یک سال و ایام سلطنت سریر عظمت پنجاہ سال کسرے زیادہ۔ از انجملہ سلطنت حیدرآباد بیست سال است۔ بعد انتقال آں

شاہ را خلد مکاں می گفتند۔

جلوس میمنت مانوس شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی

این شاہ ثریا جاہ حسب الحکم حضرت خلد مکاں در ولایت لاہور و کابل انتظام بخش مہام بودند بعد حدوث این سانحہ ناگزیر عازم دار السلطنت شاہجہان آباد شدہ بتاریخ ہیجدہم شہر ذی حجہ سنہ ١١١٨ یکہزار و یکصد و ہیجدہ ہجری داخل بلدہ شدہ بر سریر سلطنت ہندوستاں جلوس کردہ خطبہ و سکہ بنام نامی جاری فرمودند و شاہزادہ محمد اعظم شاہ کہ در حضور خلد مکاں بودند بصوابدید امیر الامراء آصف جاہ جمدۃ الملک اسد خاں بہادر وزیر و ذو الفقار خاں بہادر نصرت جنگ خلف وزیر با جمیع امراء و ارکان سلطنت از دکن بہ شاہجہان آباد بعزم سلطنت متوجہ شدند درین اثنا محمد کام بخش شاہزادہ کہ در حین حیات خلد مکاں در بیجاپور بود متوجہ دار الجہاد حیدرآباد شد۔ رستم دل خاں صوبدار حیدرآباد از ارادۂ کام بخش بہ اسد خاں و ذو الفقار خاں عرضداشت نمود در جواب صادر گردید کہ انتظام مقدمۂ سلطنت خود را کنارہ کشند لہذا رستم دل خاں بطرف اہلکندل رفت و کام بخش آمدہ داخل حیدرآباد گشت۔ رستم دل خاں بعد چندے از احسن خاں و میر ملنگ وغیرہ امرا ساخت نمودہ ظاہرا باطاعت و باطناً بارادۂ قید کردن او آمدہ ملازمت نمودہ و مترصد قابوے وقت بود کام بخش از ارادۂ مخفی او آگہی یافتہ او را قید کردہ از فیل ہلاک کنانیدہ نعش او را بہ پاے فیل بستہ در تمام شہر تشہیر نمودہ بیروں انداخت و احسن خاں را از اسپان جنگی مجروح و مقتول ساخت و میر ملنگ را ہمچنا در ناخن زدہ و زبان از قفا بر آوردہ بقتل رسانیدہ بعیش و عشرت مشغول شد۔ چوں اعظم شاہ عبور دریاے نربدہ نمود شاہ عالم بہادر بادشاہ مکرر بنصائح ارجمند پرداختند کہ منازعت فیما بین مصلحت نیست و ولایت دکن

به شماسلم داشتم ملاقات نانموده همان جا بر وند - از آنجا که اعظم شاه هوای سلطنت هند در سر داشت بغرور ساز و سامان برین معنی راضی نه شده قدم جسارت پیش نهاده کوس مخالفت زد و از آن طرف شاه عالم بهادر بادشاه هم با فوج بر آمدند چنانچه کنار دریای چنبل جنگ واقع شد و از طرفین نائرهٔ جدال و قتال اشتعال یافت - بهادران نبرد آزمای دشمن شکار بازوی رستمانه کشاده داد مردانگی دادند -

نظم

خروش نقیبان ناداد گوش — چو صور سرافیل پر کرد گوش

نبرد آزمایان دشمن شکار — رخ کین نهادند در کارزار

سپر بر سپر دوش بر دوش هم — دویدند شیران قدم بر قدم

فتادند درهم چو فیلان مست — نه آن را هزیمت نه این را شکست

بعد از زد و خورد بسیار اعظم شاه در جنگ گاه کشته و بتائید ایزدی اولیای دولت شاه عالم بهادر مظفر و منصور گشتند پس از یکسال که استقلال کمال شد و خیالات فاسدهٔ کام بخش که بعرض رسید اعلام فیروزی بصوب دکن به اهتزاز آمد و از دریای نربده عبور کرده پرتو افگن دیار دکن شدند و روی عزیمت بحیدرآباد آوردند - کام بخش آن زمان از خواب غفلت بیدار شد در اجتماع فوج پرداخته از شهر بر آمده دم مخالفت زد - بر کتوهٔ بدویل که متصل شهر است جنگ بمیان آمد - مبارزان و بهادران از جانبین بازوی شجاعت کشاده آمادهٔ کارزار شدند و بازار حرب و پیکار گرم ساختند - ~~~

بر آمد دو دریای لشکر بهم — علم گشت تیغ و علمها قلم

دویدند رستم یلان بید ریغ — چو جوهر بدندان گرفتند تیغ

در آخر معرکه محمد کام بخش بقتل رسید و نسیم فتح و فیروزی برایات عالیات شاه عالم بهادر وزید

بفرخی و فیروزی داخل بلدۂ دار الجہاد حیدر آباد شدہ ایں بلدہ را بفرخندہ بنیاد حیدر آباد موسوم ساختند و چندے خاطر مبارک را بسیر و تماشائے عمارات دلنشیں و بساتینِ ایں سرزمین بہشت آئیں شاد و آگیں نمودہ و یوسف خاں را بصوبداری ایں صوبہ سرفراز کردہ معاودت بہندوستاں فرمودند۔ شاعرے تاریخ صوبداری چنیں بقلم دادہ۔ قطعہ تاریخ :-

صوبداری ز لطف خاقانے — سر و پا ہم بدلکشِ دیبا

مرحمت شد بنام یوسف خاں — زوست تاریخ خلعتِ زیبا

درآں وقت "سروا" و "پاپڑا" دو برادر بودند در سواد سوریاپیٹھ و اطراف آں از غایت جسارت و بیباکی قطاع الطریقی اختیار کردہ دست بمال مردم درازمی ساخت حسب الحکم والا یوسف خاں صوبدار آنہا را بہ تردداتِ بائستہ دستگیر کردہ بقتل رسانید و پاپڑپیٹھ را کہ آباد کردۂ برادر "سروا" بود تسخیر کردہ قلعۂ شاہ پور نام نہاد و در انتظام مہام مصدر سعی و کوشش بود۔ شاہ عالم بہادر بادشاہ بہندوستاں تشریف بردہ سریر آرائے جاہ و جلال بودہ و بضبط ممالک محروسہ می کوشیدند۔ در عہد مبارک اسد خاں وکیل مطلق و عنایت اللہ خاں پسر ہدایت اللہ خاں وزیر بودند در سنہ ۱۱۲۴ یکہزار و یکصد و بست و چہار ہجری شاہ والاجاہ بعارضۂ جسمانی بدار الملک جاودانی انتقال نمودند۔ در شاہجہاں آباد بدرگاہ خواجہ قطب الدین مدفون شدند مدت عمر ہفتاد سال و ایام سلطنت پنجسال بود۔ اولاد امجاد چہار پسر محمد معز الدین مخاطب بجہاندار شاہ و محمد عظیم مخاطب بعظیم الشان و رفیع القدر مخاطب برفیع الشان و خجستہ اختر مخاطب بجہان شاہ و یک دختر "دہر افروز بانو بیگم"۔ بعد رحلت آں شاہ را خلد منزل می نویسند۔

جلوس محمد فرخ سیر بادشاہ غازی

بعد رحلت شاہ عالم بہادر بادشاہ خلد منزل ہر چہار خلف نامدار بدعوی سلطنت باہم جنگ نمودند

عظیم الشان و رفیع و جهان شاه کشته شدند معز الدین جهاندار شاه بسلطنت فائز شد و فتحنامه بنام امرا و ناظمان ممالک فرستاد۔

نقل فتحنامهٔ معز الدین جهاندار شاه

الحمد لله تعالی و تقدس که درین زمان میمنت اقتران و آوان نصرت نشان اورنگ خلافت و جهانبانی و افسر سلطنت و گیتی ستانی بجلوس جهان آرا و جشن عالم پیرا رونق تازه یافت و انوار فیض و افضال حضرت واهب متعال بر روے روزگار تافت۔ شرح این مقال و تفصیل این اجمال آنکه بعد رحلت حضرت بادشاه جنت آرامگاه انار الله برهانه مخالف عظیم بمقتضاے نخوت ذاتی و خبث صمیم با وصف وصیت آن حضرت و راضی بودن ما بدولت در تقسیم مملکت که موجب خوشنودی خداے جل شانه و سبب آبادی ملک و رعایا بود بغرور خزانه و سپاه موفور و توقع رسیدن پسر مخذول و مقهور خود و سربلند خان وغیره مردم نزدیک و دور که هرکدام خطوط بوعدهٔ آمدنها بآن منحرف تا زجادهٔ شعور می نوشتند آثار خودسری بظهور رسانیده بود و امراے بادشاهی را به تطمیع و تزویر بطرف خود دعوت می نمود و فراهم آمدن جمعے پریشان روزگار با آن سرخیل ادبار اسباب رعونت او را افزود و غافل ازین که سلطنت عطیه ایست از جناب اقدس الٰهی و خلافتے است از بارگاه صمدیت نامتناهی تا امداد تقدیر نباشد از سعی و تدبیر چه باشد و تا تائید سبحانی و توفیق آسمانی شامل حال نشود بزور سرپنجه عقدهٔ ازین رشته نگشاید در جمع کردن اسباب ادبار زرهاے خطیر پریشان ساخت و به تسویه صفوف و ترتیب خندق و توپخانه پرداخته بدمست جهالت رایت مخالفت در میدان ضلالت افراخت بهادران موکب منصور کثرت اعدا و قلت احبا در نظر اعتبار نیاورده جوشن توکل در بر و مغفر تائید پروردگار بر سر گذاشته بمقتضاے صدق نیت و صفاے طویت بسیاری بارش گلوله و تیر تفنگ را

کم از باد بہار و ریزش گلِ گلزار تصور نمودہ با تیغہائے خونچکاں مقابل توپخانۂ آتش فشان و ہراول آں زمرۂ ضلالت نشاں درآمدہ بیکبارگی حصار استقلال او را متزلزل ساختند و مانند شیرانِ خودسر و ہژبرانِ صفدر از کمال نشاءِ شجاعت خود را بہ اختیار خود نیافتہ بجنگ پرداختند و بضرب شمشیر آبدار دود از دمار آں گروہ برگشتہ روزگار برآوردند آخر کار ہنگام شام کہ آخر روز حیات او بود آں رہ نوردِ منزل ممات بضرب زنبورک قالب تہی نمود و دست حمایت کارسازِ بے نیاز ابواب نورِ سرور بر روئے ہوا خواہاں کشود۔ روز دیگر بداختر نارفیع القدر باوجود نیرنگی قضا و قدر باغوائے جمعے اشرار کہ مشتے شرار عبارت از آں است سررشتۂ اطاعت و انصاف از دست دادہ در مقام انحراف درآمدند و بہ تجویز و تشخیص مصاف پرداختہ قدم در عرصۂ کارزار گذاشتند۔ ہرچند بمقتضائے مہر و مروت نصائح و موعظت بکار رفت سود مند نیفتاد۔ یک روز و شب آں تیرہ درونان جنگ درمیان ماند ہنگام صبح کہ شام ادبار معاندان شقاوت شعار بود مقارن طلوع آفتاب عالمتاب ستارۂ آں سوختہ اختراں در مغرب فنا متواری شد و زمانہ از شر و فساد نجات یافت۔ ؎

از دست و زبان کہ برآید   کز عہدۂ شکرش بدر آید

لازم کہ جمیع بندہ ہائے آستانِ کرامت مواد سجدات شکر فتوحات خداداد بجا آوردہ نقارۂ شادی بلند آوازہ کردہ خلائق را ازیں نوید سراسر امید آگاہ سازند۔

بعد حصول فتح معزالدین بغفلت ورزیدہ شب و روز بالعل کنور نام طوائف مشغول عیاشی و شراب نوشی می بود و از بیخبری مقدمۂ سلطنت برہم خورد۔ محمد فرخ سیر خلف عظیم الشان ابن شاہ عالم بہادر شاہ خلد منزل کہ بہ نیابت پدر در صوبۂ بنگالہ بود بہ اعانت سید عبداللہ خاں و سید علی حسین خاں از آں جا بداعیۂ سلطنت و انتقام خون پدر برآمدہ در نواح اکبرآباد از معزالدین

جهاندارشاه جنگ نمود ـ معزالدین از غفلت و بیخبری شکست یافته خود مع لعل کنور فرار اختیار کرده
بشاهجهان آباد رفت ـ محمد فرخ سیر بتعاقب او رسیده و دستگیر نموده بقتل رسانیده در سنه ۱۱۲۵
یکهزار و یکصد و بیست و پنج هجری بر سریر سلطنت جلوس فرمود ـ چون بعد رحلت خلد منزل
عظیم الشان یازده روز پادشاه شده و بعد از و معزالدین جهاندارشاه یازده ماه سلطنت کرد لهذا
ایام سلطنت او را ایام جهالت مقرر کرده شد ـ سنه احد جلوس خود از همان وقت که سنه ۱۱۲۴
یکهزار و بیست و چهار هجری باشد قرار داده خطبه و سکه جاری کرد سکه این است ـ سکه

سکه زد از فضل حق بر سیم و زر پادشاه بحر و بر فرخ سیر

درین عرصه سادات مذکور استقلال کمال بهم رسانیده بپایهٔ والا رسیدند ـ سید عبدالله خان خطاب
قطب الملک یافته وزیر شده و سید حسین علی خان خطاب امیرالامرا یافته سپه سالار و رکن رکین
سلطنت گردید ـ یوسف خان که از عهد بهادرشاه خلد منزل بصوبداری حیدرآباد مامور بود
بیمار شده فوت کرد ـ داؤد خان صاحب صوبهٔ دکن از انتقال او ابراهیم خان برادر خود را برای
ضبط و حراست حیدرآباد فرستاد که تا رسیدن صوبدار از حضور حفاظت نماید و قلعهٔ قمرنگر عرف کرنول
با مضافات آن در اقطاع او مقرر کرد ازشومی قدم او عمارات و محل سلطانی را که با صرف
کرورها در چندین سلطنت تیار شده بود آتش درگرفت و تا دو ماه سوخت ـ دست سعی کسے باطفا
آن نرسید آخرش بالکل سوخته بخاک برابر شد ـ بعد دو سال مبارزخان بهادر از حضور پرنور
بصوبداری حیدرآباد مامور شده رسید و بضبط و ربط این ملک چنانچه باید کوشید چون صاحب
همت و جرأت و عادل و رعیت پرور بود مفسدان از و گوشمال واقعی یافته سر بحلقهٔ اطاعت
آوردند و رفاهیت رعایا و آبادی ملک شد و افواج مرهٹه هم در عمل و محاربات عظیم مکرر جنگ
یافت سپاه و رعیت را دوست می داشت و قلعهٔ "جانکی پیٹه" را که شانزده کروهی بلده است

تسخیر نموده به فرخ نگر موسوم ساخت چوں سادات مذکور در حضور زور گرفته خیرگی اختیار کردند فرخ سیر فکر دفع شر ایشاں در دل نموده امیر الامرا حسین علی خاں را صاحب صوبهٔ دکن مقرر کرده فرستاد و در کشتن قطب الملک عبد الله خاں برادرش ساعی شده قابو می جست چوں این معنی افشا گردید امیر الامرا آگاه شده و مرہٹه را با خود متفق کرده و عالم علی خاں برادر زادهٔ خود را نیابتاً در دکن گذاشته بے طلب ازاں دکن عازم شاهجهاں آباد شد۔ فرخ سیر را که اجل بر سر رسیده بود سر رشتهٔ تدبیر از دست داده غافل نشسته ماند۔ امیر الامرا بشاهجهاں آباد رسیده بمشورهٔ قطب الملک فرخ سیر را در سنه ۱۱۳۱ یکهزار و یکصد و سی و یک هجری دستگیر نموده طوق و زنجیر کرده در قید نگاه داشت چنانچه در قید ودیعت حیات نمود شاعرے تاریخ او بنظم آورده است ؎

دیدی که چه با شاه گرامی کردند　　صد جور و جفا ز راه خامی کردند
تاریخ چو از خرد بجستم فرمود　　سادات بوے نمک حرامی کردند

مدت سلطنت او هفت سال بود چوں سادات نام سلطنت بر خود مناسب ندیدند رفیع الدرجات پسر رفیع الشان را که هفده ساله بود بر تخت نشاندند۔ جزیه که بر هنود از عهد عالمگیری مقرر شده بود مهاراجه اجیت سنگه عرض کرده معاف کنانید در عرصهٔ چهار ماه فوت شد بعد از و رفیع الدوله برادر کلانش را بادشاه کردند۔ چنانچه عطاء الله نام شاعرے قطعه تاریخ جلوس گفته

قطعهٔ تاریخ

شکر لله که گل بخت جهاں　　از قدوم شه عالم بشگفت
سال این مژده دل از شادیها　　زیب دین خسرو آفاق گفت

در چند ماه او هم ازیں جهاں درگذشت۔

جلوس ابوالفتح نصیرالدین محمد شاہ بادشاہ غازی

محمد شاہ خلف خجستہ اختر جہاں شاہ ابن شاہ عالم بہادر بادشاہ خلد منزل را کہ بقاعدۂ شہزادگاں در زاویۂ عزلت بودند سادات مرقوم الصدر نوید سلطنت عرض کردند چوں مزاج ہمایوں بچنیں سلطنت نشد التماس کردند کہ حضرت بدولت واقبال رونق بخش سریر جہانبانی شدہ اقتدار و مدار سلطنت برائے جہاں آرا مسلم دارند ما بندگاں در اطاعت و جانفشانی حاضریم۔ لہذا در ۱۱۳۱ھ یکہزار و یکصد و سی و یک ہجری اورنگ سلطنت را بفر قدوم میمنت لزوم رونق جاوید بخشیدہ باسم سامی ابوالفتح نصیرالدین محمد شاہ بادشاہ غازی خطبہ و سکہ در چار دانگ ہندوستان جنت نشاں جاری فرمودند۔ چوں سادات از سابق چاشنۂ خورشد خیرگی تمام داشتند غیر از نام سلطنت سررشتۂ ہیچ امر از قبضۂ خود نگذاشتند۔ ایں معنی بمزاج ہمایوں ناگوار آمد و فکر استیصال آں مدبران قبیح افعال پیش نہاد ہمت والا شد۔

ذکر ریاست آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار

نواب معلی القاب خورشید اشتہار نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار خلف نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ ابن قلیچ خاں بہادر عرف عابد خاں امرائے عہد خلد مکانی کہ در وقت رفیع الدولہ بصوبداری صوبۂ مالوہ اقتدام میداشت حسب الایمائے بادشاہ کیواں بارگاہ بزبان مسعود و آوان محمود بعزیمت دکن لوائے ظفر ارتسام برداشتہ بالمیغار عبور دریائے نربدا فرمود۔ سادات باستماع ایں خبر سید دلاور خاں بخشی خود را با فوج گراں و راجہائے ذی شان برائے اعانت عالم علی خاں برادر زادۂ خود کہ در دکن بود روانہ کردند۔ خان مذکور

خان مذکور دواں دواں رسیده وقتیکه رایات فیروزی آیات نواب مستطاب در سواد نگرائی
تعلقهٔ صوبهٔ خاندیس رونق افزا بود زیاده از بیست هزار سوار در رکاب سعادت نبود۔
نصیر الدوله عبد الرحیم خاں بهادر نصیر جنگ و عضد الدوله عوض خاں بهادر قسوره جنگ صوبه دار
ملک برار که این هر دو سردار از نواب معلی القاب قرابت قریبه داشتند و انور خاں صوبه دار
خاندیس با جمعیت خودها آمده همرکاب شدند۔ درین اثنا خبر نزدیک رسیدن آں اجل رسیده
بمسامع جاه و جلال اُفتاد باتفاق اُمرائے مذکور مصلحت برین شد که اول این صید را نخچیر باید کرد
والا در صورت اهمال دلاور خاں و عالم علی خاں اگر هر دو متفق شوند قباحت عظیم خواهد شد لهذا
با وصف فوج قلیل که همگی پانزده بیست هزار سوار مع جمعیت امرائے مذکور خواهد بود همت به
فضل مؤید مطلق داشته همان وقت معاودت کرده بعزم درست و رائے صائب بجانب
آں خیره سر یورش فرمودند۔ چوں دلاور خاں منزل طولانی نموده از مسافت بعید آمده داخل خیمه
شده بود و لشکریانِ او بیخبر از جنگ بعادت معهود بنا بر تلاش دانه و چاره متفرق بودند یکایک
از ملاحظه نشانهائے فوج ظفر موج عالی سراسیمه شده هوش در باخت چار ناچار نقاره کرده سوار شد
و از طرفین جنگ در پیوست و نبردے عظیم روداد۔ ؎

غلط بیں که بدخواه را در سر است — که فیروزی از کثرتِ لشکر است
نداند که هنگام کین گستری — ز حق نصرت آید نه از لشکری

در یک طرفة العین عالمے به تیغ بیدریغ رسید و سید دلاور خاں مقتول گردید و نسیم فتح و فیروزی
بر پرچم لوائے نصرت انتمائے نواب معلی القاب وزید۔ سرداراں و راجهائے که همراه او بودند
بحال تباه مراجعت بشاه جهاں آباد کرده رفتند۔ نواب نامدار بعد حصول چنیں فتح نمایاں که محض
تائیدات الٰهی تواں شمرد سپاس مؤدی نموده باتفاق نصیر الدوله و عضد الدوله از انجا عزیمت

خجستہ بنیاد و انصرام کار سید عالم علی خاں فتنہ مواد مصمم کردہ متوجہ پیشتر شدند۔ عضد الدولہ المضمون
این کہ ؎

چو کارے برآید بلطف و خوشی　　　چہ حاجت بہ تندی و گردنکشی

از راہِ ہدایت کلمات پند آمیز بہ یکے از رفقاے عالم علی خاں نوشتہ فرستاد کہ با احمال و اثقال
خود روانہ حضور پر نور شوند اصلاً مزاحمت نخواہد شد چنانچہ نقل آں براے دریافت بعضے
حقائق بقلم آمدہ۔

نقل خط عضد الدولہ بیکے از رفقاے عالم علیخاں

عوالی پناہ۔ خط بہجت نمط متضمن اخلاص قلبی وایماے دریافت انجام کار بمقتضاے آں
و دریافت اصل مطالب و تقدیم مساعی جمیلہ در اصلاح و جرأت دریں امر و شریک نمودن جناب
مہرباں تہور خاں جیو را نیز دریں باب چہرۂ وصول نمود حقیقت شورش ہندوستان بہ تخصیص دکن
کہ فی الحقیقت زنبور خانۂ فساد است از دست رفتہ ظاہر شدہ باشد۔ نواب صاحب مہرباں
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار از روزیکہ تشریف آوردہ اند مکرر نوشتجات شہامت
مرتبت مبارز خاں بہادر و دلیر خاں و ابراہیم خاں و عبد النبی خاں و سعادت اللہ خاں و امین خاں
بہادر و راجہ چندرسین وغیرہ عملہ صوبجات دکن رسیدہ و می رسد بے شائبۂ تکلف ایں ہمہ مردم
عنقریب ملحق می گردند و تہور خاں و روح اللہ خاں با شیام سنگھ وغیرہ رفقاے راجہ دھراج و
مہارانا عرائض رسیدہ کہ عبور دریاے نربدہ کردند امروز فردا ملازمت می نمایند۔ سپاہ دیگر و زمینداران
اطراف و اکناف روزے نیست کہ جوق جوق داخل لشکر نشوند و ہمہ در عقیدت و اخلاص و
فدویت قسمے دلچسپ کہ در ہیچ فوجے با ہیچکسے در عمر خود ایں چنیں رفاقت ندیدہ باشد قلوب
ہزاراں ذوی نفوس را یکسو متوجہ ساختن و بے توقع اسباب دنیا کہ آں قدر گنج و گوہر و خزانہ بجناب

درین جا کجا بجا نیازی عالمے را مائل و متوقع گردانیدن امر اختیاری نیست فضل خداوند بزرگان
شامل حال دلاور خان وغیره عمده‌هاے آزموده و مردم چیده چیده و برگزیدهٔ فوج نواب امیر
الامرا و متعینان مثل مهاراو بهیم هاڑه که از پدر و پدر کلان بلکه از روز ابتدا در جمهور راجپوتیه چقدر
اعتماد تهور و بسالت است دوست محمد خان روهیله وغیره جماعداران افاغنه علی هذا القیاس
سپاهے که در سرکار نواب امیر الامرا بهادر در وقت رفتن هندوستان ما و شما دیده بودیم و هنود
خلاصه قوم خود را هر یک سردار با امتیاز تمام با خود داشتند و استعداد بدین نوع که زیاده بر پنجاه
هزار سوار غرق آهن و توپخانه از جزائل و رهکله بدستور در وقت کار مردم سپاه و سردار با وصف
آن سعی که از فیلها فرود آمده پیاده پا شده بودند و چه تلاشها که نکردند در دو گھڑی معلوم نشد که
این قدر کوه آتش و آهن کجا پامال گردید و اکثرے را شمشیر نارسیده جان برآمد و بسیارے در کوه
و بیابان و طرق و شوارع که هرگز فوج آنجا بتعاقب نرفته بود مردم اطراف و جوانب هلاک ساختند
و از کشته‌ها شمار نمانده و غیر دست غیب و ظهور غلبه مدد قوی نیست و در مقابل شخصیکه خود موصوف
بچنین صفات و فضل حق بدین مرتبه شامل حال شد و مدد بزرگ برین نمط ظاهر و آشکار-
قلت و کثرت حکم مساوات دارد هرگاه با اینهمه کثرت و هجوم بشر مجتمع باشد ارادهٔ جنگ صاحبزادهٔ
عالی جاه قرین مصلحت نیست که ناموس در خجسته بنیاد و رفاقت مرهٹه که خود بهتر میدانند شایان
اعتماد نه اگر از برائے حفظ ناموس و عزم رفتن هندوستان روادار این همه تصدیع خود و بنده هاے
خدا هستند از انجا که این جانب را با وصف آنکه قرابتهاے قریبه این طرف و وحدت ناموس
درمیان است خیرخواهی طرف ثانی نیز البته منظور نظر هست- بخدمت نواب صاحب مهربان
عرض کرده بمقتضاے صافی باطن ایشان که هرگز توجه خاطر بدنیاے دون مثل دیگر ارباب
دول ندارند توقع آن دارد که خود درمیان آمده با جمیع احمال و اثقال بخیریت و بخوبی از دکن

برآوردہ شود۔ پیشتر ہرچہ صلاح بہتر باشد بعمل آرند۔ چوں اخلاص آں عوالی پناہ حقیقی است خوب غور کردہ جواب خواہند نگاشت دُنیا جاے سہل است و وقت از دست رفتہ باز نمی آید بنابرآں نوشتہ شد پیشتر آنچہ در تقدیر است نمی گزرد زیادہ چہ نگارش رود۔

آں نوجوانِ مغرور یعنی عالم علی خاں بے شعور سخنان موعظت اثر اصلا بخاطر نیاوردہ آمادہ و مستعد جنگ گردید۔ فوج سابق و نگاہداشت دیگر فراہم آوردہ و مرہٹہ را باخود متفق نمودہ قدم جسارت پیش نہاد۔ در سواد بالاپور سرحد تعلقہ برار نواب معلی القاب نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار باتفاق نصیر الدولہ و عضد الدولہ و انور خان وغیرہ سرداران و زمینداران دکن ترتیب صفوف پرداختہ معرکہ آرای کارزار شدند و از آں طرف عالم علی خاں بالشکر گران و توپخانۂ فراواں رو بمیدان نہاد۔ بہادرانِ نبرد پیشہ و مبارزانِ رزم اندیشہ دست جرأت از آستیں برآوردہ و قدم ہمت در میدان فشردہ بازار کارزار گرم ساختند۔ ؎

دو لشکر بہم اژدہا و نہنگ   بہم برکشادند بازوے جنگ
ز ہر دو طرف بارشِ تیر شد   در و دشت پر صید و نخچیر شد
ندیدے ز رفتارِ تیر آنکماں   فرشتہ زمیں آدمی آسماں
ہژبرانِ بیشہ پلنگانِ کوہ   بہم در ستیزہ گروہا گروہ
بخوں ریختن تیز شد تیغہا   برآمد ز دریاے خوں میغہا
ہژبراں فتادند در خون و خاک   زرہ پارہ پارہ بدن چاک چاک
زبانہ کشید آتش رستخیز   بیازارِ عالم در آمد گریز

فوج مخالف تاب استقرار نیاوردہ رو بہزیمت نہاد و عالم علی خاں را چوں گوسفند بدست گرگاں داد۔ غازیان شہامت اندیش سرآں فتنہ کیش را تراشیدہ بر نوک نیزہ نہادند بتوفیقات

ناصر برحق اولیاے دولت نواب مدار مظفر و منصور گشتند و شادیانۂ فتح و فیروزی بلند آوازہ گردانیدند بندگان عالی از حصول چنیں فتوحات عظمیٰ سجدات شکر بدرگاہ فتاح حقیقی بجا آوردہ باہزاراں فرخی و فرخندگی بزمان سعادت تواماں داخل بلدہ خجستہ بنیاد اورنگ آباد شدند قطب الملک عبداللہ خاں و امیرالامرا حسین علی خاں از وقوع ایں سانحہ دست تغابن سودہ و ہیچ و تاب بخود پیچیدہ بفکر انتقام افتادند حضرت ظل سبحانی ظاہراً بنا بر انصرام کاران مہم اماں از دہلی کوچ کردہ متوجہ ایں صوب شدند و قطب الملک را برائے حراست شاہجہاں آباد گذاشتند و امیرالامرا را ہمراہ رکاب سعادت گرفتند۔ درہماں ایام پدر امیرالامرا بخواب او درآمدہ ایں عبارت خواند۔ بَلَغَ وَعْدُكَ وَغَلَبَ عَدُوُّكَ ۔ چوں اجل ورا کشیدہ بیروں آوردہ بود در منزل سوم سر سواری دو کس مرد سپاہی بتقریب گزرانیدن فردِ التماس نزدیکش رفتہ بضرب خنجرہا کار او را تمام کردہ ہگرائے صحرائے فنا ساختند۔ غیرت خاں وغیرہ رفقاے او ازیں حادثہ آگہی یافتہ و ظہور ایں امر باشارۂ بادشاہ جمجاہ تصور کردہ فوج آراستہ تا جلوخانۂ بادشاہی قدم جسارت پیش نہادند و بیک شلک توپخانۂ بادشاہی بہ بادیۂ عدم شتافتند فرمان قضا تواماں متضمن ایں سانحہ بنام بندگان عالی شرف نفاذ یافتہ بود نقلِ آں مندرج گشتہ۔

نقل فرمان محمد شاہ بنام نظام الملک

شکر حضرت مالک الملوک جل شانہٗ کہ بمیامن تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ہر تیرہ بختے کہ سر از اطاعت حکم آفتاب شعاع و اجب الاتباع ما پیچیدہ یا ملازمان درگاہ آسماں جاہ دم مخالفت زد دست تقدیر او را از جان و مال بر انداخت و ہر برگشتہ بخت کہ قدر تربیت و عنایت نشناختہ طریق کفران نعمت اختیار کرد قہرمان مبدع کل او را بخاک

برابر ساخت - تمہید ایں مقال آنکه ششم ذی حجه سنه ۲ امیر الامراے نمکحرام که وجود فتنه آمود ش خار گلشن سلطنت غبار ساحت ملک و ملت بود بسعی فدویان خیر اندیش و خیر اندیشان عقیدت کیش بقتل رسید و ایں معنی موجب عبرت سرکشان نخوت مند و مسرت افزاے خاطر اولیاے دولت ابد پیوند گردید - غیرت خاں و دیگر خون گرفتها بعد انتشار ایں خبر از روے جسارت که عین خسارت بوده بهیئت مجموعی روبروے دولت خانه آواره شده بودند بیک شلک توپخانه مانند بنات النعش متفرق شده بزاویهٔ عدم شتافتند و بقیة السیف بتوسل مقربان اورنگ خلافت سعادت ملازمت دریافته عجز و الحاح وندامت را شفیع جرائم ساخته از سیاست سلطانی نجات یافتند - ظهور ایں لطیفهٔ غیبی بر جمیع بنده هاے آستان کرامت نشان علی الخصوص برایں خانه زاد با اعتقاد مبارکباد لازم که سپاس حضرت خالق تبقدیم رسانیده گوش خلائق را بنواز ش کوس شادمانی بلند آوازه سازد -

چوں قطب الملک عبداللہ خاں برادرش در شاهجهان آباد بود ابراهیم نامی یکے از شاهزادگان را بر تخت نشانده و کمر کیں به انتقام خون برادر بسته رخت ادبار بسوے اردوے معلے آورد لاجرم حسب الحکم قهرمانی لشکر بادشاهی به ترتیب افواج آراسته و مسلح شده رو بمقابله آں جسارت کیش کوتاه اندیش نهاد و آتش نبرد اشتعال یافت بهادران نصرت شعار و مبارزان تهور آثار عالمے را بزیر تیغ بے دریغ کشیده قطب الملک را مع ابراهیم دستگیر کردند و حسب الحکم در قفس آهنی ساختند و بعد از چندے قطب الملک دراں حبس از قید حیات رست - چوں سادات با ولی نعمت نمکحرامی کرده بودند در اسرع اوقات نیست و نابود شدند - بعد حصول ایں فتح هم فرمان محمد شاه بادشاه غازی بنام بندگان عالی شرف نزول یافت -

نقل فرمان محمد شاه بنام آصفجاه نظام الملک

عمدهٔ خانه زاد با فرهنگ نظام الملک بهادر فتح جنگ بعنایت خاص بادشاهی مستظهر و مباهی بوده بداند که بعد کشته شدن امیر الامرا نمک حرام رایات نصرت آیات متوجه دار الخلافت بود بعرض رسید که عبد الله خان شوریده بخت بمقتضای کوته اندیشیها ابراهیم را دست آویز اعتبار خود ساخته با جمعی پریشان روزگار ارادهٔ پیکار با موکب اقبال دارد از انجا که بدولت پرورش یافتهای درگاه مقدس هر چند مستحق سیاست و مستوجب عقوبت باشند بهیچ گونه در خاطر قدسی مظاهر منظور نیست استاده های پایهٔ سریر خلافت مصیر بانواع کلمات هدایت راهنمای آن سرگشتهٔ وادی غوایت شدند - چون قضا و قدر اسباب وبال آن روگردانیدهٔ اقبال مهیا ساخته بود گوش بر کلام هدایت انجام نداشته و چشم دوربین بر توم صفحات سعادت قرین نکشوده قدم جهالت در میدان ضلالت افشرده ناچار رایات ظفر آیات به ترتیب شائسته بآن صوب نهضت نمود دوازدهم سنه ۲ جلوس معلی ببست کروهی از دار الخلافة شاهجهان آباد مضرب خیام فلک احتشام شد آن آوارهٔ دشت خذلان با سپاه و توپخانهٔ فراوان جیود مسعود بازار ادبار کشود - صباح آن شام که تیره روزی او بود به تسویه صفوف پرداخته بکام جرأت پیش آمد - بهادران موکب منصور سر و دست بکارزار کشادند چنانچه از صبح تا شام نائرهٔ جدال و قتال بمرتبهٔ تمام اشتعال داشت خرمن حیات بسیاری از تیره اختران بد سرانجام بآتش قهر حضرت شدید الانتقام سوخت و تائید غیبی که هموارهٔ کار ساز این دولت ابد طراز است چهرهٔ مراد فدویان عقیدت سرشت افروخت یعنی روز دوم وقت نصف النهار که هنگام زوال زمرهٔ بی اعتدال بود سپاه منصور بر اعادی مقهور حمله آورد اکثری به تیغ بیدریغ کشته و آن اسیر

سلسلۂ تقدیر را کہ با محمد ابراہیم از معرکۂ کارزار رو بفرار گزاشتہ آوردند و بتائیدات حضرت ملک العلام نسیم فتح بر پرچم رایت نصرت اعتصام وزید و صبح امید آرزومندان دمید و عرصۂ روزگار از غبار فساد پاک گردید۔ مژدۂ ایں فتح نمایاں و نصرت شایاں کہ ظہور است از نتائج پیشقدمی آں زبدۂ پیشوایاں معرکۂ رزم و قدوۂ فدویانِ باعزم میدانیم مبارک باد لازم کہ سپاس حضرت قدیر برحق بجا آوردہ و کوس کامیابی بلند آوازہ گردانیدہ از نظم و نسق حدود متعلقہ خبردار باشد۔

بعد انقضاے یک دو سال بندگان عالی عضد الدولہ عوض خاں بہادر قسورجنگ را بہ نیابت در دکن گزاشتہ حسب الطلب روانۂ شاہجہاں آباد شدند۔

ذکر وزارت نواب آصفجاہ بہادر

حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی از راہ تفضلات و عنایات بمنصب وزارت ہندوستان جنت نشان ضمیمۂ خدمت صوبداری مالوہ و دکن سرفراز نمودہ قلمدان و خلعت و جیغہ و سرپیچ عطا فرمودند۔ خان دوراں و سعادت خاں امراے حضور از خبث درون رشک بردہ در باطن مخالفت ورزیدند چنانچہ تاریخ "وزارت سست" ۱۱۳۴ ۔ بندگان عالی شنیدہ فرمودند "وزارتم بتجمل" ۱۱۳۴ ۔ رفتہ رفتہ بنابر چندیں وجوہات در حضور صحبت بر آر نشد و مزاج بندگان عالی از تلون مزاجی محمد شاہ و امراے آنجا ناخوش گردیدہ عمداً بیماری خود و مخالفت آب و ہوا ظاہر کردہ و غازی الدین خان بہادر فیروزجنگ خلف مہین خود را بہ نیابت خود خلعت شش پارچہ و سرپیچ مرصع از حضور بادشاہ دہانیدہ مامور گردانیدند و خود رخصت گرفتہ بنابر اعتدال ہوا بہ سنبھل مراد آباد تشریف فرمودند۔ بعد از چندے کہ مزاج فی الجملہ باصلاح آمد

بتقریب تنبیہ حیدر قلی خاں ناظم گجرات کہ گردن از حلقۂ اطاعت پیچیدہ بغاوت اختیار
کردہ بود فوج و کارخانجات سرکار خود و توپخانہ و فوج حضور نیز طلبیدہ عازم بصوب گجرات
شدند و بعضد الدولہ بہادر نوشتند کہ خود را مع فوج و جمعیت مرہٹہ زود رسانید۔ چنانچہ عضد الدولہ
مستعد روانگی شدہ خطے از طرف خود براجہ ساہو کہ در "ستارا" بود نوشت۔

نقل خط عضد الدولہ بنام راجہ ساہو

چوں شامت بخت برگشتہ آفریدہ دامنگیر پاداش اعمال می شود اوّل ثبات رائے
وحسن تدبیر صائب ازو مسلوب می گردد و در دام بیداندیشی افتادہ بسان حرکت مذبوحی
سر شقاوت برداشتہ عدم اطاعت اولی الامر را کہ عین طاعت است واسطۂ پامالی
خود می سازد چنانچہ ایں معنی از بعضے نمک حراماں در ہر دو دمان بوقوع آمدہ احدے پیش
نبرد و بجز مذلت و ندامت نتیجہ نیافت دریں ولا بمقتضاے کم فطرتی و بے حوصلگی حیدر قلی
خاں ناظم احمد آباد گجرات بادی ایں فعل ناعاقبت اندیش گردیدہ سر از اطاعت پیچیدہ قدم در
دائرۂ زوال جان و مال خود گذاشتہ چنانچہ افواج قاہرہ بہ تنبیہ و استیصال و قتل و اسیران
خام خیال از ہر چہار طرف بہ یرلیغ قضا تبلیغ علم برافراشتہ و مقرر گردید بہر طرف کہ بگذرد قتیل
و اسیر نمودہ مجراے نیکو خدمتی در تقدیم ایں امر بجا آرند۔ بنا برآں نواب صاحب مشفق مہربان
نظام الملک بہادر بصوبداری احمد آباد معہ مالوہ بانضمام وزارت و صوبداری دکن از حضور
پرنور مفوض گردیدہ باہشتاد ہزار سوار و تمام توپخانہ شاہی مشمول نوازش تام متوجہ شدند
و بدوستدار نیز عنایت نامجات پیرایۂ ورود بخشیدہ کہ با فوج دکن و جمعیت متعینہ از امرایان
و خوانین بلند مکان و راجہاے ذی شان و دیگر صغیر و کبیر فدویان عقیدت نشاں آمادہ
و تیار گوش بر آواز بوجہ منتظر باید ماند بلکہ قدم پیش گذاشتہ در حدود گجرات و دکن استقامت

باید رسید که هرگاه افواج منصوره از اطراف دیگر بر سر باغی رسد بلا تاخیر تنبیه و تعاقب ازین طرف نیز بعمل آید بفضل الٰهی آن عمده راجهای عالی شان را تقیدے که در متابعت امر خاقانی است دیگرے را نخواهد بود و همانا طریق سرداری آن است که اگر نوکرے از خداوند مجازی خود منحرف گردد سرزنش او را عین صواب و اصلاح متابعان خویش تصور نمایند که من بعد در هیچ دودمان خلاف ظاهر بوقوع نیاید باجی راو پردهان تا حال در آمدن تغافلی دارند و چنین امور در پیش و اکثر چیزها بمصلحت و مشورت بملاقات یکدیگر متعلق که بعون عنایت ایزدی بر وجه اتم میسر است، دیگر سربراهی این مهم اهم کرده می شود۔ بستم ماه صفر سنه ۲ جلوس معلی داخل ستجانه شده از هر طرف افواج سرداران متعینهٔ دکن که بجهت تیاری لشکر و آسودگی ایام برسات بجاگیر اجازت گرفته رفته بودند ملحق به فوج فیروزی میشوند و روز بروز اجتماع مخلصان و ارادتمندان در ترقی و تزاید است بنابر اطلاع نوشته شد باجی راو موکد گردد که زود اینجا برسد و سرداران دیگر نیز جابجا مستعد و گوش بر آواز باشند که هرگاه از خجسته بنیاد بسمت مالوه عزیمت نموده آید بجناح استعجال ملحق فوج فیروزی شوند و داغ عدم ثبات قدم که در جنگ عالم علی خان مقتول بر سینهٔ خودها برداشته اند و چه قدر مزاج سامی کدورت ازان کرده باشد از دل بردارند ظهور این رسم ارادت و اخلاص در جناب حضرت خدیو گیهان و بحضور نواب صاحب نظام الملک بهادر موجب استرضا خواهد بود ان شاء الله تعالی شقاوت اندیش که خود را مرتکب کورنمکی ساخته در طرفة العین پامال خواهد شد۔

چون اخبار یورش بادشاهی بحیدر قلی خان رسید خیریت در اطاعت دیده بالا بالا از راه دیگر عازم حضور گردیده بذریعهٔ خان دوران و سعادت خان شرف ملازمت دریافت۔ بندگان عالی حامد خان بهادر را در صوبهٔ گجرات مستقل کرده افواج و توپخانهٔ بادشاهی روانه

حضور کردہ خود بدولت و اقبال بدکن تشریف آوردند خان دوراں وغیرہ کہ تخم مخالفت در مزرعۂ دل می کاشتند بے اجازت آمدن بندگان عالی بدکن دست آویز ساختہ مزاج بادشاہ را برگردانیدند و فرمان صوبداری دکن بنام عماد الملک مبارز خاں بہادر شہر بہ جنگ ناظم حیدرآباد فرستادند و نیز فرامین بنام دلیر خاں و ابراہیم خاں و عبد النبی خاں و سعادت اللہ خاں و امین خاں و راجہ چند رسین وغیرہ سرداراں درباب رفاقت مبارز خاں شرف نفاذ یافت

ذکر جنگ نواب نظام الملک با مبارز خاں

چوں مبارز خاں از عہد فرخ سیر بصوبداری حیدرآباد مامور بود بعدل و داد و قول پروری ملک را آباد ساختہ خزانہ و سپاہ دلخواہ داشت و افواج مرہٹہ و اکثر مفسداں را بارہا بفوج قلیل خود شکست دادہ غالب می شد و شہر پناہ حیدرآباد از سنگ و آہک تجویز کردہ بنا انداخت دوازدہ سال رعایا و برایا و سپاہ و منصبدار و جاگیردار در عمل او برفاقت و آسودگی بسر می بردند از صدور حکم بادشاہی خیال ترقیات دولت تصور نمودہ ندانست کہ وقت آخر حیات است و از حب جاہ سوابق ارتباط و قرابت دیریں مدنظر نداشتہ بہ ترتیب افواج پرداختہ عزیمت جنگ نمود ہر چند بندگان عالی روابط سابقہ بہ بیان آوردہ پیغام صلح دادند کہ آں طرف دریاے گنگ صاحب انتظام ملک نمایند و ایں طرف گنگ ملک از ما باشد لاکن بخاطر مبارز خاں بہادر اصلا نگذشت و سرداران مرقومۃ الصدر را و فوج مرہٹہ با خود متفق کردہ از حیدرآباد عازم شدہ متصل شکر کھرلہ برسید منہیان اقبال مآل عدو اخبار مبارز خاں بہادر متواتر معروض داشتند بخاطر مبارک نمی گزشت کہ براے ملک و مال جنگ و جدال واقع شود زبانی معتمداں و مقرباں باز ہم بعنوانہا گفتہ فرستادند کہ مارا روابط قدیم و قرابت و اتحاد صمیم ملحوظ

بنابریں دریں مدت بنجبال خیال صوبۂ حیدرآباد بخاطر نیاوردیم گفتۂ ارباب غرض و نوشتۂ
حضور که برائے عالم کشی ایں فکر کرده اند مصدر بدنامیها نباید شد وازیں خیال باید گذشت لاکن
مبارزخاں اصلا راضی به صلح نشد واز تاکیدات حضور و غرور شجاعت خود و اجتماع افواج
موفور بیش از بیش در مخالفت کوشید و ازیں اراده باز نگردید لاجرم بندگان عالی باتفاق
عضد الدوله و نصیر الدوله و دیگر سرداران عمده به ترتیب افواج پرداخته بعزم جنگ سوار شدند
در سنہ ۶ جلوس محمد شاهی مطابق سنه ۱۱۳۷ یکهزار و یکصد و سی و هفت هجری متصل "شکر کهڑله" که
چهل کروهی خجسته بنیاد است مقابله هر دو لشکر رو داد چوں موسم بارش بود بندگان عالی پیش
اندیشی که لازمۂ سری و سرداری است بکار برده بالائے پشته بالشکر ایستادند زیر آں پشته ناله
بود که گلوله بسیار داشت رائے بالچند منشی عضد الدوله تدبیر انگیخته تمام توپخانه رو بمیدان
کنار ناله نهاده قناتها پیش کشیده پنهان کرد وقتے که جنگ شروع وافغاناں و سپاه مبارزخاں
سراچه و قنات دیده گمان بردیره و ناتیاری فوج کرده اسپاں تاخته حمله کردند چون نزدیک
رسیدند رائے بالچند توپخانه سر داد چوں تمام میدان و ناله پر از گلوله بود سوار و پیاده غرق آب
و گل شد و از آتش توپخانه بباد فنا رفت و هیچ تردد جنگ و گریز از آنها پیشرفت نشد۔
هزاراں سپاه کشته شده دفعۂ دوم خود مبارزخاں حمله کرد مردم از هول توپخانه تن ندادند و منهزم
گشتند و مبارزخاں را ضرب تفنگ رسید عضد الدوله بهادر فیل سواری خود پیش رانده
مبارزخاں را کشت "شهید منزل" ۱۱۳۷ خاص تاریخ اوست فتح عظیم به سهل ترین وجوهات
نصیب اولیائے دولت بندگان عالی گردید شادیانۂ فتح نواخته برائے انتظام حیدرآباد
متوجه ایں طرف شدند شهامت خاں پسر کلاں مبارزخاں مع قبائل و اثاث البیت بقلعۂ
محمد نگر گلکنڈه رفته مستعد جنگ شد۔ بندگان عالی به انواع تشفی و دلاسا و رغبت و هراس

مستمال ساختہ بے جنگ اورا از قلعہ برآوردہ عطا یار خاں را بقلعہ محمد نگر سرفراز فرمودند و در بلدۂ حیدرآباد جلوہ افروز گردیدہ داد کامرانی خلائق دادند۔ شہامت خاں و خواجہ محمود خاں عرف امانت خاں را بخطاب مبارز خاں امتیاز بخشیدہ و حامد اللہ خاں و دیگر اقربائے مبارز خاں شہید را باضافۂ مناصب و خطابہا سرفراز کردہ جاگیرات جید تنخواہ فرمودند چنانچہ تا وفائے حیات ہر کدام بآرام تمام بسر بردہ محمد شاہ بادشاہ باستماع چنین فتح درازاے آں خطاب آصف جاہ بہ نظام الملک فتح جنگ سپہ سالار و از اصل و اضافہ بمنصب ۷ ہزاری ذات ۷ ہزار سوار سرفراز فرمودند و قلمدان نیابت وزارت بہ قمر الدین خاں عطا شد

بناے حویلی نظام الملک بہادر

در بلدۂ حیدرآباد بمکانے کہ سابق عمارت جلا محل بادشاہی بود و میرزا احمد خویش کلاں سلطان عبد اللہ در آں مکان سکونت می داشت بندگان عالی در آں جا حویلی احداث فرمودہ عمارات عالی مشتمل بر دیوان بار عام و خلوت و خوابگاہ و محلسرائے بہ ترتیب مالا کلام و استحکام تمام و احاطۂ دیوار بلند بدو عظیم و جلوخانہ بوسعت کمال و نقارخانہ فلک مثال بسعی کار پردازان سرکار و معماران نادرہ کار صورت اتمام یافت۔ در آں حویلی مبارک دولتخانہ بندگان عالی قرار یافتہ بدولت و اقبال "شرف المکان بالمکین" شدند و آں مکان ہنوز نشان مستقر صدر جاہ و جلال گردید۔ آب نہر تالاب جلپلی در حوضہاے دولتخانہ جاری است۔

بناے بنگلۂ گوشہ محل و بناے حیدر محل

چون مزاج مبارک بندگان عالی اکثر بہ تماشاے روضات دلکش و عمارات فرح بخش مائل بود گاہ گاہ براے تنشط خاطر بسیر و شکار سواری می فرمودند روزے بگوشہ محل تشریف بردہ بعد از سیر و تماشا ارشاد شد کہ درمیان ایوان ما بین بنگلۂ چوبیں تیار سازند حسب الحکم

نجاران صنعت طراز و معماران هنر شعار بنگله چوبی بغایت مطبوع بحسن تقطیع تیار نمودند و نقاشان مانی شعار برنگ آمیزی ایوان و نقاشی رنگارنگ رونق داده خال رخسار آن عمارت فلک شکوه گردانیدند و نیز موافق امر عالی مقابل عمارت گوشه محل آن طرف حوض عمارت عالی شان بطرح عجیب و غریب که ساده و پرتکلف توان گفت بچندے صنعت و محنت بغایت متانت و استقامت مترتب یافته بجدید محل موسوم شد و روبروے آن حوض و فواره و خیابان بندی برونق تمام صورت اتمام پذیرفت رباعی۔

این مقام خوش که مستغنی است از نقش و نگار — هست با جنات تجری تحتها الانهار یار
چون دل دانا درو پیداست صورتهاے غیب — بسکه مصقول است دیوار و درش آئینه وار

چون موکب همایون کوکب برد لاور خان و عالم علی خان و مبارز خان منصور شد دیگر کسے را در دیار دکن تاب مقاومت نماند اگر فوج مرهٹه در ملک محروسه گزر می کرد سر جنگ واقعی می یافت لهذا راجه ساهو و راؤ بالاجی پردهان از غلبه و تسلط افواج منصوره متنبه شده فیمابین صلح قرار داده مدام پاس قرار و مدار می داشتند و زمینداران و پالیگران ملک کرناٹک بیجاپور و کرناٹک حیدرآباد پیشکشات لائق قبول کرده سال بسال داخل خزانه قلعه محمد نگر مینمودند انتظام دکن چنانچه باید بمنصه شهود جلوه ظهور یافت و در شش صوبه که عبارت از صوبه خاندیس و صوبه خجسته بنیاد و صوبه محمدآباد بیدر و صوبه برار و صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد و صوبه بیجاپور باشد علیحده علیحده بهرجا نائب ناظم مع فوج میماندند و خود بدولت و اقبال هرسال در اضلاع و اطراف ملک بطریق سیر و شکار لشکر کشی فرموده انتظام و رونق بخش می بودند بناے شهرپناه که از وقت مبارز خان شد براے اتمام آن حکم صادر گشت چنانچه باصراف لکوک شهرپناه مستحکم از سنگ و آهک تیار شده موجب تقویت ساکنان این شهر گردید و بهمه باغها و عمارات قدیم و جدید حکم

مرمت واحتیاط قرار واقعی ورود یافت وداروغهٔ عمارت برائے ایں کار مقرر شد۔

هنگامهٔ نادرشاه در شاهجهان آباد

بعد از مدتے خبر آمد آمد نادرشاه از ایران بجانب هندوستان گرم شد و بندگان عالی حسب الطلب محمد شاه بادشاه غازی عزیمت دار الخلافت شاهجهان آباد کرده نظام الدوله میر احمد خاں بهادر ناصر جنگ خلف خود را به نیابت خود در دکن گذاشته و مدار المهام محمد انور الله خاں بهادر را باختیار عزل و نصب عمال باقتدار تمام با تالیقی صاحبزاده مامور فرموده و خواجه نور الله خاں را مع فوج به نیابت نظامت حیدر آباد گذاشته خود بدولت و اقبال متوجه جناب سلطانی شدند۔ شمهٔ از احوال نادرشاه که بشاهجهان آباد آمده بود این است که در سنه ۱۱۵۱ یکهزار و یکصد و پنجاه و یک هجری نادرشاه کابل و قندهار و غیره متعلقه هندوستان گرفته عزیمت ایں طرف نمود محمد شاه بادشاه بعد تدابیر و مشورهٔ امرا غرهٔ رمضان سنه الیه از شاهجهان آباد با پنجاه هزار سوار مع آصفجاه نظام الملک و قمر الدین خاں وزیر و صمصام الملک و خان دوراں و غیره امرا برآمده داخل شب خانه شدند۔ پنجم ذیقعده به کرنال رسیدند منهیان اقبال خبر رسانیدند که نادرشاه با پنجهزار قوم افشار جزائل ندازکه آنرا تومن شاه گویند و پنجاه دسته سوار که در اصطلاح مشهدی هزار را دسته می خوانند و سه دسته تفنگچی و بنگاه بے حساب که هر یکے از سوار و پیاده دو سه اشتر و دو سه خچر آذوقه دار و ده کروهی کرنال رحل ادبار انداخته همه سپاه از سوار و پیاده کرته و کلاه سقرلاط و اکثرے کرته زره در زیر آں دارند۔ بروفق تجویز آصف جاه نظام الملک مورچال گرد لشکر بسته شد خیول افیال و فحول رجال باسلاح و یراق مالامال نهار و لیال مستعد و مهیا گردیده مترصد جنگ و جدال بودند دهم ذیقعده

نادرشاہ بفاصلہ سہ کروہ منزل گاہ ساختہ طلیعہ ہاے افواج او بر مردم کہنی ہند تاختہ وسراندا ختہ
آہنگ جرأت بنمود آوردہ مردم ہند را کہ از مدتے بہ تن پروری و عیاشی بودہ از تردد ات
رستہ بودند سراسیمگی و ہراسانی تمام رو داد دریں ضمن خبر نزدیک رسیدن سعادت خاں کہ بحق
ہندوستان نحس اکبر بود سامعہ پیرا گردیدہ بادشاہ و سپاہ را تقویت دست داد۔ نادرشاہ ہم
بانتظار سبقت محمد شاہ بجاے خود درنگ گنجایش بود و بفہم و فراست دریافت شجاعت و جلادت
ارکان سلطنت ہندمی نمود چنانچہ پانزدہم ماہ مذکور برہان الملک سعادت خاں داخل لشکر
گردیدہ سر سواری ملازمت بادشاہ حاصل کردہ مورد تحسین شد خبر شنید کہ فوج طلیعۂ نادرشاہ
بہ بنگاہ او تاختہ زد و برد می نمودند۔ آں عجول جہول بے توقف عطف عناں کردہ بگراں حماقت
بجمایت بہیر تاخت فوج نادرشاہ بحکم "الحرب خدعۃ" کشاں کشاں سوے معسکر خود برد
آں ابلہ ندانست کہ بر افواج قاہرہ بہ ہمزن عراق و روم و لکوک افاغنہ یوسف زئی و
پشاور بوم باایں کم بضاعت چرا میرود ناگاہ چہار دستہ سپاہ سرخ کلاہ با طپانچہ بندوق
آتشبار و یکدستہ تیر انداز و نیزہ باز برق کردار بیکبار نمودار گشتہ در چشم زدن ہنگامہ آراے
پیکار و شورش افزاے کارزار شدند دفعۃً از بارش غلولہ مانند تگرگ و ژالہ و ریزش تیر بوارق
صفیر عالمے را از پا انداختہ سعادت خاں را دستگیر نمودند خان دوراں کہ بوقت شتافتن
سعادت خاں بموجب حکم بادشاہ بکمک او تعین شدہ بود با دو دستہ فوج نادرشاہ دوچار
شد و حرکت مذبوحی کردہ و خلقے را مثل گوسفند حوالۂ گرگان خونخوار نمودہ عنان وزدی ساختہ
پناہ لشکر معسکر بادشاہ برد مظفر خاں برادر او با پسر کلانش شربت شہادت چشید قمرالدین خاں
وزیر و آصف جاہ بہادر کہ باعانت خان دوراں چند قدم تا لب شاہ نہر کہ از زیر کرنال میرود
رسیدہ بودند استادہ ماندند چوں شام نزدیک بود معاودت کردہ بخیریت داخل خیمہ شدند

روز دویم نادرشاه باستفسار احوال سعادت خاں و دریافت کشاکش ارکان سلطنت
هند عزم جنگ نکرد سپاه هند فرصت غنیمت دانسته برخے بزیارت قبهٔ شاه شرف بو علی قلندر
که در کرنال است رفتند و بسیارے ازیں بهانه به پانی پت خزیدند و اکثرے تا دهلی نه ایستادند
آصف جاه نظام الملک بهادر چوں حال فوج بادشاه تباه دید لاچار باب مصالحت
کشاده سید لشکر خاں و نجم الدین خاں را بخدمت نادرشاه فرستاده بقسم مصحف مجید طرح
صلح انداخت و روز دوم خود بجناب شهنشاه رفته سعادت ملازمت دریافت شهنشاه
حسب ظاهر تفضلات کرده بحضور خود طعام خورانید و خلعت داده برائے آوردن محمد شاه مرخص
نمود همهاں روز خان دوراں مجروح با دل چاک و غمناک فراق فرزند دلبند و برادر ارجمند
و دیگر خویش و پیوند ودیعت حیات سپرد بستم ماه ذیقعده محمد شاه را آصف جاه تخت
رواں سوار کرده خود مع قمر الدین خاں و جمیع بنده هائے عمده سلطاں پیاده پا در جلو شده
قدم بقدم روانه بارگاه نادرشاه گشتند چوں قریب بعسکر شاه رسیدند شاهزاده باستقبال آمد
محمد شاه چیغه و مالائے مروارید در سر و گردنش کرده رواں شدند چوں متصل خیمه رسیدند
نادرشاه برآمده رسم معانقه بعمل آورد و بر یک تخت نشستند تا دو گهڑی صحبت داشته محمد شاه
را رخصت کرد چنانچه بوقت شام بلشکر خود رسیدند و روز دیگر آصف جاه پیش شهنشاه آمد
و شد داشتند روز چهارم شاه برائے انفصال پیشکش نشاند روز پنجم حکم کرد که محمد شاه را نیز
بیارند چنانچه بسواری فیل از راه جنگ گاه که پشته پشته لاشها یکجا انداخته بودند آورده خیمه علیحده
ایستاده کرده فرود آوردند و دو دسته تفنگچی چوکی نشستند۔ روز سیوم فرمود که همه خزینه و جواهر
و نفائس و اقمشهٔ نوادر آنچه در رکاب بود داخل سرکار نمودند و اکثر کارخانجات بغارت رفت
صفیر نفیر بفلک اثیر رسید و هول رستخیز پدید گشت و جمیع امرایاں مع مال و منال در حیطهٔ قید

درآمدند و به هر سردار سرهنگے مؤکل بود تا سعادت خاں با شهنشاه ساخته از جانب شاه برای
بندوبست شاهجهان آباد روانه شده بشهر رسیده دلاسای خلائق کرده مردم شاه جابجا
نشاندند نادرشاه بنگاه خود را از سرهند طلب داشته بالکوک شتر و استر پر از جو و گندم و قند و شکر و
انواع اذوقه هفتم ذی حجه بباغ شالامار فرود آمده فرمود که آصف جاه بخانه خود رفته تسلی
مردم کند و تمام اهل حرفهٔ هند داخل شهر شوند که وقت سواری راه بر فوج تنگ نگردد۔ آصفجاه
و جمیع مردم هند غنیمت دانسته موافق حکم بعمل آوردند نهم ماه که عرفه عید الاضحی و روز جمعه بود
صبحگاه نادرشاه با سپاه و بنگاه خود بشهر پناه درآمده داخل ارک سرخ سلطانی شد و محمد شاه را
نیز در قلعه داشت دهم ماه روز عید خطبه بنام نادرشاه خواندند سعادت بمصلحت آصف جاه
که غدهٔ محض بود زهر خورده رو بزمین کرد۔ روز سیوم چند لچه لبیجیا شهره دادند که نادرشاه از عالم
درگذشت مردم شهر عظیم الله خان چند مردم خراسانی را کشتند و حقیقت بعرض شهنشاه رسید
وقت صبح شهریار لباس سرخ پوشیده و شمشیر از نیام کشیده از محلسرا برآمده حکم قتل عام فرمود
اول با آصف جاه پرسید که این آتش فتنه را تو افروختی مصطفےٰ خاں وزیر زبانِ شفاعت
گشاده که شب بخانهٔ من بود و طعام همراه من خورد این فتنه ازیں صادر نشد خراسانیان از دلی دروازه
و بیرون آں تا نخاس و عیدگاه کهنه و چوراهه و قدم شریف عالم را به تیغ گرفتند تا سگ و گربه
هم نگذاشتند و خانها را سوختند و تاراج کردند در دو سه گهڑی پنجاه شصت هزار بے گناه از
هندو و مسلمان به تیغ آمد چوں خبر بشاه رسید شمشیر در نیام کرد و فی الفور اماں داد بعد عید گویا
قربانی بنی آدم شد۔ روز دوم سید نیاز خاں و سید شهسوار خاں که هر دو جوان خوش قد و خوش رو
بودند با تهام فتنه انگیزی یکے را شکم پاره کردند و دوسرے را گردن زدند پس از چند روز که سوال و
جواب پیشکشات انفصال شده محمد شاه را بحضور طلبیده بر تخت نشانید و مدام مورد تفضلات

وعنایات می داشت - درعین هنگامهٔ نادرشاه باجی راؤ مقهور وقت تزلزل وتخلل یافته
با فوج کثیر بخجسته بنیاد رسیده بتاخت وتاراج دیهات نواحی دست تطاول دراز کرد -
ناصرجنگ بهادر بالشکر خود بعزم تنبیه او از شهر برآمده بجنگهای عظیم مقهور مذکور را برآورده
تا گلشن آباد گزرانیدند وبتائید الٰهی بر اعدا مظفر ومنصور شدند بندگان عالی درحضور احوال
شورش دکن معروض داشته فرامین محمد شاه بنام جمیع سرداران دکن حاصل کرده فرستادند
چنانچه دراں وقت که فرمان بنام ناصرجنگ بهادر ورود یافته بود نقل آں مندرج است

نقل فرمان محمد شاه بنام ناصرجنگ

شهامت وبسالت مرتبت ابهت وآیات منزلت عمدهٔ امرای با فرهنگ خانه زاد
صادق الاعتقاد نظام الدوله میر احمد خاں بهادر ناصرجنگ مستظهر عنایات وتفضلات
بادشاهی بوده بداند دریں هنگام عشرت آغاز نصرت انجام که بشمول الطاف بے نهایت
الٰهی وظهور لطائف غیر متناهی نزول رایات عالیات والویهٔ ظفر سمات حضرت شاهنشاه
جم قدر سلیمان حشمت فریدوں فر سکندر شوکت زینت بخش سریر خلافت وجهاں پناهی شایستهٔ
خطاب مستطاب شاهنشاهی مؤید دین متین احمدی مروج ملت بیضاے احمدی بادشاه
عالم وعالمیاں خدیو زمین وزماں دین پرور عدالت گستر سایهٔ رحمت خالق اکبر خلد الله تعالیٰ
ملکهٔ وتجری فی بحار السلطنة فلکه عرصهٔ هندوستاں را رشک فرماے طبقات بهشت بریں
ساخته وقوافل امن وامانی بمعنانی عساکر تائیدات قادر مستعان از ششجهت دریں مملکت
دو اسپه تاخته ومهابت وصلابت جنود شاهنشاهی بعون وصون الٰهی قاف تا قاف عالم
را فرا گرفته زنگ فتنه وفساد از چهرهٔ ارباب بغض وعناد درانداز پرواز وفولاد سختی وسنگدلی
اصحاب بغی وطغیان دربوتهٔ هول وهراس سرگرم گداز است هاتا دمیدن صبح ایں دولت عظمیٰ

از آثار طلوع خورشید جہانتاب اقبال ابد قرین ما و یاوری طالع ساکنان این مرز و بوم است اگر اوراق اشجار در ہیکل عنصری روزگار یک قلم زبان گردد شمہ از شکر ایں موہبت کبری ادا نمی تواند شد خلائق کہ بصدمات اخبار لے لے باقتضائے قصور مدرکہ واعوجاج فہم زمام صبر و طاقت و عنان توسن طبیعت را در قبضۂ ہول و ہراس داشتند اکنون علی الدوام تلاوت آیۂ کریمہ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا مواظبت دارند و تلاطم بحار مہر و محبت و شفقت بے نہایت از جناب اشرف ہمایوں شاہنشاہی و صورت بستن اتحاد حقیقی و زائل شدن آثار دوئی و استحکام اساس خلت و ولا و تشید مبانی صدق و صفا ازیں جانب یعنی یک روح و دو قالب را ذہن نشین خاص و عام ساختہ نظر بریں انشاء اللہ تعالی اگر در ناحیتے فتنہ بلند شود قشونات شاہنشاہی از ہمہ طرف مانند قطرات باراں و رشحات موسم نیساں جلوہ ریز رسیدہ بضرب جزائل و تیغ و خنجر فرو می نشانند و دمار از روزگار تیرہ درونان ظلمت سرشت برمی آرند و مکرر فرمودہ اند کہ بعد معاودت ما اگر بد بختے را از برگشتگی ورق طالع در ملک دکن وغیرہ ہوائے فتنہ در سر افتد حکم میفرمایم کہ بمجرد ورود خبر قشونات فلاں حدود از بندر عباس سوار کشتیہا شدہ بالوازم توپخانہ و مصالح قتال و دشمن گذاری مثل برق خاطف خود را بہ بندر مبارک سورت رسانیدہ پاشنہ کوب و جلوہ ریز بسر وقت اشقیا رسیدہ دود از دمار را د بار ضیباں برآرند و نزہتکدۂ مملکت را از خس و خاشاک وجود ناپاک مخالفاں صفائی تام دہند دریں ولا سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ بساط ابہت و عظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر

مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشاے مجلس خاص محرم خلوتسرائے
اخلاص کارفرماے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امراے عظیم الشان
استظہار مجاہدانِ با عزم افتخار دلیران معرکۂ رزم امیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر
عالی مقدار رکن السلطنت پادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار
بعرض ہمایوں رسانید کہ باجی راؤ مقہور در نواحی خجستہ بنیاد آوارہ شدہ مصدر شوخیہا گردیدہ بود
آں خانہ زاد با فرہنگ سر جنگ واقعی باو رسانیدہ دست تطاول مقہور را از جمہور رعایا
کوتاہ ساخت ظہور ایں امور از آں خانہ زاد باموقع و بجا شد لہذا العمدۂ راجہاے ذی شان آنجا
ساہو و شہامت و بسالت پناہ باجی راؤ سمت تحریر پذیرفت کہ مراتب مرقومہ را ملحوظ و
مدنظر داشتہ بجمیع اتباع و اشیاع و سائر اعوان و انصار خود تاکید و تہدید شدید
نمایند کہ از قرار داد و عہد و پیمانے کہ از سالہا بمیمنت انعقاد پذیرفتہ یکسر مو تخلف نورزند
و بر صراط المستقیم متابعت و اطاعت چنانچہ باید و شاید ثابت قدم باشند کہ ہر آئینہ پاس
ایں روئیہ مرضیہ مورث بہبود و فلاح و مثمر افزائش خوشنودی و رضا خواہد بود - مرقوم ۱۲ محرم
سنہ ۲۱ جلوس والا" - نادر شاہ در شاہجہان آباد زیادہ از یکماہ ماندہ تمام خزانہ و جواہر بادشاہی
مع تخت طاؤسی و کل آلات مرصع با اسپان و افیال مع اموال قمر الدین خان و آصفجاہ و غازی
الدین خاں بہادر فیروز جنگ و سوداگراں و ساہوکاراں وغیرہ مالداران دہلی بضبط سرکار
خود آوردہ و قرص طلا و نقرہ مثل آسیا ساختہ ہمراہ گرفتہ و عہدنامہ بمہر و دستخط محمد شاہ
گرفتہ رہگراے سمت قندہار گردید -

نقل عہدنامہ محمد شاہ کہ بنادر شاہ نوشتہ دادند

قبل زیں بندگان اعلیحضرت کیواں منزلت بہرام صولت مریخ سطوت شہنشاہ جہاں

سلطان السلاطین دوراں بادشاہ ظل اللہ اسلام پناہ خاقان سکندر شان آسماں بارگاہ
السلطان والاکرام الخاقان العظام نادرشاہ ظل اللہ خلد اللہ ملکہٗ ایلچیان سرکار محمد خان
ترکمانیہ را از قندھار برائے بعضے امورات روانہ حضور ایں نیازمند درگاہ آلہی نمودہ اند
کارگزاران دولت ابد مدت او در صدد توقف و تعطل جواب نامہ و عدم سر انجام مطالب داختہ
متحرک سلسلۂ مخالفت گردیدند تا اینکہ ورود موکب ہمایوں آں اعلیٰ حضرت بحدود ہندستان
اتفاق افتاد و در قصبۂ کرنال جنگ سلطانی واقع شد نیر تجلی الظہور فتح و ظفر از مشرق آں دولت
بے زوال طالع گردید و از فیض ملاقات بزم و رزم ہمایوں بہرہ ور گشتہ باتفاق یکدیگر در دار
الخلافت شاہجہاں آباد داخل شدیم و تمام خزائن و نفائس و جواہر کنوز ما بعرف سلطنت ہندوستان
برسم نیاز بموجب تفصیل علیحدہ متعلق متصدیان سرکار ساختیم و آنحضرت نیز حسب الالتماس
ایں نیازمند درگاہ آلہی بعضے بحیطۂ قبول وصول در آوردہ در عالم اہلیت و اتحاد و خلت و
وداد کہ مراعات سلسلۂ عالیہ گورگانیہ و مراقبت دودۂ اصل ترکمانیہ مطرح نظر قدسی منظر
ایشاں می باشد تاج و نگین سلطنت را بدستور سابق بایں نیازمند درگاہ آلہی مفوض و
مبذول فرمودند ایں عطیہ و عنایت کہ از پدر دربارۂ فرزند و از برادر بہ نسبت برادر بعمل
در نمی آید مغتنمات دانستہ در اداے تشکر ایں معنی تمامی ممالک غربی رود اٹک و دریاے
سندھ و نالۂ سگرہ متصل از دریاے سندھ کہ عبارت از پشاور و دارالملک کابل غزنین
و کوہستان مساکن افغاناں و ہزارہ جات و قلعہ بھکر و سکر و حد آباد و درہ جات مساکن
و بلوچیہ وغیرہ مع صوبہ ٹھٹہ و قلعہا و قصبہ ہا و مدین و پرگنہ ما ولی و کشمیر و سائر پرگنات پشاور
با جمیع قلاع و مواضع حدود و مزارع و پرگنات و بنادر از ابتداے متابع رود خانہ اٹک
تا جنگدر ہا و اماکن کہ آب مذکور متصل رویۂ شہا قرار گرفتہ تا حدیکہ دریاے سندھ و نالہ سگرہ

که بدریاے محیط اتصال یافته وناله سگرا واقع شد مخصوص آں دولت نادره ضمیمهٔ ممالک
محروسهٔ آں سلطنت قاهره نمودیم که من بعد گماشتگان آں دولت خداداد و بندگان آں
آستان سپهر بنیاد و مناقشهٔ ضبط و ربط ولایات و پرگنات مذکوره بعهدهٔ عمال و عقد مهمات
جزویه وکلیه اهالی و موالی سکنه و رعایا ولایات آنها بوده اولیاے ایں دولت ابدقریں ممالک
مسطوره را از ولایت متعلقه ایں نیازمند درگاه الٰهی موضوع و مرفوع القلم از امر و نهی متعلقهٔ
آنها دانسته بهیچ وجه دخل در ولایات و پرگنات مذکوره و سکنه و رعایاے آنها ننمایند و
اصل واقعه بهر دیولے بندر واقعه سگره و ولایت جانب شرقی رودخانهٔ اٹک و دریاے
سنده وناله سگره واقع شده باشد متعلق ممالک هند خواهد بود - مرقوم چهاردهم شهر محرم الحرام
سنه ۱۱۵۲ھ -

نادرشاه را داعیهٔ تسخیر هفت اقلیم مرکوز خاطر بود بعد از امیر تیمور غیر از وکسے بعرصه نیامده
لهذا خزائن و نفائس و جواهر تمام شاهجهان آباد و تعهدنامه محمد شاه گرفته سلطنت به محمد شاه
بدستور سابق مسلم داشته از جانب قندهار روانهٔ ترکستان شده و از آنجا بطرف روم و دیگر ممالک
لشکر کشیده همه جا فتحیاب و کامیاب گشت - بعد از مدتے که اجلش نزدیک رسید بخاطرش
گزشت که سرگروهان ایران فی الجمله خیره شده اند باتفاق پسر خداداند کدام وقت خدعه
کنند لهذا براے قتیل و اسیر آنها سرداران افاغنه را که زیاده تر از آنها انبوه شده بودند،
سرشام کنگایش نمود که آخر شب طبل جنگ بصدا می آید بغتةً بر خیام فلان فلان سرگروهان
ایران ریخته قتل و خونریزی آغاز کنند از آنجا که گرد خرگاه شهنشاه توپخانه جلبنی دیگر کارخانجات
چوکی ایرانیاں بود یکے از افاغنه که به یکے از مردم ایراں دوستی می داشت ایما کرد او بسرگروهان
خود خبر رسانید که آخر شب کار شماها آخر می شود همه متفق شده دو کس را براے کشتن نادرشاه

مقرر کردند چنانچه یکے از آنها که لاغر بود وقت سه پهر شب در خیمهٔ بیچوبهٔ نادرشاه درآمد زنیکه پاے بادشاه مالش می کرد یعنی می کوفت خوف برداشته خاموش بدر رفت - آن جوان لاغر بدو ضرب تواتر کار نادرشاه قوی هیکل را بآخر رسانید و سرش بریده پیش سرداران خود آورد و هیچ آوازے از خرگاه سلطانی بلند نشد - افاغنه مستعد پیکار شده منتظر طبل جنگ بودند و جمیع اهل ایران توپخانهٔ جلبنی و دیگر کارخانجات حرب که تفویض آنها بود آماده و مستعد بطرف فرودگاه افاغنه کرده انتظار آمدن آنها داشتند چون توقف بسیار براے طبل پیکار شد وقت صبح کاذب افاغنه بخرگاه سلطانی کس فرستاده بر ماجرا مطلع شدند و خائب و خاسر راه ملک خود گرفتند اهل ایران نظر بر کثرت انبوه افاغنه که مبادا از راه برگشته خدعه کنند دو شبانه روز آمادهٔ جنگ استاده بودند - شاعرے در تاریخ نادرشاه گفته ؎

سر شب سر قتل و تاراج داشت　　چو شد صبح نے تخت و نے تاج داشت

بیک گردش چرخ نیلوفری　　نه نادر بجا ماند و نے نادری

بعد رفتن نادرشاه از هندوستان نواب آصفجاه در شاهجهان آباد بحضور بادشاه چندگاه اقامت داشتند و در دکن بعضے قابو جویان ناعاقبت اندیش بنا بر ماندن بندگان عالی مدت چهار سال بهندستان و واردات هنگامهٔ نادرشاه که تهلکهٔ عظیم در تمامی ممالک برپا شده بود مزاج صاحبزادهٔ عالی درجه ناصر جنگ بهادر از درجهٔ اعتدال طاعت منحرف ساخته بجادهٔ عناد رهنمون شد چنانچه سید جمال خان و عبدالعزیز خان و میر عبدالرزاق خان و فتیاب خان وغیره ازان گروه شقاوت پژوه بودند و خدمات عمده و جاگیرات سیر حاصل براے خودها گرفتند -

ذکر آمدن آصفجاه از شاهجهان آباد بدکن

آصفجاه نظام الملک بهادر از روے وقائع دکن و عرائض بعضے دولتخواهان جانفشان

کیفیت بغاوت ناصر جنگ و حیلہ سازی مفسدان پرنیرنگ دریافتہ عزم آمدن داشتند چون
از حضور سلطانی برائے رخصت توقف بود لاچار ماندند درین اثنا فوج مرہٹہ مقہور بطرف
بھوپال انتشار یافت و بندگان عالی از حضور برائے تنبیہ و تعین شدند۔ چنانچہ بندگان
عالی بتعاقب غنیم لئیم تا مالوہ رسیدہ و از آنجا عبور نربدہ بدکن آمدند و در خجستہ بنیاد داخل شدند
عرضی بحضور محمد شاہ بادشاہ درباب معذرت بے رخصت آمدن خود و کیفیت انحراف ناصر جنگ
ارسال داشتند چون خبر از اکثر مطالب می دہد لہذا نقل آن بقید تحریر در آمد۔

نقل عرضی آصف جاہ بجناب محمد شاہ

ہنگام روانہ شدن از دکن بغرض استیلام عتبہ سپہر احتشام جماعۂ ناعاقبت اندیش
بدفرجام و گروہ کافر کیشان شقاوت ارتسام را کہ باعتماد حقوق احسان و چشمداشت نیکو خدمتہا
ہمراہ نظام الدولہ گذاشتہ بود نظر بر فسادات ہندوستان و غیبت چہار سالہ این ارادت نشان
بمضمون کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ در موقف اظہار جوہر شقاوت اصلی و خبث طینت جبلی
در آمدہ آن ناتجربہ کار را بمقتضائے خوردسالی کہ ساحت امتیاز نیک و بد زمانہ و زمانیان
بگام امتحان نہ پیمودہ و نشاء ہوش ربائی ریاست و تملق این فرقہ سراپا خیانت بہ غفلت
بیہوشی وا افزودہ بود بکلمات خوشامد و چاپلوسی کارفرمائے باستقلال و آلودہ از لباس اطاعت
و سخن شنوی بر آوردند و از روز باز پرس غافل کردہ در عرصہ تحصیل مدعائے خودکامی
کام خواہش زدند چنانچہ سید جمال خاں پسر عضد الدولہ مرحوم نیابت صوبداری بہار
با جاگیر نہ لک روپیہ مشروط و ہفت لک روپیہ بلاشرط بتصرف خود در آوردہ و با اینہمہ در
افزائش اسباب ریاست و سامان خیانت پرداخت و عبد العزیز خاں بہ نیابت صوبہ
خجستہ بنیاد جاگیر بیست و دو لک روپیہ بجہت نگاہداشت از جاگیرات غلام و

مناصب و خطاب نامناسب و جاگیرات پسران و منتسبان خود گرفته دُکانے و دستگاہے
برائے خود چید و خان عالم دکھنی و سلطان جی و جانوجی مرہٹہ ہا و دیگر خودکامان سیہ بخت بانواع
تزویر و تلبیس جاگیر خاطر خواہ گرفته جمعیتها زیادہ بر مقدار نوکر کردند و از روئے شیطنت و حرامخوری
در سلوک مسالک شقاوت و نگوں ساری متفق الکلمه گردیده معاصی خود را لباس اخلاص
پوشانیده سخن ناشنوبها و زیادہ سریها آں سفیه بخیر و منسوب از پرسش امور مرغوب ساخته
پردهٔ حجاب ازمیاں برداشتند چوں اخبار اختلال کار و انقلاب احوال دکن از تقسیم صوبجات
و جاگیرات و تفرقه محصولات و آبادی اسباب مخالفت و کینه خالی شدن نقود خزینه و افزایش
طلب سپاه و بداندیشیهائے آنجماعه گمراه که هر یکے در مقام انحراف و باندازهٔ راه روبه انتجه
بهیمه ناهج مناهج بدباطنی و خلاف بودند متواتر و ترادف رسید یقین گردید که اگر چندے در
تدارک ایں امر مداهنه شود کار از دست میرود و ملک و مال مع آں خانه زاد خورد سال در
عرصه تلف می گردد لهذا از پیشگاه خلافت رخصت نموده بالوا رسید و بتحریر نصائح تنبیه
گردانید مغویاں بیش از بیش در افزایش واهمه و تشویش آں ناعاقبت اندیش کوشیده اورا
از حیدرآباد باراده مقاتله و مجادله مستعد کرده آوردند و خطوط با سزاولاں بطلب آں کهنه غلاماں
فرستاده هر کدام را با جمعیت تمام از اماکن آنها طلب داشته در نزدیکی خجسته بنیاد رفیق طریق آں
غریق بحر شقاوت ساختند و باز ابله فریبی را گرم تردیده مجددا اضافهٔ مناصب و جاگیرات
و خدمات گرفته جادهٔ مخالفت و اصرار ورزیدند آں مدهوش نشاء ایالت بضلالت ایں
خدیعت سرشتاں از راه رفته غافل از آنکه اگر چشم زخم به پیر غلام رسد قباحت کلی با و وارد
و قطع نظر ازیں اگر بظاهر کامیاب گردد از دست ایں حرامخواران چاشنه خور سلامت نمی ماند
و بسبب تقسیم شدن ملک و خزانه و افزایش طلب سپاه و عداوت مرهٹه فی الفور بهاں معامله

بهمنیه بر روے کار می آید تا سرکش فردا پور راه نخوت و غرور بکام جهالت و عدم شعور بیهوده
اولاً متهور خان خویشگی را که در زمرهٔ فجره بفطانت و فراست اشتهار داشت و ثانیاً عبدالحسین خان
میر سامان خود را که در شیطنت و ابلیسی همزاد پیران ویسه توان گفت فرستاده استدعاے اختیار
امور دکن بقبضهٔ اقتدار خود و تکلیف رجع القهقره غلام بحضور ساطع النور نمود هر چند تعزیرات
قبائح و تحذیرات فضائح با کلمات نصائح بگوش آنها کشیده بآن کم فطرت نوشت و نامه‌ها
نیز بکرات و مرات نوشتند غوایت البیسان از بسکه در مزاج فاسد پر سوداے او جا کرده
از صراط المستقیم آل اندیشی کناره انداخته بود معجون نجاح مواعظ فائده نکرد لاچار بمضمون
"آخر الدواء الکی" در کم فرصت با جتماع افواج دافواج کثیر پرداخته استعداد عزیمت تنبیه
نمود بفضل الٰهی و اقبال جناب شاهنشاهی که در هر آن و زمان شامل حال این جاده پیماے
مراحل فدویت و دولتخواهی است بسرعت تمام خوفے در بواطن کج خرامان وادی گمراهی
راه یافت نظام الدوله چون آثار تزلزل در بناے ثبات سپاه دید از رفاقت آن فتنه
پژوهان مایوس گردید باطناً معانی یاس از مضامین سورهٔ الم ترکیف برخواند و بظاهر دست
از لباس تعلق برافشانده محتشم خان بهادر بخشی الملک دکن را با خان عالم و سلتانجی و غیره منصبداران
و ملازمان متعینه توپخانه و غیره نزد فدوی مرخص ساخت و از راه تلبیس لباس درویشانه
پوشیده خود را در حمایت شاه برهان الدین اولیا انداخت نائرهٔ فتنهٔ عجیبے که بشومی بد باطنان
سر بفلک کشیده بود بآبیاری اقبال والا فرونشست چون انتزاع قلاع از دست عبدالعزیز
خان و فتحیاب خان که اعتضاد عمدهٔ او بودند ضرور بود پیر غلام از برهان پور حرکت نموده
ابوالخیر خان را بقلعداری اورنگ گڑھ تعین نمود و خود براه کتل کساری قریب سنگمنیر
و گلشن آباد رسیده عبدالعزیز خان را طلب داشته خان مذکور خیریت در اطاعت دیده آمده

ملاقات نمودو دست از دو قلعهٔ عمده که بتازگی از نظام الدوله گرفته بود بر داشت و قلعهٔ اشکله که از کمال رفعت و حصانت سر ببام فلک کشیده از بیخبری غفلت شعاران بتصرف مقاهیر رفته بود در فرصت قلیل و برآوردن پوتها باستعمال جرّثقیل بغلبهٔ قهر از دست این مخاذیل بتصرف بندگان والا درآمد الحال از دست افواج متعینه کار فتحیاب خان قلعدار معزول قریب باتمام رسیده و قلعه از قبیل ام گردیده عنقریب مانند مرغ اجل رسیده گرفتار می شود و قلعه دیگر نیز بتدبیر و جنگ از تصرف مقاهیر بر می آید- بعد سرانجام این امور قریب الوقوع بنابر تنبیه راگهو مقهور که کثرت جمعیت بهم رسانیده ارادهٔ انتشار بطرف حیدر آباد دارد می رود از تنبیه و اطمینان از بند و بست آن ضلع حاصل کرده عازم عتبهٔ سپهر رتبه میگردد-

ناصر جنگ بهادر از ارادهٔ جنگ مایوس شده بلباس درویشانه بروضهٔ شاه برهان الدین اولیا قدس سرهٔ که متصل قلعهٔ دولت آباد هفت کروهی بلدهٔ خجسته بنیاد است رفته معتکف شد و بندگان عالی بمیمنت و فرخی در سنه ۱۱۵۳ یکهزار و یکصد و پنجاه و سه هجری داخل بلدهٔ خجسته بنیاد شدند- سرداران مرخص گشته مع فوج بجاگیرات خودها رفتند و ملازمان لشکر بچرائی روانه شدند- وقت قابو دیده مغویان مذکور باز متحرک سلسلهٔ فساد و عناد شده و ناصر جنگ را ورغلانیده و فوج اجتماع کرده یکایک از روضه بجانب خجسته بنیاد یورش نمودند و حقوق نعمت بعقوق مبدل ساختند- بندگان عالی بمجرد استماع این شورش کوس فیروزی بلند آوازه گردانیده بدولت و اقبال سوار شدند و انچه فوج قلیل در حضور بود همراه رکاب گردید و توپخانه هم بنابر بودن گاوان در چرائی کمتر در رکاب رسید- در سواد بلدهٔ مذکور معرکهٔ جنگ پسر با پدر اتفاق افتاد- غازیان نصرت شعار و بهادران فیروزی آثار از طرفین حمله ها آوردند- س

نهنگان دریاے کین فوج فوج | پیاپے رسیدند مانند موج
ستیزه کنان در خروش آمدند | چو گرداب قلزم بجوش آمدند
جهان کر شد از کوس روز نبرد | بدرید این گنبدِ لاجورد
بلرزید گیتی ز سر تا به بن | سراسیمه گردید چرخ کهن
نخستین هژبران پولاد دست | به بستند دست و کشادند شست
ز هر دو طرف یکه تازان تیز | کشادند بر هم کمان از ستیز
یکے گفت احسنت یکے گفت زه | یکے گفت بستان یکے گفت ده
ز پیکار پیکار گردید شست | سوے نیزه بردند آنگاه دست
نے نیزه ها نیز آمد قلم | پس آنگاه شمشیر شد علم
چو شمشیر و نیزه بپایان رسید | حکایت بمشت و گریبان رسید
ز هر دو طرف کوشش از حد گذشت | شکست آخر آمد به سالار دست
رمیدند آن وحشیان دلیر | چو نخچیر و آهو ز میدان شیر
چنین است آئین این بے وفا | پے نوش نیشش بود در قفا

مغویان مخذول تاب نیاورده از معرکه بدر جسته رو بفرار نهادند و همان وقت فیلبان سواری ناصر جنگ بهادر بزخم تفنگ افتاد ناصر جنگ بهادر رخ تافتن از مقابله ننگ و عار از آئین سپه سالاری و سرداری دانسته دست بحبل المتین توکل زیکپاے خود فیل پیش راندن و تیر اندازی کرده تن تنها حمله آور شدند و فیل اصیل کوه تمثیل در عین شورش و بارش توپ و تفنگ بسوے راست خرامید سید لشکر خان و محتشم خان بهادر بچابکی پیشتر رفته آداب بجا آوردند و تیر اندازی موقوف کنانیده و حسب الارشاد بندگان عالی بالاے عماری گهٹا ٹوپ انداخته

چوکی مقرر کردند شادیانه مبارک بلند آوازه شد فتح عجیب و غریب که هم نصرت نمایان و هم سلامتی صاحبزادهٔ والامکان و آوارگی مغویان و بد اندیشان محض از تائید ربانی و حسن نیت و یمن دعاے سیفی که اکثر بندگان عالی در وقت محاربات و مشکلات ورد می فرمودند و اثر تمام داشت جلوهٔ ظهور بخشید سجدات شکر بدرگاه ایزدی بجا آورده همعنان فتح و نصرت داخل دولتخانهٔ مبارک شده جشن فرخی ترتیب داده جمیع خیرخواهان را بنوازش و مکرمت سرافراز فرمودند درین وقت خواجه مومن خان پسر عضد الدوله مرحوم که از بیشتر بصوبداری ناندیر که مکان حاکم نشین صوبه محمد آباد بیدر است مقرر بودند و تفضلات عالی شده بخدمت صوبداری و متصدیگری صوبه فرخنده بنیاد حیدرآباد از تغیر خواجه نور الله خان با اختیار عزل و نصب عمال باجارهٔ یک کرور روپیه سالتمام مقرر و مفوض شد و بخطاب محمد عوض خان بهادر سرافراز شد و رام داس پنڈت که از سابق پیشکاری دیوانی حیدرآباد داشت و بانی این کار بود دیوان ایشان مقرر شد سابق در هیچ وقت اجاره درین ملک نشده بود از مدار المهامی محمد انور الله خان بهادر درین سرکار فیض آثار اجاره مقرر گردید - عوض خان بهادر بحیدرآباد رسیده چهار هزار سوار و پنجهزار پیاده نگاهداشت کرده بضبط و ربط تمام انتظام ملک کرده عدل و انصاف با جمهور خلائق مرعی داشت و از محالات مبلغ خطیر بوصول آورد و متشرع و ریاضت کیش و شجاعت اندیش بود و بتنبیه علی قراول وغیره اشقیا که بطرف مچهلی بندر و راجبندری آواره شده بودند قرار واقعی نموده و تعاقب کرده آنطرف دریاے گنگ گریزانیده عرضی بحضور آصفجاه نموده بود بنابر ادراک حقائق نقل آن مندرج نموده شد

نقل عرضی عوض خان بهادر بجناب آصفجاه

سابق عرضی در جواب نوازشنامه کرامت ختامه که درباب تنبیه و تخریج اشقیاے تیره روزگار

مصحوب شتر سوار اصدار یافته ارسال داشته دوم محرم الحرام سنه ۱۱۵۴ هجری از حیات نگر روانه
شده دهم به بجواڑه رسید خبر یافت که مقهوراں از راه پالونچه در آمده قلعهٔ ایلور را محاصره کرده بودند
نائب علی قلی خاں با جمعیت شائسته مستعد بود تنبیه واقعی نمود و جمعے کثیر را واصل جهنم ساخت
از انجا بقلعهٔ کاکول رفته آں را محاصره کردند در آنجا هم بسبب مهیا بودن جمعیت معقول و مصالح
حرب بسیارے از باطل سراں از حصار هستی برآمدند خواستند که بجانب راجبندری آواره
شوند چوں خان مذکور جمعیت خود و زمینداراں فرستاده به استحکام منافذ پرداخته بود راه نیافته
سمت بندر مچهلی پٹن رخت ادبار کشیدند. احمد علی جمعدار علی قلی خاں که با یک صد چند
کس برائے معاونت مردم ایلور می آمد در راه دوچار شد و باوجود قلت جمعیت بمقتضائے
حمیت جمعے را مقتول و مجروح ساخته با سی و دو کس سعادت شهادت یافت بعد سیه
مخذولان نزدیک بندر غلام حسین خاں و فرنگیاں توپها سر دادند و جنگے بمیان آمد اشقیا
سر جنگ یافته خواستند که قصبهٔ "انگدر" را تاراج نمایند و از بندر نیز زرے بگیرند. چوں غلام
پانزدهم کتل بجواڑه بسبب تنگی راه دست راست گذاشته هشت کروه پیشتر منزل کرده بود
هرکاره‌ها خبر رسیدن فوج اسلام بکافران بد سرانجام رسانیدند و آنها فرصت گرفتن زر و
تاراجی انگدر نیافته و طعام پخته را گذاشته بسراسیمگی تمام باز راه ایلور گرفتند غلام هرکاره‌ها متصل
و متواتر فرستاده خبر دمبدم از حال خسران مآل آں فئهٔ سراپا ضلال می طلبید باستماع حرکت
آں جماعهٔ شقاوت انتساب بجانب ایلور عنان تاب شد و شانزدهم هفده کروه راه رفته وقت
شام بفاصله دو کروه از ایلور منزل کرد اگرچه شدت حدت آفتاب و نایابی آب هر روزه باعث
هرج خلائق بود اما آں روز از فرط گرمی و نایابی آب و کثرت گرد و غبار عجب حالت گذشت
آخر روز باران رحمت شد تفسیدگی به برودت مبدل گردید. یک پاس شب گذشته خبر آمد

آں ظلمت سرشتاں بفاصلهٔ شش کروه دائرهٔ ادبار وارند غلام ہماں وقت به ترتیب صفوف
وتقسیم سرب باروت وغیره لوازم حرب پرداخته پہر شب مانده سوار شد که بایلغار بر سر کفار
رسیده آں زمرهٔ تیره روزگار را علف تیغ آبدار سازد چنانچه پانزده کروه منزل سه گروه شقاوت
پژوه از بس خوف نصف شب با بخت تیره از خرابهٔ خودہا روانه شدند و بست و دو کروه
مسافت طے نموده ہفت کروه پیشتر از عسکر اسلام فرود آمدند روز دیگر بدستور روز گذشته
آخرہاے شب کوچ نموده مقهوراں بہماں و تیره پیش پیش و غازیان پاشنه کوب در تعاقب
زمرهٔ ضلالت کیش می رفتند و با وصف بے آبی و افراط حرارت ہوا که زبان قلم از بیانش
خشک و مرکب منجمد تر از نافهٔ مشک می شود ہر روز چہارده و پانزده کروه راه طے می شد
و دو روز علی الاتصال بیست کروہی طے منازل بعمل آمد و بر مدبران لئیم طرفه تہلکهٔ عظیم
رو داد مواشی که از دیہات گرفته بودند جا بجا گذاشتند و اسپاں و شتر و گاوان باربردار از تف و
تاب و قلت آب قدم بجانب سراب عدم بر داشتند و بسبب تراکم اشجار و تصادم احجار که ہر
طرف کوه ہا سر بفلک کشیده و چشم حیرت بین گاہے چنیں راه دشوار گزار و صحراے خار دار ندیده
علی قراول و لوہا پاندھریه که چنڈاول جمعیت بے جمعیت خود بودند دو روز در آں دشت
طاقت سوز راه گم کرده روز سیوم بحال خراب و بکمال اضطراب با فوج نکبت موج خود ملحق
گردیدند غرض عجب صعوبت شدید و آفت از حد مزید بر آوارگان تیه ناکامی گذشت که چند روز
دانه و چاره مطلق بہم نرسید قلیلے جوار که بجاں کنی بسیار بہم می رسانیدند چوں ہُڑله می خوردند و افتاں و
خیزاں بحال تباه و روز سیاه طریق فرار بپاے اضطرار سپردند اسپاں و شتراں و گاوان باربردار
می مردند و در معاوضهٔ منفعت که ازیں ملک در سر نیز داشتند سلامت سر غنیمت کلی دانستند
لشکر اسلام نیز از طولانی منازل و نایابی آب و قحط غله تعب کلی کشیده کار بجاے رسیده بود که

روپیہ را چہار آثار نخود و برنج بعد از رنج بسیار ہم یافتہ نمی شد و گندم مفقود مطلق محض بفضل
الٰہی و اقبال ابد اتصال جناب عالی ممد و معین بود کہ مجاہدان دین متین موافق آیہ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الصّٰبِرِیْنَ پاے صبر از رکاب ہمت بر نیاوردہ و عنان استقلال از دست ندادہ بفقر
و فاقہ متحمل تکالیف شاقہ شدہ مانند شیر گرسنہ در جستجوے طعمہ یعنی طلبگاری مخاذیل ذلیل میرفتند
چوں آں جماعہ بے ناموس و ننگ عرصہ عافیت برخود تنگ دیدند از گذر موضع بھدرا چلیم
با آنکہ دریاے گنگ پایاب نبود خود را در آب زدند پرتال اکثرے در آب رفت و بعضے آب
از سر گذشت باہزار خواری و نگوں ساری از گرداب برآمدہ راہ چاندا گرفتند غلام نظر بر آنکہ
آں طرف دریا کثرت جھاڑی و ویرانی ملک و نایابی غلہ بمرتبہ کمال است و از چنان راہ رفتن
گویا لشکر خود را بدست خود کشتن است زیادہ بریں بکام سعی مشی نمودن مناسب ندیدہ برکنار دریا
جہت آسایش سپاہ و دریافت خبر آنجاعہ تباہ کہ کجا و کدام راہ می روند توقف نمودہ ہرکارہ ہا
فرستادہ کہ پے در پے خبر می رسانیدہ باشند مبیت و یکم بنا بر اینکہ مقہوران باز ایں طرف دریا
آمدہ بر محالات آراگیر و الکندل دست اندازی نمایند بجانب کھمیٹ روانہ شد بفضل الٰہی
و اقبال عالی تعاقب اشقیا چنانچہ باید بعمل آمد قسمے تفرقہ بحال آں فرقہ راہ یافت کہ جمعے
بے جنگ آوارۂ صحراے عدم شدند و اکثرے در دریاے گنگ غرق بحر فنا گشتند و دواب
بسیار از عدم آب و علف رہ نورد دشت تلف شدند و نجواجہ بہادر خاں مکرر نوشت کہ با جمعیت
خود و اشوارائو زمیندار گذر پالو نچہ را مسدود ساختہ مذبور عمداً طرف نلکنڈہ رفت اگر یکہزار
پیادہ ہم بر گذر می بود یک کس از زمرہ مقہوراں جانبر نمی شد- الحال درباب آمدن غلام بحضور
کہ از روے قدمبوسی بمرتبۂ کمال یا توقف چند روز دریں ضلع تا رسیدن خبر ارباب ضلال کہ کجا رفتند
و تا سرداراں کدام سمت پریشاں شدند ہرچہ امر-

بعد از چندے از آنجا معاودت کردہ بحیدرآباد آمد و مدتے بانتظام مہام پرداخت و صلابت او در دل صغیر و کبیر جاگیر بود چوں خان مذکور متشرع و متورع بود در منع ابواب مناہی بیشتر تاکید نمود۔ بیگم بازار حیدرآباد کہ آں طرف موسیٰ آباد کردۂ والدۂ ناصر جنگ بہادر است و در آنجا بیشتر آبادی شراب خانہ و سیندی خانہ می باشد تاراج کرد لہذا نالش بیگم صاحبہ بحضور رسید بنا بر خاطرداشت بیگم صاحبہ بندگان عالی عوض خاں بہادر را تغیر فرمودہ از تغیر ایشاں خدمت نیابت صوبداری حیدرآباد نورالدین خاں بہادر فوجدار معزول سیکاکول و راجبندری مفوض فرمودند خان منصوب ہم دیرینہ و مدبر بود بآئین شایاں ضبط و ربط نمود و بدفعات غنیم لئیم را تنبیہ کرد۔

ذکر تسخیر قلعۂ ترچناپلی و ملک ارکاٹ

در ملک کرناٹک یعنی آرکاٹ سعادت اللہ خاں بہادر نوایتہ از حضور خدمت آنجا داشت بعد رحلت او در آں ضلع تخلل راہ یافتہ لہذا بندگان عالی بہ کرناٹک متوجہ شدہ قلعۂ ترچناپلی را کہ حصارے است قوی اساس و در قبضۂ مراری مرہٹہ بود محاصرہ کردند تمام موسم بارش ہمانجا منقضی شد و راجہ چندرسین و محتشم خاں بہادر بخشی الملک در مورچال انتقال کردند بہزار جر ثقیل قلعہ مفتوح گردید در آنجا قلعدار گذاشتہ بارکاٹ تشریف آوردند و آں ملک را بحیطۂ تصرف آوردہ خدمت فوجداری آنجا کہ بمنزلہ صوبداری است بہ عبداللہ خاں بہادر مفوض فرمودند بمقتضائے الٰہی خان مذکور یکایک شادی مرگ شد بندگان عالی نورالدین خاں بہادر را از حیدرآباد طلب کردہ از راہ قدرشناسی تعلقۂ ارکاٹ تفویض نمودہ خود بحیدرآباد تشریف آوردند و سرافراز خاں دکھنی را بہ نیابت نظامت حیدرآباد گذاشتہ

بخجسته بنیاد رفته چهاؤنی فرمودند- چون هرسال بعد انقضاے موسم بارش لشکرکشی مقرر بود و کوچ فرموده انتظام بخش ممالک می بودند- بعد دو سال باز اتفاق قشلاق بحیدرآباد شد- درین وقت بمقتضاے محبت و مراسم پدری ناصرجنگ بهادر را که در پایهٔ اعتراضی بودند مورد تفضلات و نوازش کرده صوبداری خجسته بنیاد تفویض نموده وقت رخصت حکم شد که از جلوخانهٔ مبارک شادیانه نواخته سوار شدند- ناصرجنگ بهادر حسب الارشاد شادیانه نواخته داخل خیمه شدند و روانهٔ خجسته بنیاد گشتند و پورن چند دیوان ناصرالدوله مرحوم را که متصدی متدین و کاردان بود بخلعت دیوانی سرکار فیض آثار سرافراز کرده سه هزار روپیه درماهه و خطاب راے عطا کردند راے مذکور بدیانت و امانت و رسائی تمام امور دیوانی سرانجام می داد و یوماً فیوماً مورد تفضلات عالی می شد- بعد سپری شدن ایام برسات رایات عالیات بطرف دریاے کشنا براے ضبطی جاگیر اوداجی چوهان مرهٹه که مصاحب شده بود نهضت فرمودند- بعد ضبطی جاگیر و اخراج او منهیان اقبال خبر رسانیدند که بابوجی نائک مرهٹه نا سردار بالاجی راؤ با جمعیت پنجاه هزار سوار متصل لشکر فیروزی رسیده لهذا بنگاه و محالات و کچهریها و بعضے کارخانجات در قلعهٔ ایکیر که کنار دریاے بهیرا واقع است گذاشته براے تنبیه او کوچ کردند- در اول کوچ وکیل نا سردار مذکور آمده بر سر راه فیل سواری مبارک بر زمین غلطیده عرض نمود که موکل غلام طاقت و جرأت مقابلهٔ لشکر فیروزی اثر ندارد و بارادهٔ ملازمت خود را باین طرف رسانیده توجه خود بدولت براے جنگ او از چه راه است- بندگان عالی التماس او را پذیرفته یورش موقوف فرمودند- چون بساعت سعید باین عزم سوار شده بودند بمفاصلهٔ یک نیم کروه حکم استادن رایات و خیمه شد و در آنجا داخل خیمه گردیده مقامات فرمودند- روز سیوم بابوجی نائک با انبوه بسیار براے ملازمت در لشکر آمده با معدودے از رفقا بدیوان خانهٔ مبارک باریافت و شرف ملازمت حاصل کرد

ونذر گزرانیده آداب تسلیمات بجا آورد - خود بدولت واقبال ازراه نوازش تفضلات بجالش
فرموده خلعت واسپ انعام داده دستوری مراجعت بخشیدند - بعد از کوچ نانک مذکور بهیر بنگاه
وخدمهٔ محل وکچهری ها از قلعهٔ اکبر طلبیده واز سیر وشکار وسبیل پیشکیشات آں ضلع فراغ خاطر حاصل
کرده بمنازل طویل بجانب بالکنڈه که بجاگیر مقرب خاں دکهنی بود وخان مشار الیه وفات یافته
برادرش منور نبی خاں در تصرف خود داشت متوجه شدند وباستعجال تمام در آنجا رسیده اطراف
قلعه مورچال تقسیم کردند - مدت سه ماه محاصرهٔ قلعه ماند - دریں عرصه رنگرٹه وکجاوه ونردبانها تیار
شده وقت یورش نزدیک شد، محصوران سراسیمه شدند - منور نبی خاں بوساطت اجه امچند آمده
ملازمت حاصل کرد - خود بدولت تسخیر قلعه نموده وقلعه را به ابراهیم منور خاں پسر مقرب خاں مرحوم مفوض
فرموده واز آنجا کوچ کرده بحیدر آباد تشریف آورده چهاؤنی فرمودند - چهار ماه بارش بسیر باغات
وشکار داد ها پرداخته بعد هنگام بارش کوچ کرده سیر کناں وشکار افگناں تا واکن کیر اتشریف
برده واز آنجا برائے چهاؤنی بخجسته بنیاد بهضت نمودند - بعد چندگاه باستماع اخبار آمدن ابدالی
بعزم هندوستان حکم طلب از حضور محمد شاه بادشاه بنام بندگان عالی رسیده باین عزمیت
به برهان پور تشریف آوردند وارادهٔ رفتن هندوستان مصمم بود - دریں اثنا اخبار از شاهجهان آباد
رسید که شاهزاده احمد شاه وقمر الدین خاں وزیر الممالک با فوج گراں ودیگر امرائے عالی شان
از حضور بادشاه برائے تنبیه ابدالی گمراه برآمده در نزدیکی پانی پت مقابله ومجادله روداد - قمر الدین
خاں بهادر وزیر الممالک بضرب گولهٔ توپ جاں بحق تسلیم نمود ومیر منور پسر وزیر الممالک ایں معنی را
اخفا داشته پائے ثبات در زین بجنگ مستعد شد - باقتضائے تقدیر آتش در ارابه هائے بان و
باروت که مردم ابدالی از هندوستان بغارت برده بودند افتاد وهمه بیکبارگی آں منتشر شده فوج
ابدالی را ضائع ساخت وشکست عظیم بر آں لشکر افتاد - میر منور تعاقب کناں تا سر حد ولایت آنها

رفت و شکست عظیم داد و احمد شاہ ہمعنان فتح و نصرت معاودت بدار السلطنت نمود۔ بعد از
چند روز محمد شاہ بادشاہ بعارضۂ جسمانی ازین عالم رحلت نمود۔ دران ایام آصف جاہ نظام
الملک بہادر روزے بشکار سوار شدہ متصل کرارہ شکار نیلہ گاو کردند۔ نیلہ گاو ضرب تفنگ
خوردہ راست بسوے نواب دوید و نزدیکتر رسیدہ بود خود بدولت سنان بروزدند و مردم
دیگر ہم رسیدہ نیلہ گاو را از پا انداختند۔ از ہماں روز عارضہ بذات قدسی صفات رو داد
درین اثنا خبر فتح شاہزادہ و انتقال محمد شاہ بادشاہ و جلوس احمد شاہ بمسامع قدسی رسیدہ تاسف
خوردہ غمگین شدند و در عین بیماری بعزم خجستہ بنیاد داخل بشیخانہ شدند لاکن روز بروز مزاج
ناتوان گردید و بیماری بشدت کشید۔ در حالت ہوش ناصر جنگ بہادر را کہ ہمراہ رکاب بودند
از جمیع مراتب آگاہ ساختہ و بوصایاے سودمند پرداختہ افراد گوشوارۂ خزانہ کہ پنج کرور روپیہ
مع اشرفی و ہون در قلعۂ گلکنڈہ و دو کرور روپیہ در قلعۂ آسیر دراں وقت موجود بود و افر خزانہ
و جواہر رکاب و خجستہ بنیاد بایشاں سپردہ در ۱۱۶۱ھ یکہزار و یکصد و شصت و یک ہجری بعمر
ہشتاد سال بسوے دار الملک بقا و جنت الماوی رحلت فرمودند۔ این بیت تاریخ رحلت است۔

بیت تاریخ

رنگ طرب از رخ جہاں رفت　　　صد حیف کہ آصف زماں رفت

از غرائب تقدیر آنکہ ایام سلطنت محمد شاہ و صوبداری دکن آصف جاہ سی سال موافق است
و وفات ہم در یک سال شدہ۔ ناصر جنگ بہادر تابوت پدر بزرگوار را با سامان تزک سواری روانہ روضۂ
منورۂ شاہ برہان الدین اولیا نمودہ متصل مرقد عالمگیر بادشاہ خلد مکاں دفن کردند۔ عجب امیر
و صاحب تدبیر بود۔ نظام عالم وابستہ براے صائب او داشت۔ خلق اللہ بیمن معدلت او بآسودگی
تمام بسر برد۔ معنی صاحب السیف و القلم در شان او صادق و لائق می آید۔ در علم و فضل و ہنر و سیاق

و شعر و انشا علم استادی می افراشت و مقدمات مالی و ملکی بتدبیر خود انصرام داده محتاج بخشی و دیوان نبود - و در ریاضت و پاس شریعت عدیل نداشت، و در ریختن خون کسے که اگر خونی هم باشد در ریاست خود گاہے حکم نکردند - چنانچه متوسل خاں بهادر قصیدۀ در وصف آں آصف زماں طرح داده - ایں ابیات ازآں قصیده است -

وصف آصف جاه

قبلۂ طاعاتِ مردم کعبۂ حاجاتِ خلق سرورِ دانشوراں دادارِ ملکِ داوری
عمدۂ اعوانِ سلطاں قدوۂ اہلِ جہاں شمعِ بزم رزم و شیرِ بیشۂ زورآوری
آں کریم ابن الکریم ارفع الشانے کہ ہست آبروئے ملکِ ہندستاں ز والاگوہری
مسند آرا ہر کجا گردد دماغِ صاحبش آسماں از کہکشاں بندد نطاقِ چاکری
ابرِ نیساں کفش چوں جوہرافشانی کند ساحتِ روئے زمیں گردد بساطِ جوہری
احتشابش گر کند منعِ مغنّی ایں چنیں زہرہ تائب می شود از پیشۂ خنیاگری
حدتِ آں طبع را نازم کہ در یک دم زدن قطعِ صد مشکل کند چوں ذوالفقارِ حیدری
مشکلاتِ مخزنِ اسرار را با فہمِ او میتواں خواندن رواں چوں واقعاتِ بابری
جرأتِ او ہر کجا باشد طالبِ مردِ نبرد بر سرِ رستم تلاشاں گردد مغفر معجری
اہلِ دانش دوستا عالیجنابا صاحبا اے بشانت نازل آیاتِ ہنرپروری
قدرداں اہلِ فضیلت را کسے غیر از تو نیست اے ترا بر کافۂ اہلِ فضیلت سروری
می شود از سرمۂ خطِ تو بینا چشمِ کور می برد لفظِ شفا بخشت ز گوشش کرّی
کار فرما تا بہ تیغِ حدتِ طبعت شدی خوش بضبط آوردۂ معمورۂ دانشوری
گر ز نظمِ تازہ ات اساوبت شنیدے یک سخن خویش را ناظم ندانستے سخن سنج بری

در فضای مدح رای روشنت تا رفته اند　　ماه کوی از بدر چاچی برد و مهر از انوری
خار جور زیر پاش کس خلشش هرگز نکرد　　تا برون آورده دست عدالت گستری
آفتاب اوج اقبالی و از خلق کریم　　بی تفاوت گرم با شاه و گدا بر میخوری
خم نمی گردد سرم جز بر سر درگاه تو　　واز همین درگاه می دارم امید سروری
گرچه از هر در توانم گفت صد دفتر سخن　　نیستم همچون سخن سنجان دیگر هر دری
مدحت همچو توی گفتن نه حد چون من است　　کمترم من از معزی بیش تو از سنجری
می کشم دست دعا در وقت سر می کنم　　حاضران هم می کنند آمین زنیکو محضری
از گهر افشانی نیسان احسان تو باد　　جیب و دامان سخن سنجان عالم را پری

از بسکه آن امیر الامرا به سبب طبع رسا و موزون داشت گاه گاه بنابر تفنن طبع مائل بشعر بود و دیوان خود را بر صفحهٔ دهر یادگار گذاشت۔ در اوائل شاکر تخلص میکردند۔ بعد ازین که خطاب آصفجاهی یافتند آصفی تخلص مینمودند۔ این غزل از واردات طبع مبارک است۔

غزل

عیش است دران خانه که بستر نتوان یافت　　اسباب تردد همه یکسر نتوان یافت
این طائر فرصت که چون برق است پرافشان　　در دام عمل گیر که دیگر نتوان یافت
از شرم رسا جلوهٔ آن حسن دل آزار　　در خانهٔ آئینه مکرر نتوان یافت
هوی اگر از در کشم روز قیامت　　برباد رود دفتر محشر نتوان یافت
شاکر ز حدیث نبوی می کشم این جام　　جز مهر علی آب ز کوثر نتوان یافت

اولاد آصفجاه پنج خلف نامدار غازی الدین خان بهادر فیروز جنگ در هندوستان و در دکن نظام الدوله میر احمد خان بهادر ناصر جنگ و میر سید محمد خان بهادر صلابت جنگ و میر نظام علی خان بهادر اسد جنگ و میر محمد شریف خان بهادر بسالت جنگ و میر مغل علیخان بهادر

جلوس احمد شاه بادشاه خلف محمد شاه

در سنه ۱۱۶۱ یک هزار و یکصد و شصت و یک هجری احمد شاه بادشاه بر تخت سلطنت در شاهجهان آباد جلوس کرده خطبه و سکه در ممالک محروسه جاری شد و در دکن نواب ناصر جنگ بهادر بعد از سه روز وفات نواب مغفرت مآب متصل زین آباد برهان پور بر وسادۀ دولت متمکن گشته بار عام فرمودند. جمیع ارکان و اعیان دولت مجرا نموده نذر گزرانیدند۔ بعد استمالت و تسلی خاطر جمیع بنده ها بطرف خجسته بنیاد کوچ نموده از نزدیکی شکر کهر له رای پورن چند دیوان ابرای تحصیل زر عمال صوبۀ فرخنده بنیاد حیدرآباد مع فوج شایان روانه فرمودند۔ چنانچه رای مذکور به ترددات و جزرسی در عرصۀ یکسال هشتاد لک روپیه بمعرض وصول آورده داخل خزانۀ قلعۀ محمد نگر نموده خود بدولت میر عبدالرزاق خان را خلعت دیوانی سرکار و خطاب شاهنواز خان بهادر عطا فرموده مدار المهام ساختند و سید حشمت خان پسر محتشم خان بهادر را تغیر فرموده خلعت بخشی گری دکن محمد انور خان دادند و کوچ بکوچ به خجسته بنیاد رسیده داخل دولتخانه شدند و ایام چهاونی به عیش و عشرت گزرانیده باز بطرف برهان پور کوچ نموده تا کنار نربدا جلوه افروز شده دو ماه مقامات داشتند۔ بنابر ملازمت احمد شاه بادشاه و حصول سند صوبداری دکن مرکوز خاطر بود۔ درین ضمن نوشتجات ارکان حضور رسیده لهذا خزانۀ آسیر که دو لک روپیه بود همراه گرفته شروع موسم بارش از آنجا معاودت کرده در خجسته بنیاد چهاونی فرمودند۔

تجمل سواری نظام الدوله ناصر جنگ بهادر

درین ایام فرمان احمد شاه بادشاه متضمن صوبداری دکن مع خلعت و جیغه و سرپیچ مرصع و فیل صادر شد۔ نواب نامدار سواری تجمل بسیار تیار کرده سوار شدند۔ دوصد زنجیر فیل شکوه تمثیل

که خرطوم و پیشانی هر فیل برنگ الوان منقش یافته و اسپان عربی و ترکی و تازی از حنا کاری
باقسام رنگ رنگین شده و زینهاے زردوز برآں نهاده موازی هفت نشان از بوته هاے
طلائی بر فیلان کوه نشان که با جلهاے و سیرهاے زردوزی و مسلسل کلابتونی آراسته بودند
و پیش هر نشان طائفه نجران دکهنی با ساز و نوا می رفتند عقب نشان اول پنجاه زنجیر فیل کجنال که بهر یک
حوضه فیل از بانات ترتیب یافته و در هر حوضه دو جوان مسلح نشسته و دو ضرب بندوق بر چوب
حوضه تعبیه یافته صف بسته می رفتند - و پس نشان دویم یکصد نفر شتر نال و گهوڑ نال قریب دو صد
راس و بعد نشان سوم یکصد نفر شتر قیلچی بان و عقب نشان چهارم اسپان سرنا نواز و ڈنکه وغیره
سامان نوبت آواز خوش و الحان دلکش ترنم پیرا می رفتند و همچنیں بعد هر نشان فیلے خزائن الله ازا
و خاصه برداران با غلاف باناتی تازه بتازه و رنگ برنگ تبرک تمام پا به پا به قدم بقدم
می رفتند و دو زنجیر فیل دلاور با برگستوان که از سر تا پا غرق آهن بودند و بالاے آن هر دو
دو دو جوان تهمتن با زره و بکتر و خود مسلح نشسته دورباش دوزبانی در دست داشته استعمال و آتش زن
داشتند و یک زنجیر فیل برگستوان زیر طوع بود و اکثر از مردم شاگرد پیشه با عهده ها بر اسپان سرکار
سوار بودند - و خود بدولت بنا بر تعظیم فرمان بادشاهی بر اسپ پری شمائل که برنگینی و زیبائی
تمام براے سواری خاصه آراستگی یافته بود سوار شده و جمیع امرا و ارکان دولت تکلف و تزئین کمال
ساز و یراق درست کرده بر اسپان خوش رفتار سوار شده در رکاب نصرت مآب بودند و سی هزار
سوار جرار که بسبب ایام چهاؤنی همیں قدر در بلده بود در جلو و فور حاضر شد - و هفت زنجیر فیل
زیر بارهای مراتب و یازده زنجیر فیل نقاره و چهل فیل عماری خدمه محل و پنجاه عماری فیل براے سواری
امرا و رساله داران و مقربان عقب سواری مبارک میرفت - بایں تزک و احتشام بفرمان باڑی
که در میدان محمدی باغ مقرر یافته خیمها استاده بود تشریف برده و خلعت پوشیده و فرمان را با

سرپیچ و جیغه بر سر نهاده و آداب بجا آورده بر فیلے که پوشش عماری و جل و سری زردوزی
مغرق و مسلسل کلابتونی داشت و حمائل و دیچی از قرصهاے طلا ساخته بودند سوار شده و
شادیانه نواخته بشان و شوکت سلطانی در محمدی باغ بنا بر ملاحظه و مشاهده محله فوج و شلک توپخانه
تشریف ارزانی داشته بر وسادهٔ جاه و جلال متمکن شدند و در میدان باغ که وسعت کروه ها دارد
سه صد عرابه اضراب توپ خرد و کلان صف بندی نهاده و جزائل نداز ان که هشت هزار
بودند و خاصه برداران قریب یک هزار و پیاده هاے برقنداز بے شمار استاده بودند حکم شد
فیلاں را در میدان بمقابله توپ خانه آورده سواران اطراف احاطه نمایند تا فیلاں از شلک
توپخانه نگریزند. بعد این بند و بست حسب الارشاد عالی تمام توپخانه و جزائل و بندوق را یکدفعه
آتش دادند، زلزلهٔ عظیم بر روے زمین افتاد که تا ده کروه گوش انسان کر شد. بعضے فیلان ثابت قدم
پا برجا مانده در اختیار فیلبانان ماندند و حمله ها بهر سو که می راندند می کردند. از انجمله یک فیل درگاه
قلی خان نهایت دلیر و بیباک بود که چون مستان حمله ها بر روے توپخانه می دوید و باقی فیلاں
دُم در سرین انداخته بهول و هراس تمام رید کنان و بول افگنان دو دو کروه گریخته می رفتند و
سواران نیزه باز و دانگیها و چرخی بازان حلقه کرده از دور باز می آوردند. همچنین سه نوبت
شلک شده و تماشاے عجیب بنظر مبارک و جمیع بنده ها در آمد. بعد ازان برخاسته و بر فیل سواری خاصه
سوار شده و شادیانها نواخته و بر غربا و مسکینان شهر بهر دو دست زر پاشی کرده داخل دولتخانه
مبارک شدند و جشن شاهانه آراسته بعیش و عشرت کوشیدند. دران هنگام خدابنده خان را تعلقه
صوبداری حیدرآباد و میر حافظ خان را متصدی گری حیدرآباد و خواجه نعمت الله خان بهادر
تهور جنگ پسر خواجه عبدالله خان را فوجداری راجبندری مفوض فرموده عزل و نصب اکثر
کارپردازان حضور و دور بعمل آوردند و خاطر مبارک را از جمیع امورات مالی و ملکی جمع ساختند

چوں زمانۂ غدار و سپہر کج رفتار ہموارہ درصدد آزار دلہا است بازی تازہ انگیخت بمقولہ اینکہ۔ ؎

انجام عیش زود بانجام می رسد　　　　یک ہفتہ شادمانی گل از ہشت نیست

توضیح ایں مقال اینکہ:-

ذکر جنگ ناصر جنگ با ہدایت محی الدین خاں

نواب مغفرت مآب آصفجاہ مغفور حین حیات خود ہدایت محی الدین خاں پسر متوسل خاں بہادر نواسۂ خود را صوبداری ملک مع قلعۂ ادونی مفوض در اواخر ایام خود بنا بر مزید مہر و محبت و اعتبار او از حضور محمد شاہ بادشاہ خطاب سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ بنام او پذیرا کنانیدہ داخل فہرست صوبجات دکن فرمودند، و توجہات بے غایات مبذول حالش داشتند۔ چوں ہدایت محی الدین خاں زہد و تقویٰ ورزیدہ برخلاف شیوۂ متوسل خاں بہادر خمس الاوقات در عبادت اقتدا می داشت نواب مغفرت مآب از ایشاں بسیار راضی و خوشنود بودند۔ چنانچہ روزے وقت دربار متوسل خاں بہادر و ہدایت محی الدین خاں برائے مجرا آمدند و بعد برخاست بخانۂ خود روانہ شدند، دراں اثنا نواب مغفرت مآب زبانی میر ابو الفخر خاں ایں شعر عربی بمتوسل خاں بہادر گفتہ فرستادند۔ شعر

شیئان عجیبان هما ابرد من یخ　　　　شیخ یتصبی وصبی یتشیخ

نواب ناصر جنگ بہادر اندکے از ہدایت محی الدین خاں از سابق سوء المزاج بودند۔ بعد انتقال نواب مغفرت مآب بعضے مغویان خانہ برانداز مظفر جنگ زیادہ تر و رغلانیدہ فیما بین

؎ دو چیز عجیب اند کہ آں سرد از یخ است۔ پیرے کہ حرکات بچگی نماید، و بچہ کہ حرکات پیری نماید۔

عداوت دلی انداختند۔ ازانجملہ چند اصاحب نفی ابنۂ سرمنشاء آنہا بود۔ چوں مزاج منحرف شد نگاہداشت
کثیر و سرانجام آلات حرب زیادہ از سابق درست نمودہ چند اصاحب را بخطاب خانہ نوازخاں بہادر
ملقب کردہ دیوان خود نمود۔ نواب ناصر جنگ بہادر باستماع این اخبار شاہ نوازخاں بہادر
مدارالمہام را با فوج شائستہ برائے انتظام آں ضلع بطور منقلہ رخصت فرمودند۔ مظفر جنگ بمجرد استماع
این خبر بتدبیر خدا نوازخاں از ادھونی کوچ کردہ بسرعت تمام بارکاٹ شتافت۔ انورالدین خاں
بہادر شہامت جنگ کہ فوجدار ارکاٹ بود چوں زیں اندیشہ فارغ و بے فکر نشستہ فوج او جابجا
در حفاظت تھانجات متفرق و ہنگام بارش بود از حدوث این خبر یکایک بسیدن ہدایت محی الدین
خاں لاچار با جمعیت قلیل موجودہ سوار شدہ بجنگ ایستادہ و از طرفین جدال سخت در پیوست
ازانجا کہ انورالدین خاں بہادر شجاع و نیکنام و نیک نیت بود در آخر عمر داغ بیوفائی مناسب حال
ندیدہ بپاسداری حقوق نمکِ خداوند نعمت جانفشانی نمودہ بدرجۂ شہادت فائز گردید۔ مظفر جنگ
فتحیاب شدہ و غنائم موفور و سامان بسیار بدست آوردہ بارکاٹ متصرف شد۔ نواب ناصر جنگ
بہادر باستماع بیداری فتنہ و شہادت انورالدین خاں بہادر شہامت جنگ بعزم تنبیہ مظفر جنگ
از بلدۂ خجستہ بنیاد کوچ فرمودند و عبور دریائے کشنا کردند۔ شاہنوازخاں بہادر مدارالمہام کہ بطریق
منقلہ پیشتر رفتہ و جرأت پیشقدمی نیافتہ بر کنار کشنا مقامات داشت ملحق عساکر منصورہ شد۔
مظفر جنگ تاب استقامت و مقاومت ندیدہ بصلاح چندا بطرف بندر پھولچری در پناہ گورنر
فرنگی رفت۔ خود بدولت بارکاٹ تشریف آوردہ و محمد علی خاں پسر انورالدین خاں شہید را
بفوجداری ارکاٹ بدستور پدر مستقل گردانیدند و در انتظام آں ملک پرداختند۔ چوں بارش بر سر
رسید در چنیں وقت صلاح جنگ ندیدہ در بلدۂ ارکاٹ چھاؤنی فرمودند و بعد از چھاؤنی با
لشکر یک لک سوار و پیادہ از ملازمان سرکار و سرداران مرہٹہ ہائے منصبدار و افغانان کرپہ

وشاہ نور و پالیگاراں و زمینداران کرناٹک بارادۂ جنگ کوچ فرمودہ مظفر جنگ تزویر و تدبیر
چندا جمعیت کثیر از فرنگی و گارڈی و اصراب از نزد گورنر و بطریق کمک گرفتہ برائے جنگ استقبال
نمود۔ ہر دو لشکر بترتیب صفوف افواج بمقابلۂ یک گروہ ایستادہ گولہ اندازی و بان اندازی
شروع کردند۔ از صبح تا شام و از شام تا صبح ہر دو لشکر مسلح و سوار در مصاف تیار و بیدار بودند
سوائے توپ و بان ہیچ حرکت یورش و حملہ بظہور نیامد۔ باوصف آں در فوج مخالف زلزلۂ وغدغہ
راہ یافت۔ چندا تاب نیاوردہ مع فوج کثیر و فرنگیاں و گارڈیاں وغیرہ چار گھڑی شب باقی ماندہ
بطرف پھلچری راہ ہزیمت سپرد۔ چوں ایں خبر بہ نواب ناصر جنگ رسید اکثر سرداراں را با فوج
تعین کردند کہ منہزماں را تعاقب کردہ قتیل و اسیر سازند۔ چوں مفروراں پیشتر گریختہ بودند تیز روی
کردہ بہ پناہ قلعہ رفتند۔ فوج سرکار معاودت نمود۔ چوں روز روشن شد و مفہوم گشت کہ
مظفر جنگ از معرکہ روگرداں شدن ننگ و عار دانستہ با فوج قلیلے ایستادہ است حسب الامر
بعضے امرا پیشتر رفتہ مظفر جنگ را کہ بر فیل سوار بود استمالت کردہ در لشکر فیروزی اثر آوردند۔ حکم
شد کہ مقید نگاہدارند و شادیانۂ فتح نواختہ داخل خیمہ شدند۔ امرا و ارکانِ حضور آداب بجا آوردند
و نذور گزرانیدند و مشیر دولت صلاح معاودت دادند۔ چوں قضا کار را داشت صلاح
دولتخواہاں منظور نشد۔ چوں قبائل مظفر جنگ در بندر پھلچری بودند رخنۂ فساد قائم تصور فرمودہ برائے
فرستادن آنہا بہ گورنر حکم شد۔ چندا حیلہ سازی نمودہ دریں امر بہ گورنر مانع آمد۔ نواب ناصر جنگ
بہادر از عدم انقیاد بر فرنگی برہم شدہ بعزم تخریب پھلچری و استیصال فرنگیاں متوجہ شدند۔ چوں
موکب ظفر کوکب در سواد چنجی دائرہ نمود بارش شب و روز بنوعے شدت داشت کہ احدے را
یارائے حرکت نبود۔ دریں فرصت چندا با اکثرے از سرداران لشکر فیروزی ساخت کردہ فرنگیاں
راہمراہ گرفتہ قصد شبخوں نمود۔ اکثر دولتخواہاں و جاسوساں از تزویر چندا و شبخون فرنگی عرض نمودند۔ لاکن

خود بدولت ہراس و وسواسے آنہا از عم کردہ فکرے کہ بایست واحتیاط را شایاں بود بفعل
نیاوردہ غافل ماندند، تا آنکہ بتاریخ شانزدہم ماہ محرم سنہ ۳ جلوس احمد شاہی مطابق سنہ ۱۱۶۳
یکہزار و یکصد و شصت و سہ ہجری چہار گھڑی شب باقی ماندہ شبخون بر لشکر رسید و فرنگیاں
توپ اندازی کردند۔ فوج و سپاہ منتظر صدائے نقارہ بود لاکن نقارہ نشد و فوج تیار نگردید
و گلولہائے توپ در خیمہ رسیدہ سراچہ ہا را آتش درگرفت۔ آں وقت خود بدولت وضو کردہ
و بجناب الٰہی مناجات نمودہ بر فیل خاصہ کہ حاضر بود سوار شدہ با معدودے از مقربان حضور
بطرف بہادر خاں عرف بہادر افغاناں کرنول والہ متوجہ شدند۔ خان مذکور پسر الف خاں
ابن ابراہیم خاں برادر داؤد خاں بود کہ از اباعن جد کرنول جاگیر داشت و حقوق نواب
مغفرت مآب بر حالش فراواں، باوصف جرم عظیم کہ ہمت یار خاں بہادر را کشتہ اغماض فرمودہ
از خون او درگزشتہ مورد تفضلات داشتند و خود بدولت نیز بخیر خواہی ظاہری و اخلاص و
اعتماد تمام داشتند، بایں قصد بطرف او توجہ کردند تا قدرے شب کہ باقی است بگذرد
و صبح شود آنگاہ بر مخالفاں و فرنگیاں یورش کردہ بقتل رسانند۔ از نیرنگی سپہر غدار بمجرد رسیدن نزدیک
آں افغان بے ایمان نمکحرام دوزخ سرانجام سوابق حقوق را بعقوق مبدل ساختہ بے محابا دیدہ
و دانستہ تفنگ سرداد شست قضا خطا نکردہ راست تیر تفنگ بسینۂ مبارک رسید
و روح نورانی از پیکر جسمانی پرواز کرد، ہماں دم شہید مظلوم شدند۔ افغاناں فیل خود راندہ چاند خاں
فیلبان را گفت کہ فیل بنشاں۔ چاند خاں از پردلی جواب داد کہ فیل شاہاں را بحکم ہمچو تو بے ایمان
نمی توانم نشانید۔ آں ملعون چاند خاں را ہم کشتہ و فیل سواری خاصہ را نشانیدہ سر مبارک بریدہ
بر نیزہ گردانید۔ چوں سپاہ بسبب نشدن نقارہ تیار نشدہ بود و بسبب شب گلولہ مسافت بعید
مثلہا و تزلزل عظیم در سواری نرسیدہ بود، چوں صبح روشن شد از معائنۂ ایں حال رستخیز محشر انگیز

واویلا کناں از دست خونخوار کہ انوفج کربلا بودہر کس خود را بطرفے کشید۔ خزانہ وجواہر
وتوشہ خانہ ودواب ودفاتر واسباب سرکار وشکریاں بغارت رفت وعالمے تہ وبالا شد
بعضے از بندہ ہائے دل سوز تابوت نواب شہید را برداشتہ بجید رآباد درآوردند وازیں جا بجخبستہ بنیاد
بردہ در روضۂ منورۂ حضرت شاہ برہان الدین اولیا بجوار مرقد نواب مغفرت مآب مدفون ساختند
در ہر دیہ ومکان وبلدہ کہ تابوت رسیدہ بود چہلۂ نواب شہید مقرر شدہ جھنڈۂ سوائی استادہ
می نمایند وکرامات جاری است۔ بیان وصف جوہر ابہت وایالت آں امیر عادل زیادہ
از عقول وافہام است لاکن زمانہ اماں نداد کہ چندے انتظام بخش جہانیاں چنیں سرا زنامدام
باشد۔ مزاج مبارک اکثر اوقات مائل تصنیف شعر فارسی وہندی نیز بود۔ ودیوان ایشاں
یادگار زمان است ناصر تخلص میکردند۔ ایں اشعار از نزاد طبع والا است۔ غزل

دہانش تنگ شکر آفریدند | دو لب قندِ مکرر آفریدند
ترا خورشیدِ انور آفریدند | مرا از ذرہ کمتر آفریدند
کرم کن یا علیؑ ما در خماریم | ترا ساقیِ کوثر آفریدند
دلِ صافی کہ ما داریم ناصر
چو شبنم پاک گوہر آفریدند

ایں اشعار بتاریخ دوم ماہ محرم سنہ ۱۱۶۳ ہجری نزدیک ایام شہادت خود تصنیف فرمودہ بودند۔

غزل

چہ ہر چند کسے از آشنائی | کہ گل گردد بہار بے وفائی
ورق گردانی دارند ہشدار | بوقتِ کار یاران ریائی
مرا کشتی وقامت راست کردی | چہ در روز قیامت رونمائی

زغون دیدہ می خواہد دلِ من　　کفِ پاے ترا سا رو حنائی
گدائی گر ہوس باشد کسے را　　تواں کرد از درِ ولہا گدائی
گدائی از درِ شاہِ نجف کن
اگر خواہی تو ناصر بادشائی

قطعہ

آبِ حیواں در گلو چوں گریہ می گردد مرا　　در مذاقم آبِ تیغش در گلو افتادہ است
کیست ناصر را کہ بردارد بجز لطفِ خدا　　روے بر خاکِ مذلت شرمسار افتادہ است

ذکر حکومت ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ

افغانان ملعون و چندے بخت واژوں مظفر جنگ را از قید بر آوردہ در ہماں خیمہائے نواب شہید بر مسند نشاندہ و گرد خیمہ چوکی و پہرۂ فرنگیاں و گارڈیاں نصب کردہ منادی دادند کہ مردم لشکر بخاطر جمعی آمدہ در منزلہاے خود فرود آیند۔ دو روز عجیب ہراس و واہمہ و تہلکۂ عظیم ماند۔ اکثر سرداراں کہ خود را کنارہ کشیدہ بودند شتر سواراں فرستادہ طلبید۔ چوں محلات سرکار و میر سید محمد خاں بہادر صلابت جنگ و میر نظام علی خاں بہادر اسد جنگ و میر محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ برادران گرامی نواب شہید در لشکر راجہ رام چندر رفتہ بودند مظفر جنگ معتمداں فرستادہ و قول و دلاسا دادہ نزد خود طلبید و ہمہ سرداران لشکر ہم بلاچاری جمع شدند و شاہنواز خاں دیوان کہ دراں وقت بر آمدہ بود راست بخجستہ بنیاد رفت۔ مظفر جنگ فلک را بکام خود دیدہ رام داس پنڈت را کہ سابق پیشکار دیوانی صوبۂ حیدر آباد بود دیوان خود کردہ خطاب راجہ رگھناتھ داس بہادر بخشید و لشکر را بانواع دلدہی و تسلی و اجراے طلب تنخواہ

رام خود کرده بنابر ادای شکرگزاری کورندور فرنگی بجانب پهلچری کوچ نموده کورندور را در قلعهٔ پهلچری طلبیده شادمانیها کرد و ضیافت نموده تماشای لنکاه باروت که آتشبازی اقسام دران تعبیه کرده بتکلف تمام تیار کرده بود ملاحظه کنانیده موسی بوسی را با پانصد نفر کلاه پوش و مظفر خان را با چهار هزار گارڈی و چند اضراب توپ و سامان باروت وغیره بطریق کمک همراه داده مع قبائل و پسر او را رخصت نمود - چنانچه از پهلچری کوچ کرده معاودت این صوب نمود و چندا را از تغیر محمد علی خان بفوجداری ارکاٹ گزاشت و اکثر بنده ها را باضافهٔ مناصب و خطاب نواخت - از آنجا که چرخ نیرنگ ساز در صدد بازی دیگر بود افغانان بر شجاعت خود زیاده مغرور شده هر روز مصدر ایذای مردم لشکر گشته ادا های خارج بظهور می آوردند - رفته رفته بر رایچوٹی رسیده فوج خود را پیشتر فرستاده بندوبست انسداد گهاٹ اینچر و از توپ بان وغیره بواقعی کرده خود در لشکر آغاز عناد بظهور آورده بعضی از ابنه سامان موسی بوسی را بغارت بردند - موسی بوسی برهم شده مظفر جنگ را برای جنگ با افغانان ترغیب کرد - هر چند مظفر جنگ فرنگی را فهمانید که فی الفور جنگ با اینها صلاح نیست انشاء الله تعالیٰ بمرور فکر دفع آنها کرده می شود اضطراب نباید کرد - موسی بوسی تعجیل کرده گفت که خوب صاحب را چشم مروت افغانان است - من یکی از صاحبزاده ها را همراه گرفته برای جنگ میروم و فی الفور دست صلابت جنگ را گرفته برخاست - مظفر جنگ لاچار شده طوعاً و کرهاً نقاره نواخته سوار شد - چون بسبب عجلت ترتیب صفوف لشکر درست نشده بود یکایک جنگ شروع شد - دست اوّل افغانان بازی داده پسپا شدند - لشکریان که از ظلم آنها عاجز بجان شده بودند بی محابا تعاقب نمودند و ازین حرکت سلسلهٔ فوج زیاده تر برهم شد - افغانان عطف عنان کرده از جانب دیگر مانند پروانه که خود را بر شمع زند اسپان تاخته و تیر و بندوق بخاطر نیاورده بقلبگاه رسیده بکوته یراق

پیوستند و ناهمت بهادر کرنول واله بمقابل مظفر جنگ رسیده از یک شست تیر هلاک ساخت همان دم میر محمد حسین خاں دیوان دکن چنان تیر و تفنگ بر سینۀ آں ملعون زد که در عماری طپیده فی الفور جان داد- راجه رگهناته داس که در خواصی مظفر جنگ نشسته بود فراست بکار برد مظفر جنگ بطوریکه نشسته بود قائم داشته و دست او را بیاوری دست خود جنبانیده دلاوران را بجنگ اشاره می نمود و حکم شادیانه کرد- فوج افغاناں از کشته شدن نا بهادر نهزمیت خورده بسیارے کشته شدند- بقیة السیف جان خود ها از معرکه بدر بردند- بهادران لشکر فیروزی سر پلید افغان بریده و بالائے نیزه گردانیده در نجاست انداختند- فتح نادر نصیب اولیاے دولت شد- هنگام مراجعت راجه رگهناته داس بهادر در خواصی نظام علی خاں بهادر اسد جنگ جا کرده مورچهال جنبانیدن گرفت و شادیانه نواخته داخل خیمه شدند- در تمام لشکر ریاست ایشان اشتهار یافت و آب رفته بجو باز آمد- از قدرت قادر قدیر و نیرنگی تقدیر ظالمان حق فراموش و نمک حرام امان جفا کوش در عرصۀ دو ماه بکردار ناهنجار واصل جهنم شدند و باقی هم بمرور نیست و نابود گشتند-

رباعی

هر روز یکے بعرصه آید که منم خود را بجهانیان نماید که منم
چوں کار جهاں بر وقرارے گیرد ناگاه اجل ز در درآید که منم

ذکر ریاست صلابت جنگ

بعد داخل شدن خیمه ارکان دولت خواستند که نذور مبارکباد گزرانند- نظام علی خاں بهادر فرمودند که نواب میر سید محمد خاں بهادر صلابت جنگ از ما بعمر بزرگ هستند ریاست بذات ایشان سزاوار است- چنانچه ایں صلاح بخاطر عفائف محلات و ارکان دولت پسند آمد

ونواب صلابت جنگ بہادر بر وسادۂ دولت وریاست وحکومت دکن جلوہ افروز شدند بارعام فرمودند۔ برادران وجمیع ارکان و اعیان نذور گزرانیدہ آداب تہنیت بجا آوردند و کمر انقیاد بدل وجان بستہ در عالم وعالمیان ندائے امن وامان دردادند و بفتح ونصرت و فیروزی ازانجا کوچ کردہ لشکر ظفر رہبر با جمیع سرداران وگارڈیان متوجہ سمت حیدرآباد شدند وقلعۂ قمر نگر عرف کرنول بجاگیر مظفر خان سردار گارڈیان تنخواہ گردید۔ راو بالاجی پیشوا کہ قبل ازیں باستماع حادثۂ لشکر وریاست مظفر جنگ بارادۂ مجادلہ از پونہ برآمدہ و از نزدیکی حیدرآباد عبور کردہ رو بآں طرف نہادہ بود آمدہ سنگ راہ لشکر فیروزی شد۔ راجہ رگھناتھ داس بہادر پرخاشش با این گروہ شقاوت پژوہ در ہنگام کہ لشکر از چندیں صعوبات بستوہ آمدہ بود مناسب وقت ندیدہ بقول آنکہ ع:-

"دہنِ سگ بہ لقمہ دوختہ بہ"

بوعدہ و وعید فہمانیدہ آں سگ پیش پا را از راہ دور انداخت۔ رایات عالیات کوچ بکوچ طے منازل ومراحل نمودہ بفرخندہ بنیاد حیدرآباد رسیدہ سر سواری زمیان بلدہ گزشتہ در میدان گوشہ محل داخل خیمہ شدند۔ سابق فرقۂ گارڈیان دریں دیار نبود وکسے نام آنہا نشنیدہ و اینقدر فوج فرنگ ہم گاہے نظر مردم ایں ملک نرسیدہ از آں وقت خروج وعروج ایں فرق است۔ ہنگام سواری صفوف کلاہ پوشان وترک سواران وکافریان وگارڈیان ونشانہائے الوان وصدائے طنبور فرنگیان وطاسہ وطبل گارڈیان وچابکدستی سواران در شلک توپخانہ شان وشوکت وشکوہ عظیم داشت۔ انتظامِ فوج وچوکی پہرہ وقواعد بندوق آنہا تعلق بدیں دارد شخصے متعینہ رقعۂ صنعت گارڈیان خوب نوشتہ، چوں خبر از لوازم آنجا عجیبہ لہذا دریں تالیف ظرفہ نقل آں را درج نمودہ شد۔

نقل رقعہ مشعر سامان گارڈیان

یار خود لیس سرجن منش لائق صوبداری سلامت۔ دریں ولا بہ ضمیر دل میخواہد کہ نشان کیسرانی

جماعهٔ صوبداران بر بنهٔ چرخ آسمان علم گردانیده توشدان همت بر کمر بسته و دستار چکردار بر سر نهاده طاسهٔ بهادری وطبل ومرفعهٔ دلاوری بنوازد- وکارتوس شهرت را در بندوق چقماقی پر کرده بجنگ کورنژادان وعملداران زمانه که گاهے ذائقهٔ گوشمال چاشنیِ فلاس زمانه نچشیده وشکل کوسنات حادثه ندیده اند پرداز دباید که بمجرد رسیدن وردی با انفریان گارڈیان صفوف روند و پردل آراسته بزودی آمده کمک نمایند- ع

شادی وخرمی بجان تو باد کنده برپاے دشمنان تو باد

زود باشد که از سنین اجل دوخته چشم حاسدان تو باد

الٰهی آن سپاهی والاجاهی را در پهرهٔ حفاظت خویش نگهدار وآمین یا خیر الناصرین"-

مواجب سراسری فرنگی پنجاه روپیه و درماههٔ سرداران وسواران وکمیدانان وصوبداران وکورپرالان وانفیریان وعملداران هزارها وصدها مقرر بود- هزاران مردم اهل حرفه وانفار این ملک دران فریق رفته نوکر شدند. زرها پیدا کردند تسلط ورعب این فوج بر تمامی ممالک دکن غالب شد القصه نواب صلابت جنگ بهادر یک ماه بنابر آسودگی سپاه وتیاری کارخانجات درمیدان گوشه محل مقامات کرده پیشتر کوچ فرمودند ویک کرور روپیه از قلعهٔ محمد نگر خزانه همراه رکاب گرفتند- کوچ بکوچ متوجه خجسته بنیاد شده داخل دولت خانه گردیده چهاؤنی فرمودند اُمرا وسرداران باماکن خود رخصت یافتند- بعد از دو ماه از حضور احمد شاه بادشاه فرمان صوبداری دکن مع خلعت فاخره وشمشیر وسرپیچ وجیغهٔ مرصع بایک زنجیر فیل وخطاب "امیر الممالک مدار المهام آصف الدوله میر سید محمد خان بهادر ظفر جنگ سپه سردار" عز ورود یافت- لهذا بتزک تمام سوار شده متصل محمدی باغ درفرمان باڑی بتعظیم وآداب خسروانی پرداخته فرمان گرفتند و شلک توپخانهٔ فرنگ بعنوانے شده که لرزه در زمین ومکین افگند- از انجا شادیانه نواخته داخل

دولتخانہ شدند۔ جشن نشاط ترتیب دادند و قلم نگاہداشت جاری کردند۔ بعزم جنگ بالاجی راؤ
وتیاری فوج وکارخانجات جنسی وغیرہ قرار واقعی شدہ۔ نواب موصوف باوصف ایام جوانی
از استعداد جوہر ذاتی عاری بودند۔ حق تعالیٰ طالع ارجمند عطا کردہ بود کہ بچنیں ریاست دکن
سالہا کامیاب ماندند۔ راجہ رگھناتھ داس بہادر دیوان مقدمات و معاملات مالی و ملکی
سرانجام میداد۔ برائے دستخط چٹھی شرح دستخط نوشتہ بنظر می گذرانیدند حروف آں را دیدہ ہماں طور
دستخط برافراد میکردند۔ بغیر از چٹھی دستخط کردن نمی دانستند۔ ازیں وجوہات رفتہ رفتہ خلل در ملک
وغبن در مال راہ یافت چنانچہ اظہر من الشمس است حاجت تشریح نیست۔

بالجملہ بعد انقضائے موسم بارش رایات عالیات باہتزاز آمد و یورش لشکر فتح رہبر بجانب
پونہ دہر شد۔ امرایان عظام و راجہائے عالی مقام باتزک و احتشام فوج فوج و قشون قشون
مستعد و آمادہ شدہ ضمیمہ لشکر فیروزی گردانیدند۔ راؤ بالاجی پیشوا پردھان ازیں عزیمت
آگہی یافتہ بافوج خود سبقت نمود۔ از نواح خجستہ بنیاد جنگ شروع شد۔ مقہوران تاب توپخانہ
فرنگ نیاوردہ بفاصلۂ دور دور بقاعدۂ معہودۂ خود اطراف لشکر نمودار شدہ و سر جنگہا یافتہ
پسپا می گشتند، روزے برکھونڈری و چار کونڈا جنگ شدید بمیاں آمد، ہزاراں مردم از فوج
شقی واصل جہنم شدند و از لشکر اسلام ہم بسیارے شربت شہادت چشیدند۔ آخرش مقہوران
شقاوت انجام و کافران نافرجام بسراسیمگی تمام منہزم شدہ بفاصلۂ بعید رفتند۔ شبے موسی بوسی
فرنگی و مظفر خاں گارڈی بافوج و توپخانۂ خود مسلح شدہ و از جاسوساں خبر طلبیدہ بر فوج غنیم
شبخون زدند۔ جمعیت مقہور پراگندہ و منتشر گردیدہ و بسیارے چوں پنبۂ حلاج بصدمات توپ
برہوا پریدند۔ بالاجی راؤ کہ دراں وقت در پرستش و پوجا بود از بیم جاں ترساں و لرزاں و عریاں
گریختہ و از گردن زنار گسیختہ، ظروف طلا و نقرۂ پوجا و صندوقہا و غنائم موفور و اسپان بسیار

بدست بہادران افتاد، بفتح و فیروزی آمده ملحق لشکر شد و معسکر فیروزی بتعاقب آں جماعه تا شنکروہی پونه رسید، تاخت و تاراج ملک قرار واقعی نمود - نزدیک بود که استیصال شقی و انتزاع ملک و خاطرخواه اولیاے دولت شود، دریں اثنا گرانی غله و نایابی چاره زیاده از حد رو داد - سید لشکر خاں نصیر جنگ و مہاراوجانوجی نائک بنالکر جیونت که از سابق ارتباط باطنی با بالاجی راؤ داشتند قابو یافته بانواع تمہیدات اراده پیشتر فسخ کنانیده لشکر را برگردانیدند و مہم ملتوی ماند والا افواج کثیر که ہشتاد ہزار سوار و پیاده و سامان خوب در رکاب مہیا بود خصوص جمعیت کلاه پوشاں و گارڈیاں و توپ خانه فرنگ رعب و ہیبت عظیم داشت و باصراف کرورہا چنیں لشکر فراہم آمده بود استیصال شقی چنانچه باید می شد لیکن از حیله بازی دشمن دوست نما بظهور نه پیوست - القصه لشکر معاودت کرده متوجه سمت حیدرآباد گردید - چوں مزاج راجه رگھناتھ داس بہادر دیوان ازیں مکروہات برہم شد سودا پیدا کرده بود - روزے مقدمهٔ طلب تنخواه سواران رساله عبدالغفور خان بخشی جواب و سوال سخت بمیان آمد - سواراں قابو یافته بخیمه اش رسیده او را با رلے رایاں سیتارام ہمشیرزاده اش بجاں کشتند - نواب صلابت جنگ بہادر داخل بلدهٔ حیدرآباد شده سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ را که صوبه دار خجسته بنیاد بود طلبیده وکیل مطلق کردند، و دریں ایام کتخدائی خود بدولت از دختر محمد عارف منصبدار که ثانی الحال سربلند خاں بہادر خطاب یافته مقرر کرده بجلوس تمام لوازم ساچق و مہندی و شب گشت سرانجام یافت - دو ماه نگذشته بود که:-

آمدن غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ از ہند بدکن

از حضور احمد شاه بادشاه نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ خلف کلاں نواب مغفرت مآب بعد رحلت نواب مغفور خطاب آصفجاہی و نظام الملکی یافته بودند در سنه ۵ جلوسی مطابق

سنه یکهزار و یکصد و شصت و پنج هجری بصوبداری دکن سرفراز شده با فوج و خزانه فراوان
و ملهارجی هولکر را که سی هزار سوار داشت رفیق کرده از شاهجهان آباد رسیده داخل خجسته بنیاد
شدند- اراده فیروزجنگ این بود که نواب صلابت جنگ را مستقل کرده باز بحضور تشریف برند بمقتضای
نیرنگی تقدیر بعد از دو ماه یکایک آزار هیضه رحلت بدارالبقا کردند- رفقای ایشان تمام مردم محلات
و فوج و خزانه همراه گرفته بشاهجهان آباد رفتند- سید لشکر خان وکیل مطلق که بوقت آمد آمد خان فیروز
جنگ بنابر تمهید مصالحت از نواب صلابت جنگ مرخص شده بخجسته بنیاد رفته بود بدستور
سابق در نظم و نسق آن صوبه ماند و بجای او صمصام الدوله شاهنوازخان بهادر صمصام جنگ
عرف میر عبدالرزاق خان خلعت وکیل مطلقی یافته بانتظام مهام پرداخت- حویلی عاقل خان که در
حیدرآباد دست خرید کرده و دیگر زمین خانهای اطراف گرفته جلوخانه و نقارخانه و دکاکین ترتیب
داده اقامت نمود- چون پیش از ایشان در لشکرکشی دو سال و اصراف فرنگیان و گاردیان و سپاه
و اخراجات شادی وغیره خزانه قلعه محمد نگر خالی شده بود فی الجمله عسرت بحال سپاه راه یافت-
سابق طلب تنخواه ماه بماه از روی برات از خزانه رکاب نقدی یافتند- درین وقت از دیر طلبی تنخواه
بر عمال مقرر شد و رای باکن شنکر لی دیسائن میدک مستاجر سرکار میدک گردید و سرکارات
سیکاکل و راجبندری و مصطفی نگر و مرتضی نگر بجاگیر موسی بوسی در عوض تنخواه نقدی فرنگیان
و گاردیان تنخواه یافته- ابراهیم خان گاردی از طرف موسی بوسی به نیابت آن تعلقه مامور شد
و خواجه عبدالرحمن پسر خواجه قلندر خان دیوان موسی بوسی گشته خطاب حیدر جنگ یافت و
رفته رفته بدرجه امارت رسیده مدار علیه اهل فرنگ و نقطه مقابل صمصام جنگ گردید- محمد علی خان
پسر انورالدین خان شهید که خطاب سراج الدوله بهادر شهامت جنگ یافته بود از گوندور و چیناپٹن
که انگریز است معاونت گرفته باچنداصاحب که از حمایت فرانسیس کونه و پهلچری در ملک ارکاٹ

مصدر فساد بود تا دو سال جنگ و جدل داشت۔ گاہے ایں غالب میشد و گاہے آں۔
آخرش محمد علی خاں چندا را در دیول محصور و محبوس کردہ بجاں کشت در ملک ارکاٹ مسلط
گشت و متابعت فرنگی چیناپٹن اختیار کرد و خواجہ نعمت اللہ خاں بہادر تہور جنگ را تعلقہ ادونی
و رائچور مع قلعہ مفوض گشت۔ قبائل ہدایت محی الدین خان بہادر مظفر جنگ را کہ در انجا بودند برآوردہ قلعہ
فرخ نگر بآنہا دادند و در شاہجہاں آباد حضور احمد شاہ بادشاہ غازی الدین خاں پسر خان فیروز جنگ مرحوم
نبیرۂ آصفجاہ مغفور بپایۂ وزارت و وکالت مطلق رسیدہ خطاب وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصفجاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار بورثہ جد امجد یافتہ۔ احمد شاہ بعزم تنبیہ شجاع الدولہ منصور علی
خاں بہادر لشکر کشید۔ بتقدیر ربانی فیمابین شاہ و وزیر نزاع دلی رو داد۔ وزیر الممالک از ممر
بد عہدی احمد شاہ رنجیدہ مستعد جنگ شد۔ احمد شاہ تاب مقاومت نیاوردہ از مسافت چہل
کروہ بشاہجہاں آباد گریختہ آمد و وزیر الممالک در تعاقب بود۔ عاقبت محمود خاں کشمیری کہ مدار علیہ
سرکار وزیر الممالک بود در ماہ شعبان ۱۱۶۷ھ الہجری مطابق ۷ سنہ احمد شاہی احمد شاہ را مع والدۂ اش
در سلیم گڑھ قید کردہ میل در چشم کشید۔ مدت سلطنت احمد شاہ ہفت سال است۔

جلوس اعز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ

اعز الدین خلف معز الدین جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بہادر شاہ کہ در زمرۂ شہزادگاں
در قید بود عاقبت محمود خاں بر تخت نشانید۔ اسم سامی آں شہریار عالی تبار عالمگیر ثانی در خطبہ و
سکہ مسلوک و مسکوک گردید۔ و سجع سکہ این است۔ سکہ

بروزد سکہ صاحبقرانی اعز الدین عالمگیر ثانی

وزیر الممالک غازی الدین خاں بہادر ہم جلد رسیدہ بمہمات وزارت مالی و ملکی پرداخت

وبعد از چندے کہ عاقبت محمود خاں مغرور شدہ کلمات ناملائم وسخن ناملائم بر زبان براند۔ بحکم
وزیر الممالک ورا قتل کردند۔ چوں نواب صلابت جنگ بہادر موسی بوسی را بخطاب عمدة الملک
سیف الدولہ بہادر غضنفر جنگ سرفراز فرمودہ بودند موسی بوسی بنا بر پذیرائی بحضور عرضداشت
نمود، درجواب فرمان بادشاہی نزول یافتہ پایۂ اعتبار و وقار را وافزود زیادہ از سابق دود نخوت
بدماغ او و حیدر جنگ اندود۔

نقل فرمان عالمگیر ثانی بنام موسی بوسی

سزاوار عنایات بادشاہی شائستہ تفضلات شاہنشاہی سیف الدولہ عمدة الملک
موسی بوسی بہادر غضنفر جنگ بتوجہات بادشاہی مفخر و مباہی بودہ بداند کہ عرضداشت مرسلۂ آں
فدوی مع یکصد و بیست و یک مہر و ساعت نامہ و قطعی مرصع کار فرنگ آوردۂ کیشور اؤ بوساطت
فرزندم سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے
مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائی ہمدم دلکشائے
مجلس خاص محرم خلوت سرائے اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان
عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم
الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک
عماد الملک آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار از نظر جہاں پرور گزشتہ فروغیاب مطالعہ
گردید۔ رسوخ فدویت و وثوق عبودیت کہ اساس نیکو خدمتی اولیائے دولت و بنائے نیکبختی
عقیدت پرستان پیشگاہ خلافت را ذریعۂ کمال تاسیس و ترصیص تواند بود از معروضۂ آں عمدة
الملک در مرآت ضمیر خورشید نظیر صورت تحقیق و ثبوت پذیرفت خصوصاً وزیر الممالک بہادر مراتب
فدویت و قواعد عقیدت آں شائستہ تفضلات بادشاہی بابلغ وجوہ بمسامع جاہ و جلال

رسانیده منقوش خاطر اقدس گردانیدند۔ ازانجاکه درین بارگاه سلاطین پناه جوهر قابلیت و فدویت پایهٔ بلند و مرتبهٔ ارجمند دارد و زیاده بر حوصلهٔ آمال و امانی عقیدت منشان ابواب مواهب کشاده است، بموجب تجویز فدوی با اعتقاد مدار المهام آصف الدوله بهادر ظفر جنگ سپه سالار ناظم دکن منصب هفت هزاری ذات هفت هزار سوار و علم و نقاره و ماهی و مراتب و خطاب سیف الدوله عمدة الملک بهادر غضنفر جنگ برای آن عمدة الملک درجهٔ پذیرائی یافت۔ خلعت و سرپیچ و فیل بموجب عرض وزیر الممالک بهادر مرحمت گردید باید که قدر شمول عطیات عظمی و عنایات کبری را دانسته در تقدیم لوازم عقیدت و اقدام بر مراسم فدویت مقید و سرگرم بوده احکام مطاع را کاربند و منقاد باشد و افزایش مراتب تفضلات شاهنشاهی بقدر فرمان پذیری تصور نماید۔

ذکر مصالحت بالاجی راؤ و تسخیر قلعهٔ شاهنور

بعد از چندگاه بالاجی راؤ پیشوا وکلای خود را بحضور نواب صلابت جنگ فرستاده بیک گونه صلح قرار داده خود در ملک کرناتک بیجاپور رفته قلعهٔ شاهنور را که در تصرف افغانان بود محاصره کرد و مدتی تردد نمود لاکن تسخیر نشد، عاجز شده التماس عزیمت نواب کرد حسب استدعای او در سنه یکهزار و یکصد و شصت و هشت هجری نواب مدار الملک صلابت جنگ بهادر با لشکر و توپخانه سرکار و سرداران فرنگ را همراه بیش آهنگ بکمک او رسیده فرمودند که حملهٔ توپخانهٔ سرکار در یک ضلع قلعه داشته یکبارگی سر دهند۔ چنانچه در یکپاس بسرعت فرنگیان چندین هزار گوله رسیده دیوار قلعه را که مستحکم بود تودهٔ خاکستر نمود، و سی گز طول دیوار غبار وار پریده رفت۔ محصوران بمعاینهٔ این طوفان آتش امان جان خواسته ملازمت حاصل کرده پیشکشات گذرانیدند۔ راؤ بالاجی از چابکدستی اهل فرنگ و شکوهِ فوج برهم زن هفت اورنگ متحیر مانده تدبیر تفرقه نمودن

این لشکر بدل خود تجویز کرده ظاہراً طریق یکجہتی و مصالحت دائمی قرار داده بانی مبانی صلح شد لہذا نواب امیر الممالک بہادر روزے بسواری جریده بخیمه او تشریف ارزانی داشته پایه وقار او افزودند- بالاجی پیشوا پیشوا آمده سعادت معانقه دریافت و جواہر و خلاع و اسپاں و فیل به نذر گزرانید- دو گھڑی خلوت ماند- بعد ازاں نواب سوار شده بدولتخانه داخل شدند و از شاہنواز معاودت عساکر منصوره بعمل آمد- دراں ایام میر نظام علیخاں بہادر اسد جنگ بخطاب نظام الدوله سرفرازی یافته بصوبداری ملک برار ممتاز شدند و میر محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ بتعلقه ادونی و رائچور مضاف صوبه بیجاپور سرافراز گردیدند- ہر دو برادران گرامی باسامان شایاں رخصت فرمودند-

ہنگامه موسی بوسی و حیدر جنگ در حیدر آباد

حیدر جنگ که مدار علیه عمدة الملک موسی بوسی بود با فزونی سامان دولت و ثروت غرور و فور پیدا کرده در امور مالی و ملکی دخل نموده با صمصام الدوله شاہنواز خاں بہادر مدار المہام دم مساوات می زد- دریں ایام از بعضے حرکات او مزاج صلابت جنگ بہادر و مدار المہام برہم شده و بر طبق صلاح بالاجی بعمل آورده عمدة الملک را مع حیدر جنگ و جمیع سرداران فوج فرنگ شروع سنه ۱۱۶۹ یک ہزار و یک صد و شصت و نه ہجری برطرف کرده آنہا از حضور رخصت شده روانه بسمت حیدر آباد گشتند که از حیدر آباد اسباب خود گرفته از راه راجبندری سیکاکل به مچھلی پٹن خواہند رفت- چنانچه بحیدر آباد آمده در میدان گوشه محل دائره کرده و برائے سرانجام غله و ہمراه دادن بنجاره با ابراہیم علیخاں خویش محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ عرف جعفر علیخاں که خان مذکور دراں وقت متصدی صوبه حیدر آباد بود جواب سوال داشتند- دریں اثنا آنہا خبر رسید که از حضور سرداران مرہٹه و شوکت جنگ با ده ہزار سوار برائے اخراج تعین شده

نزدیک رسیدند۔ حیدر جنگ ازیں معنی متردد شده ابراهیم علی خاں را که در شهر بود از دغا کشته
و لشکر فرنگ را از بیروں برداشته در چار محل که از سابق فرودگاه آنها بود داخل شده بر دروازهٔ
شهر چوکی فرنگیاں و گارڈیاں نشانیده و ذخیرهٔ سرب و باروت و غله و کاه و غیره نموده آماده جنگ
شد و بالائے داد محل گڑھی بنا کرده توپها نهاد و بر چار مینار و حیدر محل که مقابل گوشه محل است
توپها نصب کرده نگهداشت جاری نمود۔ سرداران مرهٹه بروز داخل شدن او بچار محل سپاه
تاخته جنگ انداختند۔ لاکن تاب توپخانه نیاوردند و در پناه قلعهٔ گلکنڈه فرود آمدند۔ شوکت جنگ
هم رسیده نزدیک آنها اقامت گرفت و دو سه دفعه مستعد جنگ شده پیشتر آمده بودند برخے
از فرنگیاں و گارڈیاں باوصف ضرب توپ بیرون شهر رفته بدامن کوه شیخ شبلی سدّ راه شده
شلک می زدند۔ جرأت بیست هزار سوار بسبقت نمی شد۔ در چند روز نواب صلابت جنگ
هم بالشکر بایلغار رسیده در میدان قلعه بطرف بنجاری دروازه نزول جلال فرمودند و فکر
حله و حمله تجویز شد۔ اهل شهر ازیں حادثهٔ ناگهانی سراسیمه شده با عیال و اطفال و احمال و اثقال
از خانها برآمده اکثرے بقلعه رفتند و بعضے با اماکن دیگر پریشاں و حیراں شدند۔ شهر بسیار خالی گشته
و تفرقهٔ عظیم رو داده، فرنگیاں مزاحم رفتن و بُردن اسباب نشده کسے را اصلا ایذا ندادند مگر
غله را بُردن ندادند۔ هر چند مشیرانِ حضور فکر تنبیه و استیصال آنها کردند هیچ پیشرفت متصور نشد۔
شبے فرنگیاں بر فوج شوکت جنگ که بهراولی لشکر بود شبخوں زدند۔ غازیان اسلام بملاحظهٔ ظلمتِ
شب طرح دادند و آں کافردلاں شلک زده و اسباب غنیمت کرده و در آتشدان توپها میخها
زده برگشتند۔ روز دیگر خبر شد که موسی لاس فرنگی کورچشم با پانصد فرنگی و دو ضرب توپ از بندر
مچھلی پٹن بکمک موسی بوسی می آید۔ بنابراں از حضور حامد الله خاں بهادر و دیگر سرداران
جانفشاں با جمعیت دوازده هزار سوار خونخوار تعین شدند که آں جسارت کیش را قتیل و اسیر

نمایند- بهادران لشکر منصور دو سه منزل پیشتر رفتند- لاکن از هول فرنگیان و توپ اندازی آنها
دور دور بوده چون حلقهٔ خاتم احاطه داشتند و برای جنگ قابو میجستند تا آنکه موسی لاس
بجیات نگر رسید و از نزد موسی بوسی هم چندے فرنگیان و گارڈیان باستقبال رفته اورا
آوردند- شاهنواز خان بهادر مدار المهام چون دید که این مهم کهنه لنگ شد و بسهولیت دفع
آنها موافقت نمی کند، مردم کاردان را درمیان انداخته صلح قرار داد و بدستور سابق در نوکری
سرکار بحال داشت- موسی بوسی و حیدر جنگ عهد و پیمان مؤکد گرفته و ملازمت حاصل کرده عذر
جسارت خواستند از پیشگاه فضل و کرم بحر عفو و بخشائش بجوش آمده جرائم آنها عفو فرموده حیدر جنگ را
در ازای نیکو خدمتی متعلقه سرکار ورنگل و سرکار کهم و سرکار ملنکور سرافراز کردند صباح آن از میدان
قلعه کوچ کرده داخل حیدرآباد شدند- اهل لشکر و شهر که بیرون منتشر بودند با ماکن خود ها آمده آباد
گشتند- بعد از یک ماه موسی بوسی برای انتظام جاگیرات خود رخصت گرفته مع حیدر جنگ و
فوج و توپخانهٔ فرنگ بسمت سیکاکل رفت- ابراهیم خان گارڈی که نائب آنجا بود از آمد آمد فرنگی
مع خزانهٔ لکوک فراری شده از راه جهارٹی پالونچه وغیره برآمده با بلجیپور رفت و بسلک ملازمان
سرکار نواب نظام الدوله منسلک گردید- عمدة الملک و حیدر جنگ در تعلقه رفته حسب دلخواه
انتظام کردند و زرهای خطیر وصول نمودند و بجای ابراهیم خان ذوالفقار جنگ برادر حیدر جنگ را
نائب مقرر ساختند- نواب میر الممالک صلابت جنگ بهادر بعد انقضای هنگام بارش از حیدرآباد
کوچ فرموده و انتظام مهمات ملکی بعمل آورده بخجسته بنیاد تشریف ارزانی داشتند اتفاق
چهائونی شد- بنا بر دیر طلبی سپاه بر شاهنواز خان مدار المهام دنگه سپاه گردید تا بحدیکه درواز
کوٹله وزارت خان که اندرون حویلی مدار المهام است مسدود شد- از اندرون ملازمان مدار المهام
اهتمام داشتند و از بیرون سپاه سرکار در فکر یورش بود- بعد دو سه شبانروز مدار المهام سراسیمه شده

وقت شب با مال و منال و عیال و اطفال و سپاه و افیال از جعفر دروازه برآمده بقلعهٔ دولت آباد
رفت - سپاه از رفتنِ او غافل بود - بعد برآمدن از شهر خبر یافته عقب دویدند و گرد او هم نرسیده
و جواب از صدائے توپ شنیده برگشته آمدند - امیر الامرا شجاع الملک بسالت جنگ بهادر
که در حضور رسیده بودند وکیل مطلق شدند و بانجاح مهام و تشفی سپاه کوشیدند - چون نظام الدوله بهادر
ابراهیم خان را نوکر کرده و جمعیت دیگر هم از سوار و پیاده نگهداشته انتظام ملک بر ارنمودند -
جانوجی بهوسا مرهٹه که از قدیم الایام دیوگڑھ چاندا از بخت بلند زمیندار از آنجا بتصرف آورده
در ملک برار و بنگاله همواره مصدر تاخت و تاراج می شد - لهذا تنبیه او مرکوز خاطر شد و در سنه
یک هزار و یک هزار و هفتاد بساعت سعید رایات ظفر آیات جلوه افروز گردیده با سپاه بسیار
و سوار و پیاده و توپخانه وغیره متوجه پیکار شدند - جانوجی هم با جمعیت فراوان بمقابله آمده دو
ماه کامل جنگ و جدل نمود - آخرش تنگ آمده پیغام صلح درمیان آورد - بندگان حضرت بمقتضاے
وقت پذیرا نموده عهد و مواثیق و قسم ازو گرفته معاودت کردند - سابق از تحصیل برار نصف در سرکار
داخل میشد و نصف جانوجی میگرفت حالا شصت روپیه سرکار و چهل روپیه جانوجی فی صد مقرر شد -

ذکر آمدن نظام الدوله بهادر بحضور نواب صلابت جنگ دفعه اول

از آنجا که در حضور صلابت جنگ بهادر عزیمت جنگ با مقاهیر مصمم بود و سرداران طلب حضور
شدند - نظام الدوله بهادر هم از ایلچپور بخجسته بنیاد آمده ملازمت نواب صلابت جنگ بهادر حاصل
کردند و باستمالت تمام شاهنواز خان را از قلعهٔ دولت آباد بحضور آوردند و از اجازت نواب
صلابت جنگ بهادر خود مع شاهنواز خان و تمامی لشکر و کچهریهاے سرکار رو بادشاهی تا سندهه
کهیر نهضت کرده و با اشقیا جنگ عظیم انداخته بعد انعقاد صلح معاودت نموده داخل خجسته بنیاد

شدند۔ دراں وقت اکثر منصبداراں و سرداراں فراخور تردد و جانفشانی بمناصب و اضافہ و خطاب و بذل نوازش بدستخط نظام الدولہ سرافراز شدند۔ بٹھو پنڈت دیوان سرکار ہم بمنصب مناسب و خطاب راجہ بٹھیلداس بہادر ممتاز شد۔

ذکر کشتہ شدن حیدر جنگ و شاہنواز خاں و میر محمد حسین خاں

عمدۃ الملک موسی بوسی و حیدر جنگ نیز حسب الطلب بحضور رسیدند۔ حیدر جنگ کہ مواد حشمت و استعداد ابہت بہم رسانیدہ بود خیالات فاسد در سر داشت و اکثر در خانۂ خود می گفت کہ بوئے سلطنت از بغل ما می آید۔ دریں وقت قابو یافتہ از بسالت جنگ صلاح سمرقندی نمودہ دل ایشاں بدست آوردہ بحیلہ شاہنواز خاں را مع پسراں و میر محمد حسین خاں دیوان دکن را راکہ مردکہ بتقریب سامان حرب حسن آباد وغیرہ جاگیرات وغیرہ بسیر حاصل گرفتہ و مفت زرہا خوردہ شریک شاہنواز خاں می بود قید کنانیدہ در پہرۂ فرنگیاں نگاہداشت و سختی و ایذا می و بندگان نظام الدولہ بہادر ابراہیم از تعلقۂ برار بپایۂ عزل آوردہ و سپاہ ایشاں را برطرف کنانیدہ متفرق و ابراہیم خاں را عفو تقصیر کردہ ملازم فرنگی نمود۔ بعد از معدودۃ الایام خود باقی شدہ خلعت صوبداری حیدرآباد بہ نظام الدولہ بہادر از حضور رہانیدہ فوج خود تعین کردہ و برائے کوچ ہر روز سنر اولی می شد۔ مدعا اینکہ ہرگاہ از ینجا کوچ نمایند در راہ از دست فوج تعیناتی خود انجام کار بنوع دیگر کند۔ از انجا کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش است بقول آنکہ ؎

چو بد کردی مباش ایمن ز آفات　　کہ بد را بد بود بے شک مکافات

بتاریخ چہارم ماہ رمضان ۱۱۷۱ ہجری کہ اجلش رسیدہ بود سوار شدہ بخیمۂ ایشاں آمد از طرف حضور تاکید کوچ نمود۔ آنحضرت آرے و بلے میفرمودند۔ چوں مقربان بساط فیض از ارادۂ باطلہ

او آگہی داشتند وقت را مساعد یافتہ حیدر جنگ را بجان کشتند۔ خود بدولت باندیشۂ اینکہ
نوکران او برڈیوڑھی مسلح حاضر و لشکر فرنگی برمتصل مبادا چہ فتور برپا شود، لہذا از عقب خیمہ
بر اسپ سوار شدہ با معدودے از جان نثاران مثل سہراب جنگ و شہسوار جنگ و
راجہ بیٹھلداس وغیرہ برآمدند۔ ہر چند نوکران حیدر جنگ از حال آقاے خود خبر یافتہ بتعاقب
دویدند و حرکات مذبوحی بعمل آوردند فائدہ نیافتہ خائب و خاسر باز گشتند۔ عمدۃ الملک موسی بوسی
بدریافت این معنی برہم شدہ کلاہ سر بر زمین زدہ بہ چھمنادو بھا سیہ امر کرد کہ در انتقام حیدر جنگ شاہنواز
خاں را مع پسرش کہ عبد النبی خاں نام داشت و میر محمد حسین خاں را کشتند چنانچہ ہماں وقت ہر سہ را
بضرب طپانچہ و پستول از جان بکشت۔ شخصے این تاریخ را بقید نظم آوردہ است۔

قطعۂ تاریخ

سالار باخرد بچہ تدبیر کار کرد گاوِ زمین و شیر فلک زیر بار کرد
(یعنے نظام الدولہ) (حیدر جنگ) (شاہنواز خاں)
این کہنہ شد مثل کہ بیک گز دو فاختہ نواب چار صید بیک گز شکار کرد
(۱۱۷۱ھ)

عمدۃ الملک پیچ و تاب خوردہ نقارہ نواختہ سوار شد۔ ابراہیم گارڈی کہ ہراول او بود آہستہ
آہستہ مع فوج و بنگاہ خود را از انجا برآوردہ بحضور نظام الدولہ بہادر شتافت۔ درین اثنا نواب
صلابت جنگ بہادر و بسالت جنگ بہادر ہم سوار شدہ باتفاق موسی بوسی براے انتقام حیدر جنگ
کوچ فرمودند و بچندین وجوہ تا ملہا بخاطر آوردہ پیشقدمی نمی کردند۔ آخرش دو سہ منزل رفتہ معاودت
کردند و کوچ بکوچ بحیدر آباد رسیدند۔ نظام الدولہ بہادر کہ ہمعنان فتح و ظفر از انجا برآمدہ بود
در ہر قدم ملازمان و دولتخواہان و جمعیت اکثر سرداران مرہٹہ جوق جوق رسیدہ ملازمت
حاصل نمودہ ہمراہ رکاب می شدند۔ دررا ہ توقف مصلحت ندیدہ بالیغار داخل برہانپور شدہ
بصلاح راجہ بیٹھلداس مہا نورخاں صوبہ دار آنجا را قید کردہ خزانہ گرفتہ سامان کارخانجات

وتوپخانه وغیره درست نموده متوجه ایلچپور شدند - در آنجا چھاؤنی کرده قلم گهداشت جارفی اشتند وآلات وادوات حرب بآئین بهیں تیار فرمودند - نواب صلابت جنگ بهادر که در حیدرآباد رسیده چھاؤنی کردند عمدة الملک موسی بوسی از معائنهٔ اطوار زمانه واهمه خورده از حضور رخصت جاگیرات گرفته روانهٔ آں سمت شد - بعد رسیدن سیکاکل در چینا پٹن و پھلچری مناقشه فیما بین انگریزاں وفرانسیس افتاد - لهذا موسی بوسی حسب الطلب گورنر پھلچری مع فوج وتوپخانه خود رفته شریک جنگ شد - انگریزاں غلبه کرده پھلچری گرفته مستاصل نموده بخاک برابر ساختند - فرانسیسیاں را کشتند - موسی بوسی زنده دستگیر آنها شد - ؎

نیامد کشتیِ عمرِ وے از گرداب غم بیروں
چو از دریا خلاصی یافت در کامِ نهنگ آمد

مدتے انگریزاں او را در قید خود داشته موافق ضابطه خود بر تغل و داغ خود کرده آوارهٔ دشت ادبار ساختند - ازیں واقعه "بجے رام راج" وغیره زمینداران سیکاکل آگهی یافته ذوالفقار جنگ برادر حیدر جنگ را که در آنجا بود جنگ انداخته کشتند و بر ملک و مال متصرف شدند - امیر الامرا بسالت جنگ بهادر که وکیل مطلق بودند در حیدرآباد وقت را غنیمت دانسته بسیر وشکار مشغول بودند - روزے از موزونی و وفور سرور طبع مصرع تصنیف کرده برزباں آوردند -

"لگم پی چلو که چلی آتی ہے بہار"

افضل بیگ خاں عاجز ہمیں زمیں ریخته ترتیب داده گزرانید چنانچه بقلم آمد - غزل

لگم پی چلو که چلی آتی ہے بہار
ہنس ہنس کے پھول پھول کھلی جاتی ہے بہار

طوفاں اُٹھا ہے باغ میں اس موج گل سے
اب کشتیِ خمار مد لاتی ہے بہار

بے مہر باغباں نے مری کچھ خبر نہ لی
اب دل کو میرے خون جگر کھاتی ہے بہار

سب بلبلوں نے حضرتِ نواب سوں کہا
اس مقدمِ شریف سے سکھ پاتی ہے بہار

کیا لطف ہے سخن میں کلام الملوک کے   لنگم پلی چلو کہ چلی آتی ہے بہار

طغیانی دریاے موسیٰ در حیدرآباد

دریں سال شدت بارش در حیدرآباد و دیگر ممالک بیشتر بود خصوصاً باران چندروز چناں بارید کہ از زمیں تا آسماں غیر از آب دیگر ہیچ نبود- بتاریخ بست و سیوم ماہ محرم ۱۱۷۱ یک ہزار و یک صد و ہفتاد و یک ہجری آنچناں طوفانِ باراں شد کہ دریاے بطغیانی کمال از درجۂ اعتدال تجاوز نمودہ قدم فراتر نہاد و سیلاب جابجا دویدہ بیگم بازار و رکاب گنج و دلی دروازہ را محیط شد و دیوار شہر پناہ و چار دیواری چار محل بتعظیم آں از جا برخاستہ سر فرو کرد-

آنچناں طوفانِ باراں شد کہ دیوار و برج
اوفتادہ سرنگوں در سجدہ با چندیں عروج

مردم دیرینہ سال میگفتند کہ از سابق نیز دو دفعہ طغیانی موسیٰ شدہ بود یکے در صوبداری ابراہیم خان افغان و دوم اوائل ریاست نواب آصف جاہ مغفرت مآب کہ پل از ہر دو سر شکستہ- لاکن اندرون شہر چناں خرابی نکردہ- دریں طغیانی خانہاے بسیار ویران شد و اکثر را آب از سر گزشت و مال و اسباب مردم در معرض تلف افتاد-

خرابی کرد از بس باد و باراں   کہ نتواند قلم تحریر کردن

ازانجا کہ افضال ایزد ذو الجلال شامل حال خلائق است روز دیگر ہجوم ابر از ہم پاشید و آفتاب عالمتاب جہاں را منور گردانید و جہانیاں را اطمینان خاطر گردید- نواب صلابت جنگ بہادر و امیر الامرا بسالت جنگ بہادر خلعت دیوانی سرکار بمحمد مغنی خاں بہادر شوکت جنگ عطا کردہ بتمشیت امور مالی و ملکی مشغول بودہ کامرانیہا می کردند-

آمدن نظام الدولہ بہادر دفعۂ دوم بحضور صلابت جنگ

بعد سپری شدن موسم بارش رایات عالیات پرتو افگن قلعۂ بھونگیر گردید و بعد انفصال معاملہ
آنجا پیشتر کوچ کردہ تا بچواڑہ رونق افزا شدہ بودند۔ دریں وقت بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر
بصوابدید راجہ بیٹھل داس دیوان از انتظام ایلچپور وغیرہ ملک برار فراغت خاطر نمودہ با فوج
فراواں و توپخانۂ بسیار و ابراہیم خاں گاردی بالیغار در حیدرآباد رسیدہ بیرون شہر فرود آمدہ
وازیں جا پیشتر عازم حضور شدند۔ بسالت جنگ بہادر بریں ارادہ مطلع شدہ و ماندن خود در حضور
مصلحت ندیدہ از نواب صلابت جنگ بہادر رخصت ادونی گرفتہ روانہ شدند و اکثر اہلکاران
ہم کنارہ کشیدہ رفتند و نواب صلابت جنگ بہادر متوجہ حیدرآباد گردیدند۔ در اثنائے راہ
بندگان حضرت ملحق لشکر گشتہ ملازمت نمودند۔ از آنجا ہر دو برادر رفیع المنزلت والاقدر آخر ماہ
ذیقعدہ سنہ ۱۱۷۲ یکہزار و یکصد و ہفتاد و دو ہجری باتفاق کوچ بکوچ رسیدہ داخل بلدۂ
حیدرآباد شدند۔ بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر در حویلی شاہنواز خان نزول اجلال فرمودند
بعد چند روز خلعت تفضلات از حضور بندگان عالی نواب صلابت جنگ بہادر بہ بندگان
حضرت مرحمت گردیدہ وکیل مطلق و مختار مطلق گشتند۔ امورات مالی و ملکی بتدبیرات و تردداتِ
راجہ بیٹھل داس دیوان سرانجام می یافت۔ ابراہیم خاں بہادر ببر جنگ گاردی کہ در جنگ جانوجی
بھونسلہ ترددات نمایاں کردہ در سیر و عسر ہمراہ رکاب بندگان حضرت بودہ دریں روزہا مغرور
شدہ پا از اندازۂ خود فراتر گذاشت و دیوان سرکار را وقعتے نمی نہاد لہٰذا بندگان حضرت او را
برطرف کردند۔ ببر جنگ میخواست کہ بحیلۂ طلب تنخواہ ہنگامہ و دنگہ نماید۔ راجہ بیٹھل داس دیوان
سرکار مبالغ طلب او بر فیلاں بار کردہ نزد او فرستاد و ہماں وقت او را از شہر بدر کرد۔ خان مذکور

با فوج سواراں و گارڈیاں و توپخانہ بہ پونہ رفتہ نوکر راؤ بالاجی پیشوا شد و موسی نانج فرنگی کہ سابق ہمراہ عمدۃ الملک موسی بوسی ملازم سرکار بود بحضور آمدہ ملازمت نمود و بجمعیت یکصد فرنگی و دو صد گارڈی در سلک ملازمان بندگان حضرت منسلک گردید۔

ذکر جنگ مرہٹہ و غارت شدن فوج چنداؤلی

درہمیں ایام سوریاراؤ زمیندار نرمل کہ از چندے معاتب شدہ در قلعۂ محمد نگر مقید بود از غفلت پاسداراں گریختہ بہ نرمل رفت و فی الحال جمعیت فراہم آوردہ یکایک در قلعۂ نرمل داخل شدہ خواجہ عبدالشہید خاں بہادر ہیبت جنگ قلعدار را بدار کرد۔ لہٰذا برائے اخراج آں مفسد و انتزاع قلعۂ نرمل از تصرف او معین الدولہ علام سید خاں بہادر سہراب جنگ با فوج سرکار مع موسی تارج و اسمٰعیل خاں بہادر وغیرہ جمعداران عمدہ تعین شدہ در عین بارش دریائے مانجرا و گنگا عبور کردہ متصل نرمل رسیدند و عقب ایشاں جلال الدولہ قادر خاں بہادر دلیر جنگ عرف قادر صاحب سردار گارڈیاں بجمعیت فراواں آمدہ ملحق گردید و نواب صلابت جنگ بہادر و بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر نیز کوچ فرمودہ تا قلعۂ بالکنڈہ دائر و سائر شدند۔ سوریاراؤ جانبری خود ندیدہ پیغام صلح و پیشکش درمیان آورد دریں اثنا خبر رسیدہ کہ بھاؤ وغیرہ اقربا و سرداران بالاجی راؤ بجمعیت بے شمار رخت ادبار بایں طرف می آرند۔ لہٰذا بندگان حضرت التماس سوریاراؤ مقروں با جابت گردانیدہ و قلعۂ نرمل ابدستور قدیم برو بحال داشتہ سہراب جنگ و قادر صاحب وغیرہ سرداراں و سوریاراؤ را با جمعیت او طلب حضور فرمودہ و بالیغار متوجہ پیشتر شدہ سواد قلعۂ ادگیر مضرب خیام نصرت فرجام ساختند و برائے گذاشتن بھیڑ کارخانجات دوسہ مقام کردند۔ مقہوراں نزدیک رسیدہ ہر روز و شب

مصدر جنگ و جدال می شدند- ابراهیم خاں گارڈی که در رفاقت آنها بود در توپ اندازی تهور و شقاوت آشکار می نمود- سوریا راؤ و رائے باگن عرف شنکر رائے دیسپائیں میدک که همراه رکاب در مثل چنڈاولی بودند- دریں مقامات روزے با جمعیت خود ها سوار شده پیشتر از فوج هراولی رفته مستعد جنگ گردیدند- اتفاقاً از ابراهیم خاں مقابله رو داد، مروم سوریا راؤ و رائے باگن بان اندازی خوب کردند- شلک توپ و تفنگ از طرفین تا دو گھڑی درمیاں ماند آخرش نوبت بکوته یراق و سنگ اندازی هم رسیده بود- چوں شام پردهٔ ظلام فرو هشت بجانبین خیریت گذشت حسب الحکم حضور دریں مقامات بهیر و بنگاه و کارخانجات و محلات سرکار در قلعهٔ اودگیر رفت و لشکر فیروزی کوچ کرده متوجه پیشتر شد- هر روز غنیم لئیم از دور دور جنگ کناں میرفت و لشکر ظفر قریں کوچ بکوچ بتعاقب آنها تا قلعهٔ اوسه رسیده، در آنجا هم بعضے اسباب زیادتی گذاشته کوچ شد- بتاریخ شانزدهم شهر جمادی الاول سنه ۱۱۷۳ یکهزار و یکصد و هفتاد و سه هجری در اثنائے یورش شتر بار برداری رائے بسنت رائے پیشکار از پا در آمد محمد معین خاں شوکت جنگ دیوان سرکار عالی که سردار فوج چنڈاولی بود بنا بر تقید برداشتن شتر و اسباب آنها مع فوج ایستاده و لشکر بفاصلهٔ یک بان انداز پیش رفت- مقاهیر شقاوت تخمیر با بیست هزار سوار تا خته فوج چنڈاولی را گیں وار احاطه کرده بکوته یراق پیوستند- شوکت جنگ شهید شد و برادر بسنت رائے که در خواهی او بود بکار آمد و اسمعیل خاں جمعدار و سوریا راؤ و قادر صاحب زخمی شده در معرکه افتادند و هزاراں مردم از طرفین علف تیغ بے دریغ گشتند- بندگان حضرت در عین جنگ فیل سواری خود بایں طرف آورده هر چند عزم کردند که کمک نمایند لاکن از بسکه گاوان بنجاره هزار ها سد راه بود عبور فوج ممکن نشد- لاچار از همانجا خود بدولت و دیگر بهادراں تیر اندازی بسیار بعمل آوردند- مقهوراں فوج چنڈاولی غارت کرده برگشتند- چوں شام قریب بود

دائرۂ لشکر شد۔ صبح آں برائے تدفین لاشہا کہ پشتہا افتادہ بود و تیمار زخمیاں مقام فرمودند و فوج
مرہٹہ نمود شد۔ نواب صلابت جنگ از ملاحظۂ حال فوج چنڈاولی اندیشیدہ برخلاف رائے
بندگان حضرت کہ اصلاً راغب بصلح نبود خود بخود حرف صلح بمیاں آوردہ منیر الملک حیدر یار
خاں بہادر شیر جنگ دیوان دکن را مع متصدیاں در لشکر مقہور فرستادہ خاطر خواہ آنہا اسناد قلعۂ
اسیر و قلعۂ دولت آباد و برہان پور مع محالات شصت لک روپیہ درست کردہ دادہ معاودت
فرمودند۔ از نزدیکی حیدرآباد بندگان حضرت از لشکر جدا شدہ برائے انتظام راجبندری و
ایلور وغیرہ بانجوارہ تشریف بردند و نواب صلابت جنگ در بلدۂ حیدرآباد داخل گردید۔ مبارز
الملک حامد اللہ خاں بہادر پسر مبارز خاں بہادر شہید را خلعت دادہ کیل مطلق نمودند۔ آں بیچارہ
از عہدہ دنگہ سپاہ و سوال و جواب ملی و ملکی نتوانست برآمد۔ شیر جنگ و راجہ رتن چند بہادر عرف
کالکاداس گرمی بازار داشتند۔ بندگان حضرت از بجواڑہ معاودت کردہ در میدان گوشہ محل
فرود آمدہ و از تلون مزاجی صلابت جنگ برہم شدہ راجہ رتن چند بہادر را مع کا لچند پسرش
قید کردہ بقلعۂ ایلکندل رفتہ چھاؤنی کردند۔ دریں اثنا امیر الامرا بسالت جنگ بہادر در بلدہ
بحضور رسیدہ انتظام بخش مہام شدند۔ ناصر الملک میر مغل علی خاں بہادر ناصر جنگ را خدمت
صوبداری محمد آباد بیدر مفوض گردید۔ بعد سپری شدن ہنگام بارش فوج اشقیا در تعلقہ میدک
آوارہ شدہ بود لہذا نواب صلابت جنگ و بسالت جنگ کوچ کردند و بندگان حضرت
نظام الدولہ بہادر ہم از ایلکنڈل متوجہ شدہ و بہ تنبیہ مقاہیر پرداختہ اخراج کردند۔ و ورود
عساکر فتح اثر در نواح گلبرگہ اتفاق و ملاقات نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت و دام
امیر الامرا بسالت جنگ بہادر با دونی رفتند و شیر جنگ گریختہ نزد بالاجی راؤ رفت۔ بدرگاہ
حضرت بندہ نواز گیسو دراز قدس سرہٗ فیمابین نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت عہد

دپیماں متوکد شد و ایام ییلاق بسیر و شکار بسر برده در موسم بارش بقلعهٔ محمدآباد بیدر چھاونی
فرمودند و خدمت دیوانی دکن از تغیر شیر جنگ به صمصام الملک میر عبدالحی خاں بہادر
صمصام جنگ پسر شاہنواز خاں مفوض گردید-

ذکر جنگ ابدالی با مرہٹہ ہا

اعزالدین عالمگیر ثانی بادشاہ تدبیرے بخود اندیشیدہ ہر چہار خلف خود را می خواست
کہ بچہار سمت ممالک ہندوستاں تعین سازند- چنانچہ شاہزادہ عالی گوہر را بصوبہ حیدرآباد رخصت
نمود- چوں ایں معنی برخلاف مرضی وزیرالممالک غازی الدین خاں بہادر بوقوع آمدہ بود فوج
خود را فرستادہ شاہزادہ را واپس طلبیدہ دارا شکوہ کہ در بلدۂ شاہجہاں آباد است داخل
کرد- چوں ہر روز آتش فتنہ و فساد اشتعال داشت وزیرالممالک خواست کہ شاہزادہ را
گرفتہ مقید سازد- شاہزادہ با جمعیت خود کہ ہشت ہزار سوار و پیادہ موجود داشت در ہماں حویلی قائم
شدہ جنگ کرد- بعد از دو سہ روز از آنجا برآمدہ جریدہ بجانب شجاع الدولہ پسر منصور علی خاں رفت
در آخر ۱۱۷۳ھ یکہزار و یکصد و ہفتاد و سہ ہجری مردم وزیرالممالک اعزالدین عالمگیر ثانی را
بجاں کشتہ از تخت بر تختہ آوردند- مدت سلطنت او ہفت سال بود- در ہماں ایام خبر آمدن
شاہ درانی احمد ابدالی بعزم شاہجہاں آباد گرم شد- غازی الدین خاں بہادر فوج مرہٹہ برا
کمک خود طلبید- ملہار راؤ ہولکر بجمعیت پنجاہ ہزار سوار کہ در ہماں نواح بود خود را رسانید و
از دکن ہم بسواس راو و بہاؤ و جنکوجی وغیرہ سرداراں و ابراہیم خاں گاردی ابالاجی راؤ
بجمعیت ہشتاد نود ہزار و توپخانۂ بسیار روانہ کرد- سابق در فوج مرہٹہ توپخانہ نبود- دریں عصر توپخانہ
ہم با خود می آورد- چنانچہ آنہا بشاہجہاں آباد رفتہ تاخت و تاراج دیہات و اکثر محلات شاہجہاں آباد

کردند و خود را غالب دیده میخواستند که بسواس راؤ را بر تخت نشانند۔ از خیال آنہا راجہ ہا وغیرہ سرداران راجپوتیہ و جاٹ نیز وزیر الممالک آگاہ شدہ خودہا را کنارہ کشیدہ پیغام نمودند کہ اگر سلطنت قوم و نسل چغتہ باشد ما ہمہ در اطاعت و حاضریم در رفیق یکدیگر۔ در صورت نوع دیگر مستعد بجنگ ہستیم، سرداران مرہٹہ بعزم جنگ آں طرف روانہ شدند۔ دریں اثنا شاہ دُرّانی احمد ابدالی نزدیک سیدہ و غازی الدین خاں بحیلہ و تدبیر خود کنارہ ماندہ فیمابین ابدالی و مرہٹہ طرح جنگ انداخت، چنانچہ محاربہ و مجادلۂ عظیم افتاد۔ ابراہیم خاں گارڈی دراں جنگ ہم تردد نمایاں کردہ نام آور شد۔ آخرش فوج مرہٹہ عہدہ برآ نگشتہ گرد لشکر خندق کندہ متحصن شد۔ در چند روز از قحط آب و دانہ بستوہ آمدہ ارادہ صف جنگ کردند، و بتقدیر قادر قدیر فوج بسیار و اکثر سرداراں در معرکہ کشتہ گشتند۔ از صد یکے و از ہزار اندکے بجان واحد از نبرد گریختہ بر آمد۔ باقی لشکر غارت شد۔ چنانچہ از روئے نقل فتحنامہ کہ بمہر صفدر جنگ بہادر وزیر شاہ دُرّانی بنام مروم شاہجہان آباد رسیدہ واضح می شود۔

نقل فتحنامہ بمہر وزیر شاہ دُرّانی ابدالی

عامۂ خلائق دار الخلافت شاہجہان آباد و سائر ممالک محروسہ بمعدلت و رافت شاہنشاہی میدار بودہ بدانند کہ قبل ازیں بسبب خبر تہنیت اثر واصل جہنم شدن کافر پرمکر و حیلہ گو بند بوندیلہ بضرب تیغ نصرت پیکار بہاؤ و سدھو مقہور را از رہگزر ترس و فرط وسواس راہ چارہ بند شدہ پائے ثبات از جا و عنان طاقت از دست رفتہ مانند روباہ بسوراخ تنگ خزیدہ بہزار حیلہ خود را نگاہداری می کرد۔ دریں ولا دلاوران تہمتن جگر و پردلان اژدہا پیکر مانند صیادے کہ بفکر و تدبیر شست بر نخچیر بندد تا منفرے غیر از دام بلا در نظرش نیاید و بے اختیار خود را آماج

ناوک جانستان وہدف بلائے ناگہان نماید۔ از چند روز کفرۂ فجره را دائره وار احاطه کرده
آمد و شد آب و علف برین حیوانات مسدود نموده بودند و قحط اغلبه بدرجهٔ اتم در آن لشکر شقاوت اثر
که کثرت شان از سگ خوک بیشتر بود بہم رسیده چار و ناچار دل بر مرگ نهاده مانند پروانه
بر شمع زنده یا مرغے که در شب ظلمت خود را بر آتش افگند بتاریخ یوم الاربعه ششم ماه جمادی الثانی
سنه ۱۱۷۴ یکهزار و یکصد و هفتاد و چار ہجری توپ و توپخانه مانند آتش نمرودی پیش انداخته
بهیئت اجتماعی از مور چال خود بر آمده با کثرت مور و ملخ رو بعسکر منصور آوردند۔ مبارزان نصرت
قرین و مجاهدان جلادت آئین که سمندر آتش هیجا و نهنگ دریاے وغا اند بیامن افضال
قادر لایزال و استمداد مالک الملوک و تقویت حشمت دین اسلام سعادت انجام آن گروه
شقاوت پژوه را آن قدر فرصت دادند که از احاطه بیرون آمدند۔ بعد ازان متوکلاً علی الله
دست بشمشیر آبدار برده بر کفار فجار مانند فیل دمان و شیر بر ژیان حمله آورده بیک چشم زدن خرمن
هستی آنکسان را سوخته چون خاک بر باد دادند۔ مهتر آن فریق غریق اعنی خناس پر وسواس راو
بسواس را سر پلید از بند کفش جدا نموده گوے چوگان بلا گردانیدند۔ و نائب مناب آن سگ
بے دین بهاؤ ادبار قرین از پائمال سم ستوران غازیان اقبال نشان گردیده مفقود العین لاوران
شد۔ و مرک نابکار ملهار سیاه مار طعمهٔ تیغ آبدار بهادران تهور آثار گشته و کافر بدنهاد سیه و شدا دخو
جنکو اسیر و مقید زنجیر قضا شده طعمهٔ زاغان و سگان اردوے معلی گردید۔ و ناسرداران دیگر
که لا تعد و لا تحصیٰ بودند بدرک اسفل واصل شدند۔ بیست و دو هزار غلامان پری پیکر و کنیزان
دکهنی نازک کمر که اسیر لشکر فیروزی اثر شده بودند تقسیم بانفار یافته، و غنائمے که محاسب وهم
و گمان احصاے آن نمیتواند کرد۔ از جواهر نقود گرانمایه و اجناس دیگر با توپخانهٔ عظیم و پنجاه هزار اسپ
تیز رفتار و دو لک گاو پیاره و چندین هزار شتر و پانصد زنجیر فیل کوه تمثیل بتصرف دولت قاهره

درآمد۔ کافۂ اسلام این فتح را اعظم فتوحات شمرده در ادای مراسم شکرگزاری و لوازم تہنیت قیام نمایند و نقل ہمین فتحنامہ باطراف و جوانب ممالک محروسہ رسال دارند کہ فی الحقیقت این فتح عظیم موجب قوت و شوکت ارباب دولت و روسیاہی مخالفان وخیم العاقبت است۔

ولد الزنا است حاسد من زانکہ طالع من ولد الزنا کش آمد چو ستارۂ یمانی

بعد از جنگ مرہٹہ بابدالی خبر رسید کہ فوج سکھ با بجاک قندھار و درۂ ہزاره جات کہ موطن ابدالی است درآمده۔ لہذا بسرعت معاودت نمود و نجیب خان روہیلہ را بہ نیابت خود در شاہجہان آباد گزاشت۔ خان مذکور باتفاق غازی الدین خان بہادر پسر عالی گوہر را نامزد بسلطنت کرده در نظم و نسق مشغول شدند۔ شہر دہلی کہ از چندین سلطنت معمور شده در آبادی و لطافت نظیر نداشت از آشوب و حوادث متکاثره ویران گردید۔

ذکر سلطنت شاه عالم بادشاه

شاہزادۂ عالی گوہر در صوبۂ اوده و بنگالہ باتفاق فرنگیان و شجاع الدولہ پسر منصور علیخان مرحوم بسر می برد۔ یازده سال شد ہنوز بر تخت شاہجہان آباد بنا بر عناد غازی الدین خان بہادر ننشستہ۔ در ممالک ہندوستان خطبہ و سکۂ ایشان باسم شاه عالم بہادر شاه جاری داشتہ اند فرنگیان را صلابت نجیب خان روہیلہ و نجیب خان را ہیبت فرنگیان است لہذا تا حال ہر دو بجای خود بوده ایام بسر می برند سلطنت ہندوستان بر کسی قرار ندارد۔

ذکر جنگ مرہٹہ در دکن و آغاز ریاست نظام الدولہ بہادر

چون فوج مرہٹہ در ہندوستان غارت شد نواب صلابت جنگ و بندگان حضرت بصوابدید بعضی دولتخواہان با لشکر عظیم متوجہ ملک شقی شدند مقہوران ہم اجتماع فوج کرده بمقابلہ

رسیدند۔ لشکر اسلام بتعاقب آنہا تا نواح پونہ دائر و سائر شدہ زمرۂ فجرہ را تنگ کردہ بود۔ در ایام شتبے راجہ رامچندر پسر راجہ جیچندر سین متوفی از راہ کوتہ اندیشی و نمکحرامی خیال خام کردہ ناصر الملک میر مغل علی خاں بہادر ناصر جنگ را کہ سردار فوج ہراولی بود فریفتہ با فوج خود پیش بالاجی رفت و ایشاں را ہم بردہ صبح آں جنگ سخت بمیاں آمد و نواب صلابت جنگ ہم قصد کردہ بودند کہ تنہا پیش شقی روند۔ ازیں وجوہات بندگان حضرت وقت فساد و فتور تصور نمودہ بمجبوری مرہٹہ با اشقیا صلح کردہ معاودت بقلعۂ محمد آباد بیدر نمودہ چھاؤنی فرمودند۔ ناصر الملک را مقہوراں بعضے محالات تعلقۂ بیجاپور از طرف خود دادہ در آنجا فرستادہ بودند بعد چندے صحبت بر آرنشد باز بحضور بندگان حضرت آمدہ۔ بعد از کشتہ شدن راجہ پرتاب ونت از خجستہ بنیاد تنہا بر آمدہ پیش امیر الامرا بسالت جنگ بہادر رفتہ در قلعۂ رائچور رفتہ محبوس گردیدند و راجہ رامچندر نیز پیش مقہوراں در قلعۂ دولت آباد محبوس ماندہ بسعی ملہار جی ہولکر مخلصی یافتہ بحضور رسیدہ و بدستور سابق در نوکری سرکار حاضر شدند۔ بندگان حضرت از تلون مزاجی صلابت جنگ بتنگ آمدہ لاچار نظر بند کردہ در قلعۂ محمد نگر گزاشتند و جمیع کارخانجات و عملہ فعلہ دکن را بخود متعلق فرمودہ انتظام بخش مہمات شدند۔ چوں راؤ بالاجی در پونہ بقضائے الٰہی فوت کرد و راگھوبا در شش علیہ زمرۂ مقہوراں گردید۔ راجہ بھٹھیلداس پرتاب ونت کہ خطاب راج رامچندر یافتہ بود وقت تخلل در بنائے مرہٹہ تصور نمودہ صلاح یورش داد و جانوجی بھوسلہ پسر راگھو بھوسلہ را با جمعیت پنجاہ ہزار سوار ملازم سرکار نمودہ۔ لہٰذا بندگان حضرت از بیدر کوچ فرمودہ با یک لک سوار بخجستہ بنیاد متوجہ شدند۔ راگھو کہ از مادھو راؤ پسر بالاجی راؤ اختلاف داشت اول پیغام صلح و ملاقات خود داد۔ وقتیکہ از مادھو راؤ بہ پٹن ملاقات فیما بین از قرار و مدار کہ در حضور کردہ بود برگشت و مستعد جنگ شد۔ و تاب مقابلہ و مجادلہ نیاوردہ و رخ تافتہ بطرف خاندیس خستہ دل

بر پشت لشکر فیروزی دو سه منزل تعاقب او کرده بود۔ راج راجندر راجه پرتاپ ونت دیوان سرگردانی
در تعاقب او فائده ندیده از آنجا بطرف پونه راهنمای لشکر شد۔ چنانچه فوج اسلام به پونه رسیده
تاخت و تاراج و خرابی بسیار کرد و غنیمت فراوان بدست بهادران اسلام۔ راگهو از خاندیس
برگشته با هشتاد هزار سوار در نواح حیدرآباد رخت ادبار آورد و این ضلع را پائمال کرده و از
جابجا زرها گرفته قریب بلده فرود آمد و یک دو دفعه فوج خود را برای جنگ فرستاد بهادران خاص
صوبه دار حیدرآباد که جابجا بر شهرپناه سامان حرب درست کرده چوکی سواران و پیاده ها نگاه داشته
بود بفضل الهی هر دو دفعه فوج مقهور مغرور شده رفت و سر جنگ واقعی یافت۔ چنانچه ازین جا
برآمده از نواح فرخ نگر و ملدرگ و دهارور شده بآن طرف رفت لشکر فیروزی هم از پونه معاودت
کرده بر کنار گنگ متصل راکس بهون نزول جلال داشت۔ خبر رسید که مقهور با حمد نگر میرود
لهذا بندگان حضرت بعزم خجسته از آب گنگ که طغیانی داشت عبور فرمودند و راجه پرتاپ ونت و
باتمه لشکر این طرف گنگ بود۔ راگهو وقت قابو یافته باستعجال خود را با فوج رسانید۔ راجه بهادر
با فوج و سامان قلیلی که موجود بود سوار شد۔ جانوجی بهوسله که اعتماد راجه بهادر برو بسیار بود دغا
داده شریک مقهور شد۔ باوصف فوج قلیل نوعی غازیان اسلام داد شجاعت دادند که فیل
سواری راگهو را گرفته رسنهای عماری بریدند۔ درچنین وقت باشارهٔ مرادخان بهادر ضرب
تفنگ به راجه بهادر رسید۔ فی الحال قالب تهی کرده بکار خداوند نعمت در چنین تیرته کنار گنگ بدرجه
مکت فائز شد و اکثر سرداران و راجه مانکداس بهادر برادرزادهٔ راجه پرتاپ ونت بهادر بکار آمدند
و بسیار زخمی شدند و بعضی عمده ها دستگیر کافران بدسرانجام گشتند۔ فوج و بنگاه بالکل تاراج شد
نواب نظام الدوله بهادر که آن طرف آب بودند بسبب طغیانی کمک راجه نتوانستند کرد۔ بعد
کشته شدن راجه خود بدولت کوچ کرده بایلغار متوجه خجسته بنیاد شدند۔ محرر این سواد احقر گردهاری لعل

قصیدۂ مشعر کیفیت دراں وقت نوشتہ بود، چنانچہ درین تالیف ظفرہ ہم قلمی نمود۔

دلا بیں چہ کرد آسمان دو رنگ — طریقِ وفا شد از و عار و ننگ
کہ دی سال نواب عالیجناب — سپہدارِ ملکِ دکن فتح جنگ
شجاع و دلاور قوی ہمتے — شکار افگنِ شیر و ببر و پلنگ
چو خواہد کہ تسخیر گیتی کند — برآرد دمار از شہ روم و زنگ
برانگیخت لشکر بہ تسخیر پونہ — بدانساں کہ جنبد بدریا نہنگ
چو دیوانِ او راجہ پرتاب ونت — برآراست لشکر پر از سازِ جنگ
چہ لشکر کہ دریائے آہن شدہ — ز پولاد پوشاں زمیں شد تنگ
بہ یلغار رفت آں سرِ نامدار — ز حدِ بیدر تا بدریائے گنگ
چو راگھوئے مقہور خسراں پناہ — تبہ حال خود دید از کین و جنگ
فرستاد پیغام لابہ گری — قدم را براہِ خدیعت و رنگ
امیرِ دکن شیرِ دشمن شکار — فرستاد حکم طلب بے درنگ
درآمد سرِ کافراں زیرِ پائے — بدانساں کہ افتد بدامے کلنگ
چو یکچند یکدست در حرف و صوت — بپرید ناگہ ازاں قفس تنگ
مقابل نشد رفت سوئے برار — نہ عارِ ہزیمت نہ یارائے جنگ
دو سہ منزلے جیش اسلام ہم — تعاقب کناں رفت در خار و سنگ
چو دانست دیواں کہ بیجا اصلیست — بگرداند لشکر ازآں راہِ تنگ
رواں شد بہ پونہ بہ یلغارہا — بطرزے کہ آید بہ آہو پلنگ
چناں آں مکاں از زر آمادہ بود — کہ کانِ زر است آں چہ شہرِ فرنگ

ز حکمِ سپہدار و سالارِ دین	گرفتند پونہ نگیں وار تنگ
بتخریب شہر و عمارات بت ہا	دوانند بسیار فیل و کرنگ
چو آبادی پونہ بربا درفت	ازانجا رسیدند بر آبِ گنگ
دراں عرصہ انگھوے ابلیس فن	بطوریکہ خر بگسلد پالہنگ
دو او دوی ترکتازی نمود	ز راہ ہوس زد سر خود بسنگ
بہر جا کہ او رخت ادبار برد	جو ابش رسیدہ بہ تیر و تفنگ
چو در ہیچ جا حرمتِ خود ندید	بگردید مایوس از عار و ننگ
ازانجا حوالی نلدرک و دھارور	نگہداشت خود را چو روباہ لنگ
ولیکن شب و روز قاہو طلب	چو بر خرمنِ غلہ موش دبنگ
پس از چند ازانجا رواں پیش شد	بصد آہ و افسوس حیران و دنگ
خبر شد بہ لشکر کہ مردودِ دیں	بہ احمدنگر می رود بے درنگ
سر سروراں آصفِ جم نشاں	بکشتی رواں شد ز دریاے گنگ
دراں ساحل از لشکر بیقیاس	گزر کرد و شد بر گزر راہ تنگ
چو راجہ بہادر و جمعے سپاہ	بماندہ دریں ساحلِ آب لنگ
شقیِ لعین بخت برگشتہ کرد	یکایک رسیدہ بسان پلنگ
چو راجہ بہادر خبردار شد	برآراست صفہا بہ پیکار و جنگ
صداے طبل سربلندی گرفت	برافتاد کرناں ز گوش پلنگ
نخستیں اداشد ز نشکار شاں	زبان رہا کل و توپ و تفنگ
پس آنگاہ اشو مید جاں کساختند	کنار چنیں تیر بحِ آب گنگ

که یعنی ز طرفین هر هر کسان — دوانندند اسپان طرق و سرنگ
بیک حمله راجه برو دست یافت — چو اژدر که یابد درِ غار تنگ
چنان ضرب در بر سرِ پشت او — که مقهور ازان اندکے شد پتنگ
دلیرانه راجه عجب کار کرد — که مانده از و خلق حیران و دنگ
دگرگونه زد چرخ گرگینه — چو بعضے حسودان ز شور و شنگ
سرِ راجپوتان شهامت نشان — قلعدار قندهار گوپال سنگ
بسے فرقِ کفار بر باد داد — پس آنگه فتاده بمیدانِ جنگ
چو از زخمهائے که کاری بُدند — در افتاد در رزم هنونت جنگ
به پهلوے راجه بهادر بفور — چنان ضرب آمد ز تیر تفنگ
که جان را بکامِ خداوندِ خویش — سپرده بجان آفرین بیدرنگ
چو تاریخِ او جُستم از هاتفے — مکت یافت گفتا ز طغیان گنگ
همه فوج بنگاه تاراج شد — ز راکس بهون تا بمیدانِ جنگ
کس از دست بر دش نجاتے نیافت — که باشد از ارے دامے بچنگ
ز طوفانِ بادِ حوادث برفت — بسا کشتیِ عمر در بحرِ گنگ
کسانے که از جان امان یافتند — بجستند بیرون ز کامِ نهنگ
امیرِ دکن جهد بسیار کرد — ولے بود لاچار از آبِ گنگ
پس آنگاه نهضت سوے بلده شد — که نے وقتِ صلح و نه هنگامِ جنگ
درِ نظم سفتم بتکلیف یاران — که خوانند از شوق در کیف بنگ
دگر نه ندانم ازان سرگذشت — که راگهو کدام و چرا کرد جنگ

مرادم همیں شد زیزدان پاک | کہ باشد امیر دکن فتح جنگ
همیشہ بر اعدا ظفر مند باد | ز ملک دکن تا باقصاے زنگ

بکن اختصر ایں نامہ را اختتام
کلام تو کردعا لمی مست و دنگ

القصہ اگھو شقی بقتل و غارت فوج راجہ بہادر پرداختہ و از کتل دیگر دریاے گنگ پایاب عبور کردہ بخجستہ بنیاد رسید۔ اگرچہ بندگان حضرت قدر قدرت براے تنبیہ او برآمدہ در کالا چبوترہ داخل خیمہ شدہ مستعد جنگ بودند۔ لاکن کارپردازان سرکار بمیان آمدہ مصالحت قرار دادند و راگھو کوچ کردہ بہ پونہ رفت۔ درہماں ایام صلابت جنگ کہ در قلعہ بیدر بودند از نیرنگی تقدیر بجہان جاودانی شتافتند۔ خود بدولت خلعت دیوانی سرکار بجمنا راجہ نبیرۂ راجہ پرتاپ ونت عطا کردند۔ چوں صغیر سن بود کار دیوانی سرکار از و انجام نیافت لہذا بعد از دوماہ خلعت دیوانی بمیر موسیٰ خاں بہادر احتشام جنگ مرحمت فرمودہ بخطاب رکن الدولہ سرفراز کردند۔ خزانہ شصت لک روپیہ نقد و اموال و دواب بسیار بابت راجہ بہادر بضبط سرکار درآمد و براے جمنا راجہ بہادر و غیرہ متعلقان او جاگیر تنخواہ شد۔ بعد انقضاے برسات از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ و بسیر و شکار و انتظام ملک پرداختہ داخل حیدرآباد شدند۔ سال دیگر دریاے کشنا عبور کردہ در ملک ارکاٹ تشریف بردند و از امیر الہند والاجاہ محمد علی خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سردار پیشکش گرفتہ از راہ بجواڑہ داخل حیدرآباد گشتند۔ در اثناے راہ صاحبزادہ بلند اقبال اسد الملک آصف الدولہ میر احمد خاں بہادر نصرت جنگ خلف بندگان حضرت بتعلقہ ناندیر و آراگیر و ایلکندل و غیرہ محالات سرفراز شدہ و راجہ رتن چند بہادر بدیوان مقرر یافتہ رخصت تعلقہ شدند۔ شانزدہ زنجیر فیل و دوازدہ ضرب توپ و ماہی مراتب و نوبت و اسپان و شتران

و دیگر کارخانجات از سرکار ہمراہ ایشان تعین شد۔ بعد چھاؤنی منہیان اقبال خبر رسانیدند کہ فیما بین راگھو پیشوا و جانوجی بھوسلہ نزاع افتاد۔ بندگان حضرت ہم برائے اعانت راگھو از حیدرآباد کوچ کردہ تا قصبہ باسم تشریف بردند و بعد از صلح مرہٹہ ہائے مذکور معاودت فرمودہ بحیدرآباد چھاؤنی کردند۔ درین سفر شہزادہ آفاق ہم بالشکر خود رسیدہ ہنگام مراجعت رخصت شدہ بتعلقہ رفتند۔

ذکر سفر سرینگ پٹن و روداد جنگ فرنگیان چیناپٹن

چوں راگھو مقہور را مادھوراؤ پسر بالاجی راؤ قید کردہ زمام اقتدار کاروبار بقبضۂ اختیار خود آوردہ گوپال ہری را با چہل ہزار سوار بجانب سرینگ پٹن روانہ کرد۔ حیدر نائک سابق از نائگواڑیان قلعۂ سرینگ پٹن ملازم راجۂ آنجا بود۔ رفتہ رفتہ جمعیت و سامان بہم رسانیدہ از دغا راجۂ خود را قید کردہ زمام اقتدار آں ملک بدست خود آوردہ و در چند سال باطراف و جوانب لشکر کشی کردہ اکثر ملکہائے سیر حاصل از قبضۂ زمینداراں و پالیگراں برآوردہ متصرف شد و جمعیت بیست ہزار سوار و چہل ہزار گارڈی و فرنگی و چیٹہ وار نوکر داشتہ مواد غرور وفور بہم رسانیدہ خود را حیدر علی خاں گویانید۔ گوپال ہری دراں ضلع رسیدہ گذر خود را از آنچناں راہ کوہستان و انبوہے اشجار خاردار و تاب مقاومت جنگ از حیدر نائک ندیدہ متامل بود لہذا مادھوراؤ خود با فوج بسیار بملک او درآمدہ بتاخت و تاراج مشغول شد و در ملک چاک بالاپور و کولار و دیون ہلی و ہنس کوٹہ و غیرہ چند محالات تھانہ نشاندہ و از حیدر نائک پیشکش و نعلبندی چہل لک روپیہ گرفتہ روانۂ پونہ شد۔ بندگان حضرت نظام الدولہ بہادر کہ از حضور پرنور بخطاب آصفجاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار در سنہ ۱۱۸۰ یکہزار و یکصد و ہشتاد ہجری وقتیکہ مادھوراؤ در سرینگ پٹن بود با لشکر

و توپخانهٔ بسیار تشریف بردند و از مدار المهام رکن الدوله بهادر و مادهو راؤ متصل لالاپور ملاقات
دست داد و مشورت انتظام بعضے امور درمیان آمد - بعد ازاں مادهو راؤ معاودت پونه کرد فرنگی
مچهلی بندر که از سال گذشته سیکاکل و راجبندری جاره گرفته موافق قرار با پانصد فرنگی و یکصد
ترک سوار و سه هزار گارڈی و چند ضراب توپ در رکاب سعادت گرفته بود برائے تسخیر قلعهٔ بنگلور
که حیدر علی خاں خزانهٔ نوکوٹ نارائن متصرفه آں دیار و جواهر بسیار در آنجا نگاهداشته جهد می نمود
لاکن رکن الدوله بهادر تدبیرات عالی انگیخته فکر تسخیر قلعهٔ بنگلور کرده بیشتر عزم نموده بیست کروهی سیرنگ
پٹن متصل چینی پٹن مقامات لشکر فیروزی اثر ساختند - و از جانب حیدر علیخاں پیغام صلح و ذکر
پیشکش بمیاں آمد - لهذا فرنگی با جمعیت خود برخاسته بطرف چینا پٹن رفت - رکن الدوله
بهادر افواج راجه رامچندر و راجه گوپال سنگه قندهار واله و بسنت خاں کرنول واله و غیره سرداران مرهٹها
را پیشتر بسیرنگ پٹن تعین کرده خود هم با فوج کثیر بآنجا رفتند - حیدر علیخاں با جمعیت خود استقبال
کرده ملاقات نمود و در یک هفته سبیل پیشکشات سرکار و تدبیر مهم فرنگیاں نموده رفاقت سرکار
قبول کرد - رکن الدوله بهادر ٹیپو سلطان پسر حیدر علیخاں را همراه گرفته با جمیع سرداران لشکر فیروزی
معاودت کرده بحضور رسیده ملازمت ٹیپو سلطان کنانیدند و در چند روز حیدر علیخاں با فوج
و سامان شایاں آمده دو کروه پیشتر بهراولی لشکر میرفت و لشکر فیروزی متوجه تادیب فرنگیاں شد
فرنگیاں و ابراهیم بیگ خاں دهونسه پسر فاضل بیگ خاں که از لشکر برخاسته رفته در کاویری
پٹن اقامت داشتند - حیدر علیخاں سر سواری قلعهٔ کاویری پٹن که در پائین گهاٹ سرحد ارکاٹ
است گرفت و فرنگیاں و ابراهیم بیگ خاں دهونسه هزیمت خورده راه چینا پٹن گرفتند و
حیدر علی تعاقب آنها نمود - لشکر فیروزی هم بایلغار متوجه شد - فرنگیاں با وصف جمعیت قلیل در ناله
و پشته و دره مکان قلب دیده ایستاده از توپ و بندوق جنگ میکردند و باز میرفتند - همیں قسم

درچند روز به ترنامل رسیده در دیول که جاے قلب است قرار گرفتند - ازچیناپٹن فرنگیان
وگارڈیان دیگر باسامان سرب باروت واذوقه بکمک آنها رسید - بعد چند روز از دیول ترنامل
برآمده درمیدان فرود آمدند - لشکر فیروزی هم متصل آنها بفاصلهٔ دو کروهی دائره داشت - روزے
بندگان حضرت و نواب بسالت جنگ که با فوج خود همراه لشکر بودند، ورنست خاں کرنول واله
رامچندر و قندهار واله و جمیع سرداران لشکر با سامان توپخانهٔ کثیر براے جنگ سوار شدند - و
حیدر علی خاں هم با فوج و ارابهٔ خود تیار گشته درمعرکه رفت - چوں فرودگاه فرنگیان بسبب کره و
ناله و گلولاے شالی زار نهایت قلب بود تاختن اسپاں و یورش موافقت نکرد - وقت دو پهر از
دور توپ اندازی شروع شد - فرنگیان خیمه ها و بنگاه بار کرده عقب خود فرستادند و در پناه پشته ها در
کمین بوده نمود نشدند، چهار گهڑی روز باقی مانده سر بر داشته توپ اندازی قسمے بسرعت نمودند
که فرصت دم زدن ندادند - اکثر مردم لشکر که بیشتر از فوج بودند باز گشتند و فرنگیان بتعاقب آنها
مقابل فوج رسیده شلک بندوق زدند - مقابل آنها حیدر علی خاں هم قسمیکه باید قائم مانده شلک
توپ و بندوق میکرد - آدم و اسپ بسیار بکار آمدند و دو زنجیر فیل بضرب گولهٔ توپ افتادند -
وقت شام بندگان حضرت معاودت کرده داخل خیمه شدند و حیدر علی خاں هم بخیمهٔ خود رفت - تمام
شب عجب هول رستخیز در تمامی لشکر ماند که فرنگیان شبخون می زنند - اکثر توپهاے کلاں نامی سرکار
بسبب گاوله و ضائع شدن گاوان همان قسم در جنگ گاه ماند و بدست فرنگیان افتاد - تدبیر
مدارالمهام رکن الدوله بهادر بباطن این بود که حیدر نائک و فرنگیان را باید جنگانید - و از هر طرف
که کشته شود سود اسلام است، بنابراں صبحے از انجا کوچ کرده هفده کروه راه در تمام روز قطع کرده
وقت شام فرود آمدند و در دور و ز متصل وانم باڑی رسید دائرهٔ لشکر فیروزی بپا کردند - حیدر علی خاں
با جمعیت خود از فرنگیان جنگ کناں باهستگی مراجعت کرده صحیح و سالم بنجکروهی لشکر فرود آمد

فرنگیاں ہم پیشتر سبقت کردہ بفاصلۂ بعید درجائے قلب اقامت گرفتند۔ مدت دو ماہ صلاح
و تدبیر در سرداران ماند۔ قرار بریں افتاد کہ فوج مادھوراؤ طلبیدہ استیصال فرنگیاں باید کرد۔ چنانچہ
منیر الدولہ حیدر یار خاں بہادر شیر جنگ بہادر از حضور برائے ایں کار و پسر چند اصاحب از
طرف حیدر علیخاں بطرف پونہ روانہ شدند۔ دریں اثنا خبر رسید کہ جمعیت کلاہ پوشاں از بندر مچھلی پٹن
آوارہ شدہ کھمم و ورنگل متصرف شد و ارادۂ حیدرآباد دارد۔ بنا برآں لشکر فیروزی از آنجا کوچ نمود
و حیدر علیخاں بملک خود رفت۔ امیر الہند والاجاہ محمد علیخاں بہادر کہ مدار علیہ فرنگیاں است
رکن الدولہ بہادر مدار المہام با معدودے چند از مقرباں بچینا پٹن رفتند، والاجاہ مراسم استقبال و ضیافت
و تواضع تحائف بعمل آوردہ مبلغے پیشکش سرکار قبول کرد و فرنگیان بندر مچھلی پٹن کہ پیشتر بطرف
ورنگل آوارہ شدہ بودند تاکید نوشتہ واپس طلبید۔ مدار المہام بعد حصول ایں سرانجام بحضور رسیدند
دولتخواہی و جانفشانی والاجاہ بعرض رسانیدند۔ لہٰذا قلعہ کہن پورہ و پرگنہ امین کنڈلہ بطریق
التمغا و مواضع کھٹ کیسر و غیرہ دیہات پرگنہ حویلی حیدرآباد بطریق انعام برائے خرچ روشنی
و گل و عود مقبرۂ انور الدین خاں شہید عطا شد۔ بعد از ہرج یک نیم سال لشکر فیروزی در
اواخر سنہ ۱۱۸۱ یکہزار و یکصد و ہشتاد و یک ہجری بحیدرآباد رسیدہ چھاؤنی نمود و حیدر علیخان
درہمیں سال با جمعیت خود تا بچینا پٹن رفتہ فرنگیاں و والاجاہ را تنگ آوردند۔ چنانچہ آنہا
عاجز شدہ صلح کردند و اکثر ملک انے تصرف خود بحیدر علی خاں گذاشتہ عہد کردند کہ بوقت رو داد
جنگ شریک شما باشیم۔ حیدر علیخاں بعد از شرط شروط مضبوط معاودت کردہ بسرینگ پٹن رفت
ابراہیم بیگ خاں دھونسہ جماعدار ملازم محمد علی خاں بہادر کہ در وقت جنگ شریک فرنگیاں
بود والاجاہ او را بر طرف کردہ، لہٰذا از چینا پٹن ہمراہ مدار المہام بحضور آمدہ ملازمت نمود
از راہ فضل و کرم عالی منصب عمدہ و خطاب ظفر الدولہ فاضل بیگ خاں بہادر ضابط جنگ

سرفراز شده و تعلقۂ کھم و ورنگل وملنکور و الکنڈل و آراگیر وغیرہ محالات بعہدۂ او مقرریافت
چنانچہ در تعلقۂ مذکور بند وبست و ربط وضبط خوب کردہ و راجہ اشوہ راؤ زمیندار پالونچہ کہ از قدیم
منصبدار بادشاہی و تعلقۂ پالونچہ در جاگیر داشت و بسبب قلت فوج سرکار وارد آنجا نشدہ بود
ضابطہ جنگ بے جنگ گرفت و راجہ اشوہ راؤ جریدہ با عیال و اطفال گریختہ رفت۔
ملک وسیع ومال و اموال وبدست ضابط جنگ افتاد

ذکر جنگ مادھوراؤ با جانوجی بھوسلہ

درسنہ ۱۱۸۲ یکہزار و ہشتاد و دو ہجری فیمابین مادھوراؤ وجانوجی بھوسلہ نزاع افتاد۔ مادھو
راؤ با فوج گراں برائے اخراج او برآمدہ رکن الدولہ بہادر مدار المہام کہ پیش ازیں راجہ رتن چند
بہادر را نائب خود گذاشتہ برائے بعضے سوال وجواب بہ پونہ رفتہ بودند۔ مادھوراؤ ایشاں را ہم
ہمراہ خود گرفت۔ دریں سال بندگان حضرت رونق افروز بلدۂ حیدرآباد بودہ بہیچ جا متوجہ نشدند۔
مادھوراؤ در ملک جانوجی بھوسلہ تاخت و تاراج بسیار کردہ تا دیوگڈھ رسیدہ بود۔ جانوجی مقابلہ
او نکردہ از راہ دیگر برآمدہ ارادۂ پونہ نمود۔ مادھوراؤ ازیں معنی آگہی یافتہ بایلغار بطرف او دوید
چنانچہ از راہ ناندیر تا بودن و بانسواڑہ رسیدہ جانوجی جرأت سبقت ندیدہ باز برگشتہ بملک خود
رفت۔ مادھوراؤ ہم بتعاقب او بودہ فرصت دم راست کردن نداد۔ فوج بسیار دریں ہرج ومرج
ہلاک شد و اسپان ماندہ وضایع گشتند تا بحدیکہ نعلبندی سرے اسپ بیست وپنج روپیہ شدہ بود
دیگر چیزہا ازیں قیاس باید کرد۔ آخرش بعد تگ ودو بسیار فیمابین ہر دو مقہور صلح شد۔ مادھوراؤ را
پونہ گرفتہ رکن الدولہ بہادر را رخصت کرد۔ چنانچہ مدار المہام بحیدرآباد آمدہ بملازمت فائز شدند۔
چوں راجہ رتن چند بہادر نائب ایشاں غائبانہ خیال دیوانی اصالۃً برائے خود کردہ بود لہذا قید شد

مع راجہ کانھ چند بہادر پسرش داخل قلعۂ گلکنڈہ گردید و محمد اعظم خاں بہادر جمعدار ہم معاتب
شد۔ او را برطرف کردہ اخراج شہر ساختند۔

ذکر خرابی راجہ رامچندر و گنگا راؤ زمیندار زمل

در ۱۱۸۳ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد و سہ ہجری بندگان حضرت قدر قدرت از حیدرآباد
کوچ فرمودہ و عبور دریاے کشنا کردہ تا قلعۂ حدگر کوٹہ جلوہ افروز شدند۔ راجہ رامچند پسر راجہ
چندرسین متوفی کہ بارہا شرارت کردہ و سابق در عین جنگ ہٹہ دغا دادہ گریختہ با ملحق
شدہ بود، چنانچہ پیشتر شمۂ ازاں تحریر در آمد، دریں وقت معاتب شدہ بقید آمدہ طوق زنجیر گشت
توپخانہ و افیال و بعضے اسباب او بضبط سرکار در آمد و فوج او گریختہ رفت۔ رایات عالیات بعد
حصول ایں فتوحات از کرکوٹہ مراجعت کردہ بایلغار متصل کلیانی نزول اجلال فرمود۔ مادر
رامچندر در قلعۂ مذکور مستعد جنگ بود۔ چند روز مورچال ماند، بمقتضاے عنایات خداوندی
بھالکی و بھاترہ با و بحال داشتہ باستمالت تمام او را از قلعۂ کلیانی برآوردہ ارسلان جنگ برادر
رکن الدولہ بہادر را قلعداری قلعۂ مذکور مقرر ساختہ ہمن آباد و بیجلہ وغیرہ محالات جاگیر بست لک
روپیہ بسرکار ضبط شد۔ بعد انفراغ ایں کار متوجہ زمل شدند۔ راجہ گنگا راؤ زمیندار آنجا براے خودداری
مستعد جنگ گردید و پٹیہ زمل کہ دیوار گلی قد آدم است از جمعیت خود مضبوط کردہ نشست۔ لہذا حکم
مورچال شد۔ دہ دوازدہ روز جنگ بمیاں ماند، ہر چند ضابطہ جنگ براے پٹہ جہد نمودہ دست
ندادہ و مردم حلہ سپاہی شدند جمعیت گنگا راؤ بسیار جری بود، اگر جنگ می ماند براے تسخیر قلعہ طول
می کشید۔ بندگان عالی زبانی معتمدے براجہ گنگا راؤ ارشاد کردند کہ بالفعل مقتضاے دولتخواہی آن است
کہ قلعہ خالی کردہ بدہد عوض ایں محال دیگر بجاگیر دادہ می شود۔ گنگا راؤ چار ناچار اطاعت نمودہ

و باربرداراز سرکار طلبید مع مال و منال و عیال و اطفال از آنجا برآمده در محالیکہ بجاگیرش مرحمت شده رفت - بفضلہ قلعۂ نرمل مفتوح شد - مدارالمہام قلعۂ مذکور مع محالات بضابطجنگ مفوض ساختہ شروع ۱۱۸۴ھ یک ہزار و یکصد و ہشتاد و چہار ہجری معاودت لشکر بعمل آمد چھاؤنی بحیدرآباد شد - راجہ رامچندر کہ ہمراہ لشکر مقید بود داخل محبوسان قلعہ گلکنڈہ گردید -

ماجرائے ۱۱۸۴ھ ہجری

دریں سال رایات عالیات باہتزاز نیامد - مدارالمہام رکن الدولہ بہادر با فوج بسیار و توپخانہ فراواں بطرف گوپال پٹھہ رفتہ بودند - ہنمت ریڈی زمیندار آنجا مایۂ فساد مقرری فراری شد - لہذا گڑھی مذکور مستاصل و مسمار کرده و از بند و بست دیگر محالات آں ضلع اطمینان خاطر نموده بحیدرآباد آمدند - ظفرالدولہ ضابطجنگ بہادر قلعۂ ولیب کنڈه تعمیر نموده پائین آں بنائے شہر انداختہ موسوم بظفر نگر ساخت خزانہ و مال و متاع و قبائل خود را در آنجا گزاشتہ خود بہ نرمل رفتہ بود - قضارا زناردار کہ مدارکار و محل اعتماد قلعدار آنجا بود باور دنا وغیره زمینداراں سازش کرده باغی گردید و قبائل خان مذکور را بدر کرده زمینداراں را مع جمعیت اندرون قلعہ گرفتہ سرانجام نمود - ضابطجنگ باستماع ایں خانہ خرابی از نرمل دویده در ہشت روز در آنجا رسیده سہ ماه محاصره نمود - آخرش مفسداں و نمکحراماں زنده دستگیر شدند و بقتل و سزا رسیدند و زناردار مذکور را بحال نکوہیده سوار حمار نموده مدتے ہمراه داشت - اشوه راؤ زمیندار پالونچہ وقت افراط و تفریط دیده جمعیت فراہم آورده در تعلقۂ پالونچہ آمده آغاز حرکت مذبوحی کرد

چو تیره شود مرد را روزگار ہمہ آں کند کش نباید بکار

الہ یار بیگ برادر ضابطجنگ کہ از طرف برادر نائب بہم بود مستعد جنگ شد قضارا اول

نوبت تیر و تفنگ باشوہ راؤ اجل گرفتہ رسید و مردم ہمراہش او را گذاشتہ گریختند۔ اللہ یار بیگ سر او تراشیدہ بحضور ارسال داشت۔ ہمت ریڈی زمیندار گوپال پیٹہ در ہماں ایام روزے قابو یافتہ قلعۂ پانگل را گرفتہ قلعدار آنجا را بدر کرد۔ فوج سرکار رفتہ دو ماہ محاصرہ داشت۔ آخرش مفسد مذکور از کردۂ خود نادم شدہ بشفاعت بعضے مقربان حضور آمدہ سعادت آستاں بوسی حاصل نمود۔

ذکر احداث عمارات و باغات بلدۂ حیدرآباد

شصت و پنج سال منقضی گردیدہ از وقتیکہ شاہ عالم بہادر بادشاہ بحیدرآباد آمدہ باز بہندوستان رفتند۔ دیگر از سلاطین کسے گاہے ظل افگن ایں دیار نشد۔ آبادی ایں بلدہ کہ در عہدِ شاہانِ پیشین بود بنا بر بیخبری بعضے حکام آں زیب و رونق نماند۔ للہ الحمد و المنۃ کہ بیامن مقدم خجستہ توام بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت ارسطو فطرت نواب آصف جاہ نظام الملک نظام الدولہ میر نظام علی خاں بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار ظہور رجھائی متواترہ بلدۂ حیدرآباد زینت از سر گرفت۔ در دولت خانۂ مبارک خسخانہ و خواص پورہ وغیرہ اکثر مکان و عمارات احداث یافتہ، و حویلی رستم دل خاں را کہ مدار المہام رکن الدولہ بہادر خرید کردہ اند عمارت چار محل بطرز نادر و محلسرا و نقار خانہ و جلوخانہ و چند مکان و عمارات مستعد و خوش اسلوب تیار و مرتب شد ہمچنیں اکثر امرا و خوانین و اہلکاراں و متصدیان و ساہوکاراں حویلی ہا و باغہا احداث کردند۔ بعد از سلاطین قطب شاہیہ دریں عصر از چار سال کارخانۂ عمارت جاری شدہ و رونق شہر افزودہ

گستردہ اند جہاں داد را | بکندہ از زمیں بیخ بنیاد را
بہر جائے ویرانے آباد کرد | دل اہل غم را ز غم شاد کرد

درمیدان گوشه محل چار بازار مارواڑیان کرانه فروش و دیگر بازار بیوپاریان خوب آباد شده و بیرون فتح دروازه بازار عمده بیگم معمور گردیده متصل چوک که حویلی راجه بالکشن بهادر و راجه مهونت رای چودهریان بلده بود اعتقاد الدوله وفادار خان بهادر شمشیر جنگ خرید کرده عمارات دیگر و جلوخانه وغیره ترتیب داده تکلف تمام نمود سابق وسعت چوک تنگ تر و مکان چاوڑی شمال رویه مرتفع و مستحکم تیار کرده میدان وسیع و اطراف آن دکاکین پخته بتقیید تیار کنانیده طرح نادر انداخت همچنین در هر راسته و بازار بتقیید بعمل آمده اصلاح و آراستگی داد - امین الدوله محمد نواز خان بهادر شهسوار جنگ باره دری محمد سعید خان بهادر را که در کنار دریاے موسی اندرون شهر متصل دروازه ترپولیه است خرید کرده تعمیر نمود و نزدیک آن عمارت و باغ دیگر احداث کرده جلوخانه نظار گیان ساخت - چون از گردش زمانه خان مذکور در پایه اعتراض آمده اخراج شهر شد باره دری و باغ بضبط سرکار درآمد و باره دری قاضی خلیل الله خان که در بشیر پوره لب آب موسی از سابق در سرکار ضبط بود و عمده بیگم والده ماجده حضرت بندگان عالی تعمیر آن مکان کرده صفا و جلا بخشیدند و بطرف علی آباد باغ خواجه نور الله خان بود آن هم خریده از سر نو بتعمیر و ترتیب آن پرداختند و متصل آن نجم الدوله عطا یار خان بهادر ببر جنگ باغے طرح داده در چمن روزگار یادگار گذاشتند - غرض همچنین باغات و عمارات نو و کهن بسیار احداث و تعمیر یافته شرح هر یک طول طویل است -

وصف باغ محمد طاهر خان بهادر امیر جنگ

اندرون شهر عقب دولت خانه مبارک قطعه زمینے افتاده بود محمد طاهر خان بهادر امیر جنگ عوض مبلغے خرید نموده باغے بحسن ترکیب احداث کرد - درمیان باغ پنج منزل عمارت پر لطافت بکمال صفا و متانت ترتیب داده نامش نخچلہ نهاد - الحق باغیست قابل گل چیدن و

عمارتیست لائق دیدن۔ خیابانش بسکه از گچکاری مصفاست۔ تختهٔ بر لوح سنگ مرمر
و چمنستانش از طراوت گلهائے الوان نزہت افزا۔ گرو از بہشت برد۔ ہر چہار سو چہار
حوض پر از آب مصفا، و فوارہائش خم و چم قامت افزا، گلہائے الوان دامن دامن
و نہال بار دار چمن چمن ہمیشه عطر بیز، زمینش طرب انگیز ؎

بحمد اللہ دریں باغ طرب ناک | چه صنعتها نمود استاد افلاک
حصارے گرد این گلشن کشیده | ز گوہر مہرهٔ دیوار چیده
نخواہد سبزہ اش تعلیم استاد | دمیدن را دمیدن می دہد یاد
ارم دارد دریں گلشن تمنا | که در چشم تماشایش کند جا
ندیده در جہاں کس اینچنیں جا | فرح بخش و فرحناک و فرح زا
ز آب حوضہایش رونمایاں | چو از آئینہ عکس روے جاناں
اشارہ جانب ہر چشمه از دور | کند انگشت فوارهٔ نور
تکلف بر طرف اے یار دلبر | که فردوس است ایں فردوس دیگر
اگر خواہی که رضواں را کنی داغ | تلاش باغبانے کن دریں باغ

ہمچنیں رائے سیام داس عرف سیام جی پنڈت پیشکار معزول دیوانی سرکار بیرون
لعل دروازہ شہر باغے مطبوع مختصر طرح دادہ در وسط باغ بنگلهٔ خوش قطع اساس نہادہ سیرگاه عالم
و عشرتکدهٔ بنی آدم ساخت، چوں مکان دلنشیں و فضایش و امنگیر است در آنجا خود طرح اقامت املی انداخت

وصف باغ رائے بھوانی داس

بیرون شہر کنار تالاب میر جملہ رائے بھوانی داس پسر ساگرمل سرفتر دیوانی سرکار عالی

حدیقهٔ بهار افزا و باغ نشاط پیرا بنا نهاد که از نظارهٔ اش مستان را طرب سرور و عاشقان را فیض مسرت و حضور در نظر و دو منزل عمارت با صفا مقابل یکدیگر چون دو مصراع شاه بیت نشاط آور و در میان آن چبوترهٔ مربع مقطع بغایت وسیع و رفیع اساس یافته بفیض بخشی نظارهٔ چمن زار داد نظاره داده

بنام ایزد چه زیبا بوستانے — که جنت باشد از وے ترجمانے

ندید در دو عالم دیدهٔ گل — چنین باغ نشاط افزائے بلبل

اگرچه مدام نهالان اقسام گلزار و میوه دار دران گلشن ارم رشک برعنائی و رنگینی جلوه آراست خصوص در هنگام زمستان هر چار چمنش از لاله و نافرمان بهار پیرا و جلوه آراست - درین موسم اکثر اهل غنا برائے سیر لالهٔ هزار ساله با طوائف قوال مشکین کلاله و پریچهرگان چهارده ساله دران مکان مینو نشان وارد شده بدور شیشه و پیاله طرب اندوز و نشاط افروز گشته داد عیش می دهند و مغنیان خوش الحان باین ابیات مترنم می شوند -

درین گلشن شدم از دست چون برگ گلِ لاله — زدستِ غمزهٔ ساقی جگر پرکاله پرکاله

بدندان میگزی لب را نمی ترسی زتبخاله — که آفت میرسد گلبرگ را در موسم ژاله

چو نسبت کرد با رنگِ رخش خود را گلِ لاله — صبا چندان زدش بر سر که شد پرکاله پرکاله

بروزِ حشر از دستِ بتانِ چارده ساله — سر از تربت برون آرم کفن پرکاله پرکاله

میانِ جامهٔ گلگون جوانِ چارده ساله — مثالِ قطرهٔ شبنم که افتد بر گلِ لاله

ز بس آب نزاکت خورد لاله — شدش تا رنگه مهے پیاله

ذکر آبادی صرافهٔ لشکر در میدان چارکمان

از ابتدائے آبادی شهر عرصهٔ چارکمان جلوخانهٔ سلاطین قطبشاهیه بود - چون از مدت

شصت و پنج سال کسے از شاہاں دریں جا وارد نشده و عمارات بادشاہی سوختہ و افتاده شده۔ لہذا اغربا و اہل حرفہ دریں میدان مسکن ساختہ اقامت داشتند۔ روزے در حضور بندگان حضرت قدر قدرت از درستی و ترتیب چوک مذکور بمیان آمده رکن الدولہ بہادر و بعضے مشیران بعرض رسانیدند کہ صرافہ ہمراہی لشکر فیروزی بیرون شہر فرود می آید و از چھپر بندی ہر سال خسارت می کشد اگر مثل خجستہ بنیاد و بلاد دیگر صرافہ در شہر آباد شود بسیار خوشنما و بجا است و تخفیف ہرج عالم و خسارت آنہا۔ لہذا موافق تجویز مشیران برائے بودن آنہا مکان چار کمان قرار یافت۔ در ماه شعبان سنہ ۱۱۸۴ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد و چہار ہجری سکنہ آنجا را برآورده چنانچہ آنہا میان چار محل و داد محل کہ میدان وسیع است رفتہ اقامت ورزیدند۔ و دریں جا انندی رام و کوانجی نایک و ہر لعل کانجی وغیرہ ساہوکاران لشکر فیروزی پایہ حویلیہا و دکاکین انداختہ و طرح چار بازار صرافہ نمودہ آورده رونق شہر افزودند۔

جوان شد از سر نو باز ایں جہان کہن
بیمن و سعی مدار المہام ملک دکن

احقر غزلے در صفت تاریخ آبادی صرافہ بنظم آورده بود بطریق یادگار دریں تالیف ثبت نمود۔

غزل تاریخ

بحمد اللہ کہ سامان جہان شد — متاع خوشدلی در ہر مکان شد
کہ یعنی پیش ازیں در حیدرآباد — مکان ساہواں در کارواں شد
کنوں از حکم آصف جاه ثانی — مقرر جائے در اربع کمان شد
برائے مسکن صراف و ٹکسال — صلاح ہمگناں در ایں مکان شد
انندی رام شد بانی ایں کار — ز عیش ہر مکان ہر دکان شد
صفوف استہ پاراستہ آراستہ — چو بر لوح سما خط کہکشاں شد

بصد آراستگی و زیب و زینت | درین چارچار سوق ساهوان شد
نشستند هر طرف صراف و بزاز | بهر پیسه اشرفی نقد روان شد
برات خرمی آید ز هر سو | که این فردوس شک یک دوان شد
ز حسن حور و غلمان پریزاد | جهان را هم بهشت جاودان شد
میان چارسوق حوض مثمن | بسان چشمهٔ کوثر عیان شد
تکلف بر طرف فردوس این است | ز طوف او طبیعت شادمان شد
مقوس طاقهای سال خورده | بصد خوبی و زیبائی جوان شد
بهر جانب ز خلخال و ز گهنگرو | صدای چهن چهن پا بتان شد
دبیلی هست بلبل مشربان را | پی سودا هجوم گلرخان شد
همین بس مدح آن نواب عالی دل | فیضش این مکان ارالامان شد

چو احقر خواستم تاریخ دل گفت
مقام سیم و زر در این مکان شد

ذکر طغیانی دریای موسی

درسال ۱۱۸۵ یکهزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری بارش کمتر شده ماه ساون و بهادون خشک گزشته لهذا بندگان حضرت بالتماس مقربان بارگاه عالم پناه برای رفاه خلائق سه روز متواتر پیاده پا با جمهور خاص و عام و زهاد و مشائخ کرام تا میدان عیدگاه جدید قدم رنجه فرموده بجناب حضرت مجیب الدعوات برای نزول باران رحمت مناجات کردند و تا یک هفته خیرات بسیار بفقرا و غربا و مسکینان و بیوگان نمودند و طعام خورانیدند۔ بعد از یک هفته آثار ترشح پیدا شد

بتاریخ شانزدہم ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ یکہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجری روز پنجشنبہ از وقت سہ پہری تا نصف شب در یا در یا چناں باراں بارید کہ روئے زمین لبریز آب گردید۔ اکثر تالابہا کہ با وصف گذشتن سہ ماہ بارش از آب خالی بود، دریں باران سہ پہر لبریز گشتہ شکست یافتند۔ دہ پانزدہ تالاب قلعہ نرگھوڑہ و پرگنہ حویلی وغیرہ کہ مغرب رویہ بود، ہمہ یکبارگی شکستہ و آب آں بدریاے موسیٰ ملحق شد۔ وقت نصف شب دریاے موسیٰ از بس طغیانی چوں بحر مواج جوش زدہ از دروازۂ پل تا چادرگھاٹ بیست جا دیوار شہر پناہ شکستہ درون شہر آمدہ آبادی دروازہ پل و مابین آں و آبادی چار محل و رکاب گنج و چنپا دروازہ و دہلی دروازہ و مرکی بازار و باغ شہسوار جنگ و بشیر پورہ و بہادر پورہ و بارہ دری قاضی خلیل اللہ خاں و آبادی چادرگھاٹ و دیگر قطعات آبادی و باغات ایں طرف و از بیرون شہر چہارم حصۂ کاروان و امام پورہ و نصف مستعد پورہ و بعضے از آبادی لشکر و بیگم بازار و اکثر تکیہ درویشاں و مٹھ بیراگیاں و گوشائیاں در سیلاب رفت۔ بعضے جا چوب و سفال افتادہ آثار باقی ماند و از جاے نشیب کہ آب برو گذشت ہیچ نشان سواے سنگہا نماند آں ہم جا بجا متفرق و پراگندہ گردیدہ قریب بیست ہزار خانہ و دو ہزار کس مردم شہر دریں طوفان بحر جوش بگرداب عدم رفت و خرابی دیہات کنار دریا علیحدہ۔ س

باد و باراں ز تعدی بسکہ کردہ تاخت تاخت
خانہ ہا چوں خانۂ شطرنج بے دیوار ساخت

بعضے مکانہا کہ پایۂ آں استوار بود مثل چار محل و عاشور خانۂ بادشاہی و بارہ دری محمد سعید خاں وغیرہ در عین صدمات سیلاب قائم ماند۔ مردم دیرینہ سال خبر می دہند کہ سابق ہم دو دفعہ طغیانی موسیٰ شدہ بود لاکن ایں قدر خرابی نکردہ۔ چوں وقت شب و تاریکی بود از یکایک رسیدن سیلاب مردم نتوانستند گریخت۔

آنقدر طوفان باراں شد کہ ہامون گفت بس — سیل ایں دریاچیاں جوشید ہامون گفت بس

آب کہ بالائے پل میرفت و عبور آدم نبود از بامداد جمعہ روبکمی آوردہ بتدریج در چند روز پایاب شد۔ ہزاراں مردم از مال و متاع و خانہا تاراج شدند و بسیار کس را از زر و زیور و چوبینہ وغیرہ غنیمت بدست افتاد، از روز جمعہ کہ ابر از ہم پاشید باراں رفت تا یکماہ دیگر نبارید۔ عجب سر الٰہی بود کہ ظہور نمود، گویا آب تمام ہنگام در سہ پہر از آسمان بزمین افتاد۔ عالم ازیں تہلکہ نیاسودہ بود کہ نیرنگی تقدیر سانحۂ دیگر بفعل آورد۔

ذکر پریدن کوٹھہ باروت

از وقت صلابت جنگ بہادر چار محل بادشاہی فرودگاہ فرنگیان و گاردیان و بازیان و کارخانجات جنسی وغیرہ شدہ در یک محل کہ جانب جنوب بود کوٹھۂ باروت مقرر شد بسبب طوفان بارش بان و باروت نمناک شدہ بود لہذا بتاریخ بست و ہفتم ماہ مذکور سنہ الیہ گرما دادہ باز در کوٹھہ نہادہ مسدود کردند واللہ اعلم چہ قسم آتش افتاد کہ یکبارگی تمام محل پریدہ پاش پاش شد شہتیر چوبہا و سنگہا بفاصلۂ دور دور افتادند۔ ہفتاد و ہشتاد کس مردم کہ اندرون محل و اطراف آن بودند بعضے سوختہ مردند و بعضے زخمی شدند۔ دریں آفت طرفہ لطیفۂ غیبی اتفاق شد یعنی بانہا در تودۂ سنگ و گل پنہاں شدند۔ اگر بانہا را آتش میگرفت قباحت عظیم بشہر بود۔ روز سوم کہ بان و باروت باقیماندہ از زیر تودۂ سنگ برآوردند کسے آدم صحیح و سالم از آنجا برآمدند لاکن تا چند روز حواس بجا نداشتند۔ فضل الٰہی ہمہ جا و ہمہ حال حافظ و ناصر است۔

ذکر آوردن نہر رکن الدولہ بہادر

از عہد سلاطین قطب شاہیہ نہر تالاب جلپلی اندرون بلدہ در عمارات بادشاہی چار مینار

و که مسجد جاری بود- نواب آصف جاه مغفور هم بدولت خانه طلبیدند و نهر دریاے موسی
در هنگام بارش بتالاب میرجمله میرسد- رکن الدوله بهادر آب نهر جلیلی در حویلی خود بردند چنانچه
از یکسال جاری است- درین ایام شخصے گوشایین آمده ظاهر کرد که نزد عیدگاه نو و کاروان کهنه
زمین آنجا بلند از قابل نهر است اگر حکم شود در اندک فرصت منبع آب مثل نهر شاه گنج و شاه محمود و
غیره که در خجسته بنیاد برآورده اند می برآرم- لهذا باهتمام او جائیکه بر بلندی تجویز کرده بود شروع
به کندن نهر نمودند- بعد از رنج و مشقت بسیار و خرچ زر بیشمار که همه سنگلاخ تراشیدند قدرے
آب نمودار شد لیکن قابل جریان نهر نبود- بعد ازان باصلاح راجه اوربنها بهادر وغیره بالاے
آن زمین سد تالاب بستند بسبب خشک سالی آب در تالاب نیامد روزے که طغیانی دریاے
موسی شد تالاب هم لبریز و آب در منبع آمده نهر جاری گردید-

ذکر باریدن ژاله

بتاریخ دهم جمادی الاول سـ‍ـــــه هجری روز پنجشنبه دو روز پیش از هولی وقت سه پهر روز
باد و باران بسیار در حیدرآباد شد- بیرون شهر متصل فرمان باری این طرف حسین ساگر ژاله زیاده
از حد افتاد- مردمان شهر و اطراف بارابه ها و شتران و گاوان وغیره بار کرده بردند و فروختند
و برف شیر و تربوزه بشربت منجمد کردند- تا یک ماه کامل این شغل ماند- آصف جاه نظام الدوله
بهادر برف بدفعات کنانیده بجمیع ارکان و امرا و منصبداران و متصدیان و اهلکاران وغیره
خورانیدند- این معنی درین سال از غرائبات بظهور آمده- در موسم سرما که ماه شوال بود دو روز ابر
بر آسمان نمود بود- روز سیوم وقت شب باد و باران بشدت تمام رسیده و ژاله کلان بارید در صحرا
و بیابان ژاله مثل سنگها افتاد- مردم و حیوان ضایع شدند و اکثر کشت مثل تنباکو وغیره که تیار بود
خراب مطلق گردید- طرفه اینکه مردمان ژاله ها را که در صحرا افتاده بود در مغاک جمع کرده تا ده روز سبدها

پر کردہ در شہر آوردہ می فروختند و صغیر و کبیر گرفتہ میخوردند و شیر و نبات وغیرہ در کوزہ پر کردہ
مثل برف ازاں پروردہ کردہ تناول می کردند۔ در تمام شہر ہمین شغل ماند۔ گاہے ایں قسم کسے
ندیدہ و نشنیدہ۔ وقوع ایں معنی از نوادرات قدرت الٰہی است۔

ذکر آمدن شاہ عالم بہادر شاہ بشاہجہان آباد

شاہزادۂ عالی گہر ملقب بشاہ عالم بہادر کہ از یازدہ سال باتفاق فرنگیاں در صوبۂ
بنگالہ و اودھ و الہ آباد دائر و سائر بودند۔ دریں ولا با پنجاہ ہزار سوار فرنگی و دوازدہ ہزار گارڈی
باتفاق سرداران مرہٹہ کوچ کردہ متوجہ دار السلطنت شاہجہان آباد گردیدہ بتاریخ غرۂ ماہ شوال
المکرم ۱۱۸۵ھ الکہزار و یکصد و ہشتاد و پنج ہجری سریر سلطنت را بفر قدوم میمنت لزوم زیب و زینت
بخشیدہ اکلیل جہانبانی بر سر نہادند۔ امراء و خوانین عالی تبار و سرداران نامدار پیشکشات و
نذور بسیار گذرانیدہ بعطائے خلاع و مناصب و خطاب سرافراز گشتہ بجان و دل در بندگی
و جانفشانی حاضر شدند۔ بلدۂ شاہجہان آباد کہ دریں مدت از حوادث چندیں سالہا ویران
گردیدہ بود آثار رونق و معموری پدید آورد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بمین قدوم ایشاں بجاہ
رفاہیت و امنیت و آسودگی خلائق روزی کناد۔

وصف جشن سالگرہ نوروز عالم افروز

بندگان حضرت قدر قدرت سکندر شوکت مریخ صولت۔ ؎

ستارہ حبیش ثریا سریر مہر نظیر ۔۔۔ قضا جناب قدر قدرت آسماں مقدار

از ہنگام ریاست ہر سال جشن سالگرہ خود بتجمل تمام می فرمایند۔ بعد از معاودت لشکر فیروزی

از کرناتک چند سال موقوف بود - درین ولا حکم برائے تیاری اسباب جشن صادر شد - باہتمام اعتقاد الدولہ وفادار خاں بہادر شمشیر جنگ میرسامان و دیگر کارپردازان آستان فیض نشان مکان خلوتِ خاص کہ از دیوان خانہ زیادہ وسعت دارد در اندک فرصت بکمال زینت حسنِ ترتیب یافتہ تمام ایوان را از جابجا چھت و چاندنی حریر سفید صاف و مصفا نمودہ پردہ ہائے باناتی سرخ و سبز بستہ آرا ستگی دادند و در وسط ایوان شامیانہ طلا کار با مسلسل کلابتوں و ستونہائے نقرہ نصب ساختہ مسند خاصہ و چارپائش زردوز گستردند - اندرون عمارت دفانوسہائے شیشۂ حلبی و مقلیشی از پرتوِ شمع کافوری چوں ید بیضا روشن و مزین و شمامہ ہائے اگر و عطر و گلاب و برگ گل خرمن خرمن و در پیش ایوان دو منزل پوشش باناتی برائے تفنن طبع محبوبان سیمتن بسان گردوں چرخ زن، و بیروں تمام صحن و چمن تا نقارۂ جشن کہ بر دروازہ برپا شدہ بود از فرط روشنی بر فلک طعنہ زن ؎

یکے جشن شاہانہ گردید راست   کہ بود اندرو ہر چہ اندہ خواست

از غرۂ ذیقعدہ ۱۱۸۵ھ ہجری شادیانۂ جشن و نقارۂ شادمانی بلند آوازگی گرفتہ ہر روز جماعۂ مشائخ کبار و طبقۂ امرا و خوانین ذوی الاقتدار و منصبداران نامدار و جماعداران شجاعت شعار نوبت بہ نوبت درجہ بدرجہ در محل قدسی شمائل ارباب مجرا شدہ بر مائدہ خاص اقسام طعام تناول نمودہ شریک سیر و تماشائے رقص و روشنی و آتشبازی می گشتند - سوم ماہ مذکور کہ روز عشرت افروز بسنت بود در عین روز مواد راگ و رنگ مہیا شدہ رکن الدولہ بہادر و دیگر مقربان بساط حضور و متصدیان و ساہوکاراں مجتمع گردیدہ بآئین بسنت رنگپاشی کردہ ہنگامہ آرائے ہولی گشتند خود بدولت ازیں تماشا سرور موفور نمودہ آخر روز غسل فرمودہ و وقت شام خلعت فاخرۂ خاصہ و جواہر الوانِ گرانبہا پوشیدہ اندرون محل تشریف بردند - چوں ۹ گھڑی از شب گذشت عقد سالگرہ

بستند. وقت یک نیم پاس شب در بزم خجسته توام جلوه افروز گردیدند. ارکان دولت و ملازمان رکاب سعادت نذور مبارکباد گزرانیده آداب بجا آوردند و جمهور طوائفان و قوالان و کشمیریان و بهگتیان یکبارگی با ساز و نوا همداستان گشته ترانهٔ مبارکباد و زمزمهٔ تهنیت بآواز دلکشا و اصول فرحت افزا آغاز کردند. ؎

صاحبا کون و مکان بر تو مبارک باشد   دولت هر دو جهان بر تو مبارک باشد

بموجب امر عالی در طرفة العین چراغان خاتم بندی که بطرز تازه و اختراع نادر اطراف عرصهٔ سلامگاه و پیرامون حوض پیش ایوان که بسعی نقاشان هنرکوش و کاریگران باهوش تیار شده بود روشنی پذیر گشته و بر هر درخت چمن قنادیل زنگارنگ روشن گردیده و عقب عمارت که حوض دیگر بکمال وسعت و چمن پر نضارت است چادر تابان شیشه و کنار چراغان روشن شده سطح آب از عکس چراغان یکقلم چادر مهتابی گردیده و دو منزل نواره خوش قطع بنگله دار که از پوشش و پرده ها و فرش آراسته بودند چون حباب بر روے آب نمایان. نظم

زبس شمع و مشعل شد افروخته   زمین همچو مشعل بر افروخته
چراغان چنان گشته عالم فروز   که نگذاشت در دهر یک تیره روز
ز بسیاری شمع و نور چراغ   دل روشنان فلک بود داغ
چو عکس چراغان نمودے در آب   خجل گشتے از پرتوش ماهتاب

آتشبازی اقسام مثل تاریخ و هوائی و ماهتاب و بیضهٔ مرغ و کوبیت کلدار و چادر گلریز و طاؤس و درختان تارامنڈل و انترچکر و خیبر برج وغیره که از نوادرات این دیار است هر روز ضیابخش ایام جشن می گشت دو روز بار عام مردان شد و عالمے از تماشاے لنکاے باروت و سیر چراغان و رقص طوائفان که در هر نشیمن و اماکن مقرر بود ذخیره اندوز انبساط گشت و دو روز دیگر عورات و مستورات شهر آنها یکسوے تماشا

داشتند دراں مکان فیض نشاں باریافتہ بے رنج و مشقت تماشا دیدند و مرداں راہ باریافتند بمیامن
تفضلات خداوندی ہزاراں عالم از مرد و زن خاطر خواہ نظارۂ صنائع و بدائع نمودہ دعائے خیر کردند
و اکثرے بانعام و اکرام فائز شدند۔ بصاحبزادۂ بلند اقبال عالم پناہ عالی جاہ اسد الملک بہادر چیغہ و
و سرپیچ مرصع و بہ رکن الدولہ بہادر مدار المہام طرۂ مروارید و چیغۂ مرصع و بوقار الدولہ نصیب یار خان بہادر
صوبۂ احمد آباد و اعتقاد الدولہ وفادار خاں بہادر شمشیر جنگ خانساماں حضور و نوازش علیخاں بہادر
خانساماں بلدہ و حکیم احمد خاں بہادر دیوان سرکار عمدہ بیگم ہر یک سرپیچ مرصع عنایت شد۔ دہ روز ہنگامہ
عیش و عشرت جشن بکمال شادمانی و خرمی طرب افزائے خاص و عام بود۔ از تاریخ یازدہم ماہ مذکور
مزاج ہمایوں بدیگر سیر و شکار متوجہ و مشغول گردید ؎

الٰہی خوشتر ہر روزت از روز دگر بادا ۔۔۔ ز آب زندگی گلزار عشرت تازہ تر بادا

بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد

ذکر سوانح بعضے حالات

رایات عالیات دریں سال کہ سنہ ۱۱۸۵ ہجری باشد باہتزاز نیامدہ و در اطراف و اکناف ممالک محروسہ ہیچ جا فسادے و فتورے برپا نشد۔ بعد وفات راجہ سلطان جی نایک نبالکر از اولادش شرائط بندگی قسمیکہ باید بتقدیم نمی رسانیدند و قابل نوکری نبودند لہذا انتزاع قصبۂ بیٹر و غیرہ محالات جاگیر او پیش نہاد ہمت والا شد۔ سالگذشتہ راجہ پربت سنگھ بہادر قندہار والہ برائے سرانجام ایں مہم از حضور رخصت یافتہ بترددات شایستہ وارثان راجۂ متوفی را برآوردہ تصرف اولیائے دولت در آوردہ بود۔ دریں ولا محالات مذکور بشرف الدولہ بہادر تہور جنگ در عوض تنخواہ سپاہ نو نگہداشت مرحمت شد تا جمعیت معقول و سامان حسب مہیا داشتہ باقدام نوکری پردازند چنانچہ بہادر مذکور متعلقہ رفتہ بندوبست نمودہ و مکرر فوج مقہور را تنبیہ کرد۔ راجہ پربت سنگھ بہادر بحضور رسیدہ ملازمت حاصل کردہ مورد تفضلات گردید

وارسلان جنگ برادر خرد مدار المهام را اکثر محالات ضبطی راجه رامچندر بجاگیر تنخواه شد که سپاه نگهداشته به نوکری حاضر میشده باشند - ایشان هم بتعلقه رفته بتصرف آوردند - راجه مرار داس جگدیو بهادر پیشکار مدار المهام چند محال این تعلقه باقربای خود از سرکار باجاره دهانیده بود بنا بتغیر آنها آغاز ناخوشی کرده خیالات خام که نبایست می نمود لهذا در پایهٔ اعتراض آمده قید شده و در محبوسان قلعهٔ محمد نگر داخل گردید - عجب قدرت الهی است روزیکه راجه رامچندر از قید حیات گذشت او را از قلعه برآورده برکنار دریای موسی متصل سنگم سوختند همان روز جگدیو را برده داخل کردند مسند راجهای محبوس یک روز خالی نماند - حویلی او مع فیلان و اسپان و نقود و اجناس و قلعهٔ جاگیر و قلعهٔ دهارور بضبط سرکار در آمد متعلقان او که در قلعهٔ جاگیر از سابق بودند پیشتر خبر قید یافته با مال و اموال برآمده بطرفی آواره شدند محمد نواز خان جمعدار که برای ضبطی رفته بود مع بعضی از اسباب آنجا بحضور رسید - شخصی دل سوخته قطعهٔ تاریخ راجه محبوس خوب بنظم آورده - این دو بیت از آن قطعه است ؎

سال قیدش چو از خرد جستم   در جوابش چنین ندا فرمود
حرف ابجد برآر و باز انداز   طوق لعنت به گردن مردود

ذکر جنگ فیلان مست

سابق جنگ فیلان مست مکرر بحضور شده - دفعهٔ اول در لشکر و دفعهٔ دوم در میدان نبی باغ و دفعهٔ سوم در تالاب میر جمله محاذی سلطان شاهی امسال باز در میدان نبی باغ معرکه مقرر یافته اطراف گوشه محل بارهٔ و چوکی جابجا نشست - خود بدولت مع مخدرات محل سوار شده در گوشه محل تشریف آوردند و در عمارت سید محل که کنار باغ گوشه محل است نشستند - رکن الدوله بهادر و صاحبزاده والاجاه و دیگر عمده‌ها از آنجا حاضر بودند و هزاران عالم تماشابین بیرون در میدان دورادور انبوه شده ملاحظه میکردند - ضابطه مقرر است که در میدان یک دیوار گلی مقدار طول بیست درعه و ارتفاع دو درعه برای سد و حد هر دو فیل برپا میسازند

وازهر دو طرف فیلان از دیک دیوار آورده میجنگانند. اهذا دیوار گلی تیار بود اول دو فیل بمقابله یکدیگر رسیده یکے رو گردانید و دیگرے عقب وے دوید. چرخی برداران و نیزه بازان جانبازی کرده فیل را از تعاقب باز داشتند. باز دو فیل در معرکه رسیدند از انجمله یک فیل که روپ گج نام داشت دیوار را شکسته مستی بسیار نمود لاکن وقت مقابله حریف رو گردانید. فیلبان که در فن خود اُستاد بود از طرف دیگر او را بمقابله آورد. اول خرطوم با خرطوم و دندان با دندان آویخته بعد ازاں حمله هائے مستانه کردند و روپ گج چناں زور نمود که هر دو پیش پائے فیل دوم از زمین یکدست بلند شد و از غایت مستی از هم جدا نشده پیش از پیش بایکدیگر می آویختند. چرخی برداران و نیزه بازان از هر دو جانب رسیده آنها را جدا کردند. همچنیں سه جفت دیگر فیلان سرکار رکن الدوله بهادر و محی الدین صاحب و راجه جگدیو جنگیدند. دفعهٔ آخر یک فیل طول دندان و یک فیل بے دندان که در هندی آنرا "مکهنه" گویند باهم آویختند و از غایت غرور مستی تا دیر بسیار زور و حمله میکردند و عاجز نمی شدند. فیل مکهنه باوجود بے دندانی بر حریف زیاده تر حمله میکرد. چوں هر دو نمی گریختند چرخی برداران چرخها سر داده از هم جُدا کرده و فیلبانان بزور گردانیده بردند. بندگان حضرت فیلبانان را بانعام و اکرام نواخته ازیں تماشا حظ وافر برداشته متوجه دولتخانه شدند.

ذکر فتح و نصرت اولیائے دولت شاه عالم بهادر

بتاریخ بست و چهارم ماه ذی الحجه سنه ۱۱۸۵ هجری اخبار شاهجهان آباد رسید که نجیب خاں روهیله و سکهها و بعضے سرداران مرهٹه که شریک آنها بودند متفق شده غبار انگیز فساد بودند. شاه عالم بهادر از شاهجهان آباد کوچ کرده هشتاد کروه مسافت طے نموده رفته بودند و با آنها صف جنگ اتفاق افتاد. بفضل ناصر برحق جماعهٔ ضلاله شکست فاحش و سر جنگ واقعی یافته آوارهٔ دشت ادبار گشتند و هزاراں کس علف تیغ خونخوار غازیان نصرت شعار گردیدند. فتح و نصرت نصیب اولیائے دولت قاهره گردید. بندگان حضرت ازیں نوید مسرت جاوید شکرانه

حضرت صمدیت بجا آورده شادیانهٔ جشن فرمودند ؎

شکر خدا که هرچه طلب کردم از خدا — بر منتهای همت خود کامران شدم

بر ارباب فضل و کمال هویدا باد که احقر گردهاری لعل تاریخ ظفره از ابتداے بناے محمد نگر و بلدهٔ حیدرآباد لغایت حال که ۱۱۸۵ھ یک هزار و یکصد و هشتاد و پنج هجری باشد بطریق مجمل بقلم آورده۔ اگر حیات باقی است انشاءالله تعالی آینده انچه بظهور میرسد بتحریر خواهد آورد و بالفعل همین قدر باتمام رسانیده شد۔

نقل جمع وخرچ صوبهٔ دار الجهاد حیدرآباد

بموجب سررشتهٔ سلطان ابوالحسن تاناشاه ۱۰۹۷ھ

۱

[illegible] پرگنه

میزان جمعبندی

[illegible]

[illegible] هون

فی هون

میزان

کروران

[illegible]

۲

سرکارات

[illegible] پرگنه

میزان

[illegible] سرکار

میزان جمعبندی

[illegible]

[illegible] هون

میزان روپیه

کرور

[illegible]

سرکار محمدنگر	سرکار میدک	سرکار کولاس	سرکار ملنکور
[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳/	۶/	۸/	

سرکار نظام پٹن	سرکار ایلور	سرکار راجبندری	سرکار سیکاکل
محال	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] طرف [illegible] پرگنہ
میزان	میزان	میزان	میزان
لکان	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۱۵/		۱۱/

سرکار ایلکنڈل	سرکار ورنگل	سرکار کھم مٹہ	سرکار دیورکنڈہ
[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴/	۸/	۱۳/	۴/

سرکار کانات

لکان

[illegible]

طرف کرناٹک یعنی ارکاٹ

[illegible] پرگنہ

میزان

[illegible] ہون

[illegible]

[illegible] ۱/

سرکار بانگل	سرکار مصطفےنگر	سرکار بھونگیر	سرکار اکرکرا
[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴/	۱۵/	۹/	۱۲/

میزان

کرور

[illegible]

[illegible] ہون

۹/

سرکار کوپل کنڈہ	سرکار کھن پوڑ	سرکار مرتضی نگر	سرکار مچھلی پٹن
[illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ	[illegible] طرف [illegible] پرگنہ	[illegible] پرگنہ
میزان	میزان	میزان	میزان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۴/	۴/	۴/	

کروران

[illegible]

[illegible]

۹/

پیشکش بادشاہان ہند و تصدیان

[illegible]

پیشکش بادشاہی داخل خزانہ — متصدیان

[illegible]

درماہہ [illegible]

میزان سالیانہ [illegible]

[illegible]

اخراجات خاصہ سلطان ابوالحسن

[illegible]

خاصہ	مشاہرہ طوائف	لنگر	کندوری وغیرہ
درماہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تنخواہداران وغیرہ

کرور [illegible]

سواران	[illegible]	رکابہ فرنگ
[illegible] ہزار اسوار	[illegible] نفر	[illegible]
کرور [illegible]	[illegible]	[illegible]

/۹

تنخواہ مجلس خاصہ حضوری

[illegible]

نذر انعام میران شاہ راجی مرشد سلطان ابوالحسن

[illegible]

خرچ کندہ یعنے کانات

[illegible]

درماہہ برہمنان فارسی نویس — لکان [illegible]

انعام مسلمین و یتیمان [illegible]

مشعلخانہ و روشنائی [illegible]

انعام دیول ہا [illegible]

عیدی محلہا [illegible]

خرچ عاشورخانہ [illegible]

لنگرخانہ امامین — لکان [illegible]

جاسوسان یعنی ہرکارہ ہا [illegible]

نوکران قلعجات

[illegible] ہزار نفر [illegible]

معتاد مرحوم تلجاپور [illegible]

معتاد مرحوم راجہ سیواجی مرہٹہ

[illegible]

سہ بندی محالات خالصہ

[illegible]

[illegible]

/۱۴

هو المالک الملک

احوال ابتدائے آبادی بلدۂ شاہجہان آباد

آوردہ اند کہ سابق بمکان دہلی موضعے بود "ہستناپور" بعد ازیں بہ "اندرپرستھ" موسوم شد۔ سلطنت کید رائے از حدود مارٔوار تا کرم سیر و حد ملتان و پنجاب بود کہ بزبان ہندی پنجاب را پنچال گویند۔ چوں فارسی زبانان آنرا آب نا مند بنام پنجاب بتسمیہ یافت و آب ہم در زبان ہند بمعنی آب است۔ و نقل مشہور است در ایامیکہ رائے دلیپ کہ از اجداد رائے بھوج راج والی قنوج سر آرائے ہندوستان بود و قنوج را دار الملک تخت نشینی ساخت باتفاق موبدان و رصادان ستارہ شناس راز آسمانی بجائے موضع اندرپرستھ شہرے بنا نہاد موسوم بہ دلیپ نگر کہ بہ دلی زبان زد گشت۔ از یکے نجومیاں کہ علم کمال داشت پرسید کہ ایں ساعت چوں است۔ او گفت ایں ساعت آن است کہ بعد از انقضائے پانصد سال بگردش افلاکیہ در رصد بندی حکما نمودار می شود۔ دست بہر کارے کہ دریں ساعت برکشائی گل مراد بدامن آرزو بیت ریزد۔ بتخصیص بنائے کہ برہنی تا ایام قیامت بصدمات حوادث روزگار فرو نیفتد معماران سرکار میخ آہنی را کہ در بنائے نصب کردہ بدہلیز شہر کوفتہ اند برفرق آں مارے رسیدہ ہزار سر از کفچہ برباد دارد و نتائج آں ایں بود کہ حکومت ایں شہر تا روز محشر در قبضۂ اقتدار ایں خاندان باشد۔ رائے گفت چگونہ اعتبار تواں کرد۔ نجومی عرض نمود کہ عمر رائے دراز باد اگر میخ آہنی از زمین بر آید خون آلود خواہد بر آمد آما سر رشتۂ فرمانروائی ایں شہر متعلق ایں دودمان نخواہد ماند و پشیمانی بار خواہد آورد۔ از آنجا کہ در مشیت کارفرمائی ابداع آفرینش چنیں بود کہ ہیچ او چندیں فرقہ بفرمانروائی ایں قلمرو منصوب شوند تقدیر بقضا عقل او را مسلوب کردہ بریں ادعی آورد

کہ میخ آہنی برائے امتحان سخن منجمان رازدانِ آسمانی از زمین بیروں کشند۔ چوں میخ مذکور از عمق حفر در تہ طبقۂ آب فرو رفتہ بر فرقِ مار کہ بزبان ہندی "سیس ناگ" گویند رسیدہ بود بکمالِ ورسعی از دشواری برآوردند، یکایک چشمۂ خون از زمیں جوشید۔ ہرچند کوشش میکردند انباشتہ نمی شد و راجہ تنور نیز بسیار پشیماں شدہ۔ بعد ازاں باتفاق منجماں و حکما بتدبیر دقیق و حکمتہائے سعی منجنیق بکار بردہ آں چشمہ را مسدود ساختند و میخ آہنی فرو کوفتند۔ چوں ساعت مذکور گزشتہ بود آں اثر در نماند۔ و در ہندی زبان مشہور است۔ دوہرہ

"دلی سیں دہلی بھئے تنور بھئے مست ہین"

ازآں روز ایں شہر کہ بہ دلّی نامزد بود بہ دہلی اشتہار یافت۔ و در عہد سلاطین اسلام بہ دہلی مشہور گشت۔ در ۷۲۵ھ ہفت صد و بیست و پنج ہجری کہ سلطان محمد تغلق شاہ کہ بعد از پدر خود بر سریر سلطنت دہلی نشست ممالک اطراف بحیطۂ تسخیر در آوردہ بعد مدتے بطرف قلعۂ دیوگیر کہ در ملک دکن است لشکر کشید و قلعہ را مفتوح ساخت۔ دریں وقت رائے سلطان اقتضائے آں کرد کہ دارالملک جائے باید کرد کہ نشست او با طراف مملکت ہیچو نسبت مرکز باشد با دائرہ۔ پس دانایاں شہر اوجین را دارالملک اختیار کردہ گفتند کہ راجہ بکرماجیت کھتری برائے ہمیں وجہ اوجین را تختگاہ خود ساختہ بود۔ لہٰذا سلطان دہلی را خراب کردہ از صغیر و کبیر کوچانیدہ بہ دیوگیر طلبیدہ حکم کرد کہ آباد شوند و خرچ راہ و قیمت خانہ از خزانہ دہانید و در سوادِ قلعۂ دیوگیر شہر آباد شدہ دولت آباد نام نہاد و خندق کندہ عمارات عالیہ طرح افگند۔ ازیں تغیر و تبدیل تفرقۂ عظیم آمد و شہر دہلی و اطراف آں ویران شد کہ بجز آواز روباہ و شغال صدائے بدہلی آمد۔ وقتے کہ سلطان برائے تنبیہ ملک بہرام ابیہ حاکم حاکم ملتان متوجہ آں سمت شد ویرانی دہلی معائنہ نمودہ بمرتبہ کہ یک تار غلہ بہ صد دام یافت۔ بعد خرابی بصرہ توجہ بآبادانی گزاشت و فرماں داد ہر کس کہ خواہد در دولت آباد باشد و آنکہ نخواہد بیاید۔ اکثر

مردم بدهلی آمدند و زرها از خزانه داده بکندن چاه و کسب زراعت تحریص نموده رفته رفته
آبادی شهر و ملک صورت بست. شهاب الدین محمد خرّم صاحبقران ثانی شاهجهان بادشاه غازی خلف
الصدق نورالدین جهانگیر بادشاه بن جلال الدین محمد اکبر بادشاه ممالک هند را بعدل و داد و انتظام داده
پیوسته توجه خاطر ملک پیرای آنحضرت بر تهیهٔ آبادانی و رفاهیت عباد مصروف داشتند. علی مردان
خان بعرض رسانید که یکی از همراهانش در آب تراز و حفر انهار وقوف تمام دارد و متعهد میشود از جائیکه
آب دریای راوی یعنی جمنا از کوهستان بر آمده نهری تراشیده بدار السلطنت بیارد. لهذا در سنه ۱۰۵۱ یکهزار
و پنجاه و یک هجری یک لک روپیه حواله خان مذکور بجهت سرانجام نهر فرمودند. کسان ایشان از
پنجاه جریب شروع در حفر نهر کرده در یکسال نهر را تا سواد شهر آوردند. بخلیل الله خان حکم شد که در
نزدیکی دار السلطنت دهلی بجهت باغ مکانی که مراتب نشیب و فراز داشته باشد برگزینند تا حیاض و
انهار و آبشارها و فواره ها بخاطر خواه ترتیب یابد. خان مذکور باتفاق ماهران این فن تجویز نموده بعرض
رسانید. حسب الارشاد بساعت سعید شروع باغ و عمارت نمود. باغی در کمال لطافت و نزاهت و
فراوانی فواکه سردسیری و گرم سیری در سنه ۱۰۵۴ یکهزار و پنجاه و چهار هجری بصرف شش لک روپیه باتمام رسیده
بفیض بخش و فرح بخش موسوم گردید. چون معروض اقدس گشت که آب نهر از اهتمام کسان علی مردان خان
چنانچه باید جریان ندارد و یک لک روپیه دیگر حواله شد آن هم صرف گردید و کار بانصرام نرسید. آخر کار
بصوابدید ملا عبد الملک که در آب تراز و شناسی تمام داشت پنج کروه راه از نهر سابق بحال داشته
مسافت نو تیار نمود و آب وافر بی فتور رسید و در بساتین شاهی جاری گردید. کشاورزان
را که نهر مذکور از سر زمین آنها گذشته نفع بسیار شد و کفایت سرکار هم در ضمن رفاهیت آنها گردید.
بخاطر اقدس گذشت که آبادی شهر نوعی شود که نهر از میان راسته شهر جاری گردد و محله هر فرق علحده باشد
که هر قوم نزدیک متصل بوده در رنج و راحت شریک و انباز باشند. بنابر آن بجمیع ساکنان شهر حکم والا

نفاذ یافت کہ متصل دہلی کہنہ در شہر نو آباداں شوند و ہر محلہ از ہر قوم و از اہل حرفہ و سوداگراں را علیحدہ علیحدہ از ہر فریق باشد و مردم را برائے تبدیل مکان و تیاری خانہا از سرکار مبلغے مرحمت می شد۔ در ۱۰۵۸ھ یکہزار و پنجاہ و ہشت ہجری بعد از تردد چند سال با تمام رسید و راستہ ہا و دکاکین و بازار و محلہا و عمارات خسروانی و امرایاں بغایت متانت و لطافت زینت پذیرفتہ رشک افزائے خلد بریں گردید۔ شہرے عظیم کہ شش کروہ طول و چار کروہ عرض دارد بصرف شصت لک روپیہ کہ دو لک توماں است تمکن یافتہ بشاہجہان آباد موسوم شد۔ چنانچہ ؎

"شد شاہجہان آباد از شاہجہان آباد"

تاریخ اتمام اوست۔ استحکامت قلعہ و بنائے مستقیمۂ شہر و باغات و مساجد فیعہ و متبرکہ زیادہ از نگارش است و اعتدال آب و ہوایش بنوعے کہ سیاحان ربعمسکون مثل آں کمتر نشاں می دہند ؎

نہ گرماش گرم و نہ سرماش سرد | ہمہ جائے شادی و آرام و خورد
نہ ہیچی دراں شہر بیمار کس | یکے بوستاں از بہشت است بس
چہ ہندوستانِ طراوت سرشت | کہ از شرم او رنگ بارد بہشت
بلندی گرفتہ در و شانِ حسن | زہے مصر خوبی و کنعانِ حسن

بیان بنائے بلدۂ برہان پور

در ۸۰۱ھ ہشت صد و یک ہجری نصرت خاں فاروقی ولد ملک راجہ ابن خان جہاں نقیر شاہی از سلطان احمد شاہ گجراتی بعد وفات پدر خود اثاثۂ سلطنت بہم رسانیدہ خطبہ و سکہ خاندیس بنام خود کرد و آرزوئے کہ پدرش بخاک بردہ پسر بآب رسیدہ کام روا گشت۔ سرا پردۂ فرخ ساختہ چتر بسر گرفت و قلعۂ آسیر کہ آسا اہیر بنام خود تیار کردہ بود در متانت و حصانت مشہور است از نا میبردہ

برآورده متصرف شد- در ۸۱۰ سنه هشت صد و ده هجری مخدوم شیخ زین الدین که پیر پدرش بودند
و در زمرهٔ مریدان اولیاے وقت حضرت برهان الدین اولیاؒ انسلاک داشتند از دولت آباد
بنا بر مبارکباد سلطنت متوجه شدند- نصرت خان از قلعه فرود آمده بر کنار آب تپتی در محلے که شهر
برهان پور است خیمه گاه ساخته و در جائے که حالا قصبهٔ زین آباد واقع شده از آب گزشته ملازمت
نمود- چوں التماس آمدن بقلعهٔ آسیر کرد شیخ جواب دادند که ما را حکم گزشتن از آب تپتی نیست همان جا
مبارکباد ادا کرده عازم دولت آباد شدند- نصرت خان فاروقی التماس نمود که جهت میمنت
ایں یادگار یکاں پرگنه یا قصبه خوش فرمایند نهایت سرافرازی خواهد بود- شیخ فرمودند درویشاں
را بقصبات و پرگنات چه کار- چوں عجبے بسیار دارید دریں دیار بنامے خورسندیم در آں کنار
دریاے تپتی شهرے بنام برهان الدین اولیاؒ بنا کرده دار الملک خود سازند و دریں کنار آب
قصبه و مسجدے بنا ساخته به زین آباد موسوم گردانند- ایں را فرموده رخصت شدند- نصرت
اطاعت ارشاد نموده همان وقت بناے بلدهٔ برهان پور و قصبهٔ زین آباد نموده و آباد کرده در شهر
قلعهٔ ارک و عمارات عالی ترتیب داده دار الملک خود کرد- شهرے است در کمال نزهت و لطافت
و خوش فضا و باعتدال هوا خالِ رخسارِ ملک دکن است-

تمام شد

رقمه آثم دین محمد فیض آبادی غفر له

ف
۹۵۴
گ۲۲ت
۴۸۳۰

تاریخ ظفره